حصہ اول — جلد ہفتم

مشتمل بر کتب و رسائل مذہبی

تفسیر القرآن

جلد پنجم

تفسیر سورہ ہود — سورہ یوسف — سورہ رعد — سورہ ابراہیم —
سورہ الحجر — سورہ النحل

سنہ ۱۳۲۲ نبوی

علیگڈہ انسٹیٹیوٹ پریس میں باہتمام شیخ علیم اللہ چھاپہ ہوئی

سنہ ۱۳۰۹ ہجری — سنہ ۱۸۹۲ع

فہرست مضامین جلد پنجم تفسیرالقرآن

سورۂ ھود

۱ — ۶۷

سورۂ یوسف

۶۸ — ۱۳۷

سورۂ رعد

۱۲۸ — ۱۴۱

سورۂ ابراھیم

۱۴۲ — ۱۵۵

سورۃ الحجر

۱۵۶ — ۱۷۷

سورۃ النحل

۱۷۸ — الی آخرہ

تفسیر القرآن
وهو
الهدیٰ والفرقان

بسم الله الرحمن الرحيم

الر كتب احكمت ايته ثم فصلت من لدن حكيم
خبير ﴿١﴾ الا تعبدوا الا الله انني لكم منه نذير و بشير ﴿٢﴾
و ان استغفروا ربكم ثم توبوا اليه يمتعكم متاعا حسنا
الى اجل مسمى و يؤت كل ذي فضل فضله و ان تولوا
فاني اخاف عليكم عذاب يوم كبير ﴿٣﴾ الى الله مرجعكم
و هو على كل شيء قدير ﴿٤﴾ الا انهم يثنون صدورهم
ليستخفوا منه الا حين ﴿٥﴾ يستغشون ثيابهم يعلم ما يسرون
و ما يعلنون ﴿٦﴾ انه عليم بذات الصدور ﴿٧﴾ و ما من دابة
في الارض الا على الله رزقها و يعلم مستقرها و مستودعها
كل في كتب مبين ﴿٨﴾ و هو الذي خلق السموات و الارض
في ستة ايام و كان عرشه على الماء ليبلوكم ايكم احسن
عملا ﴿٩﴾ و لئن قلت انكم مبعوثون من بعد الموت ليقولن
الذين كفروا ان هذا الا سحر مبين ﴿١٠﴾ و لئن اخرنا

خدا کے نام سے جو بڑا رحم والا نہایت مہربان

الر — یہہ کتاب ہی کہ مستحکم کی گئی ہیں اُس کی آیتیں پھر مفصل کی گئی ہیں حکمت والے خبر رکھنے والے کے پاس سے ۱ کہ عبادت مت کرو (کسیکی) سوائے خدا کے بے شک میں تمہارے لیئے اُس سے ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ۲ اور یہ کہ بخشش چاہو اپنے پروردگار سے پھر رجوع کرو اُس کی طرف فایدہ مند کریگا تمکو اچھی فایدہ سے وقت مقرر تک اور دیگا ہر بزرگی رکھنے والے کو بدلا اُس کی بزرگی کا اور اگر تم پھر جاؤ تو بیشک میں ڈرتا ہوں تم پر بڑے دن کے عذاب سے ۳ اللہ کیطرف ہی تمکو پھر جانا اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ۴ خبردار ہو بیشک وہ پھیر لیتے ہیں اپنے سینوں کو (یعنی جبکہ پیغمبر صاحب کو آتا دیکھتے ہیں) تاکہ چھپ جاویں اُس سے (یعنی پیغمبر سے) خبردار ہو جسوقت ۵ کہ وہ اوڑھ لیتے ہیں اپنے کپڑوں کو (خدا) جانتا ہی جو کچھہ کہ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھہ کہ وہ ظاہر کرتے ہیں ۶ بیشک وہ جاننے والا ہی دل کی چھپی باتونکا ۷ اور نہیں کوئی چلنے والا زمین میں مگر کہ اللہ پر ہی اُس کی روزی وہ جانتا ہی اُس کے ٹھہرنے کی جگہہ اور اُسکی ودیعت ہونے کی جگہہ سب کچھہ ہی بیان کرنے والی کتاب میں ۸ (یعنی موجود ہی اللہ کے علم میں اور یہہ قول ہی زجاج کا) اور وہ وہ ہی جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو چھہ دن میں اور تھا اُس کا عرش پانی پر تاکہ آزماوے تمکو کہ کون تم میں سے ہی اچھے عمل کرتا ۹ اور اگر تو کہے کہ بیشک تم اٹھائے جاؤگے مرنے کے بعد تو کہینگے وہ لوگ جو کافر ہوئے کہ یہہ کچھہ نہیں ہی مگر کھلا ہوا جادو ۱۰ اور اگر ہم تاخیر کریں

عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ اَلَا يَوْمَ

يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ

يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا

مِنْهُ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ﴿۱۲﴾ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ

مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ﴿۱۳﴾

اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ

وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۱۴﴾ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ

وَضَآئِقٌ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ

مَعَهٗ مَلَكٌ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۱۵﴾

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ

وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶﴾

فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ

اِلَّا هُوَ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۷﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا

وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۸﴾

اُن سے عذاب کي ایک گنتي هوئي مدت تک تو کهیں گے کہ کس چیز نے اُس کو روکے
رکها هی خبردار هو جسدن آویگا اُن پر نہ پهیرا جاویگا اُن سے اور گهیر لیویگي اُن کو وہ
چیز کہ جس کے ساتهہ وہ ٹهٹها کرتے تهے ﴿١١﴾ اور اگر هم چکهاویں انسان کو اپني طرف سے
رحمت پهر ہم اُس کو اُس سے لے لیں بیشک وہ نا اُمید اور نا شکر هی ﴿١٢﴾ اور اگر هم
چکهاویں اُس کو خوشحالي بعد سختي کے جو اُس کو پهونچي هی تو کهیگا کہ گئیں هم سے
برائیاں بیشک وہ هی خوش هونے والا اور شیخي کرنے والا ﴿١٣﴾ مگر جنهوں نے صبر کیا اور
اچهے کام کیئے وهی لوگ هیں کہ اُن کے لیئے هی بخشش اور اجر بڑا ﴿١٤﴾ پهر شاید تو
چهوڑ دینے والا هی بعض کو جو وحي بهیجي جاتي هی تیرے پاس اور تنگ هوجاتا هی
تیرا سینہ اُس سے کہ وہ کہتے هیں کیوں نہیں اوتارا گیا اُس کے اوپر خزانہ یا آیا اُس کے
ساتهہ فرشتہ اس کے سوا کچهہ نہیں کہ تو ڈرانیوالا هی اور اللہ هرچیز پر نگہبان هی ﴿١٥﴾
کیا وہ کہتے هیں (یعني قرآن کو) کہ وہ افترا کرلیا هی تو کہدے کہ لاؤ اُس کي مانند دس
سورتیں افترا کي هوئي اور بلاؤ جس کو تم بلاسکو اللہ کے سوا اگر تم سچے هو ﴿١٦﴾ پهر اگر نہ
قبول کریں تمهاري بات کو تو جان لو کہ بات یوں هي هی کہ وہ اوتارا گیا هی اللہ کے علم سے
اور یہہ کہ نہیں هی کوئي معبود مگر وہ پهر کیا تم مانتے هو ﴿١٧﴾ جو چاهتے هیں دنیا
کي زندگي اور اُس کي زیبایش پورا کردینگے هم اُن کے پاس اُن کے عملوں کو اُس میں
اور وہ اُس میں نقصان نہ دیئے جاوینگے ﴿١٨﴾

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَ حَبِطَ مَا
صَنَعُوْا فِيْهَا وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى
بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَ يَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَ مِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰى
اِمَامًا وَّ رَحْمَةً اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ
مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ اِنَّهُ
الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَ مَنْ
اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ
وَ يَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ
عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢١﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ يَبْغُوْنَهَا
عِوَجًا وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا
مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَ مَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ
يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَ مَا كَانُوْا
يُبْصِرُوْنَ ﴿٢٢﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ
مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٣﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿٢٤﴾

یہہ وہ لوگ ہیں جن کے لیئے کچھہ نہیں ہی آخرت میں مگر آگ اور گر گیا اُس میں (یعنی آخرت میں) جو کچھہ کہ اُنہوں نے کیا تھا اور غلط ہوگیا جو کچھہ وہ کرتے تھے ۱۹ پھر وہ شخص جو اپنے پروردگار کے پاس سے دلیل رکھتا ہی اور اُس کے ساتھہ ہی ساتھہ اُس کے پاس سے ایک گواہ بھی ہی — اور اُس سے پہلے موسی کی کتاب بطور امام پیشوا کے اور رحمت کے ہی، وہ یہی لوگ ایمان لاتے ہیں اُس پر (یعنی قرآن پر) — اور جو کوئی فرقوں کے گروہ میں سے اُس کا منکر ہو تو آگ اُسکا ٹھکانا ہی — پھر (اے مخاطب †) تو مت ہو کسی شبہہ میں اُس سے بیشک وہ برحق ہی تیرے پروردگار کی طرف سے لیکن بہت سے لوگ یقین نہیں کرتے ۲۰ اور کون بڑا ظالم ہی اُس شخص سے جو افترا کرے اللہ پر جھوٹ یہہ لوگ سامنے لائے جاوینگے اپنے پروردگار کے اور گواہ کہینگے کہ یہی لوگ ہیں جنھوں نے جھوٹ بولا اپنے پروردگار پر ہاں لعنت خدا کی ہی ظالموں پر ۲۱ جو لوگ کہ روکتے ہیں اللہ کی راہ سے اور چاہتے ہیں اُسکو ٹیڑھا اور وہ آخرت کے منکر ہیں وہ لوگ نہیں ہوتے کے عاجز کرنے والے (یعنی روکنے والے اللہ کو عذاب دینے سے یعنی بچکر بھاگ جانے والے اللہ کے عذاب سے) زمین میں اور نہوگا اُنکے لیئے اللہ کے سوا کوئی دوست دونا کیا جاویگا اُن کے لیئے عذاب اور وہ نہ سن سکتے تھے اور نہ دیکھتے تھے ۲۲ یہی لوگ وہ ہیں جنھوں نے نقصان پہونچایا اپنے آپ کو اور کھویا گیا اُن سے جو کچھہ کہ وہ افترا کرتے تھے ۲۳ اسلیئے بے شک وہ آخرت میں ہیں وہی نقصان اوٹھانے والے ۲۴

---

† فلاتک اور من ربک کا خطاب کافر یا منکر قرآن کی نسبت ہی جیسے کہ سورہ یونس کی آیت ۹۴ میں مفتری عذاب کی نسبت ہی اور اس بحث میں کامل بحث سورہ یونس میں ہوچکی ہی —

إِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَخْبَتُوا اِلٰى رَبِّهِمْ

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿۲۵﴾ مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ

كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا اَفَلَا

تَذَكَّرُونَ ﴿۲۶﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ

مُّبِينٌ ﴿۲۷﴾ اَنْ لَّا تَعْبُدُوٓا اِلَّا اللّٰهَ اِنِّيٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ

يَوْمٍ اَلِيمٍ ﴿۲۸﴾ فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ

اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَ مَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِينَ هُمْ اَرَاذِلُنَا

بَادِيَ الرَّاْيِ وَ مَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ

كٰذِبِينَ ﴿۲۹﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّي

وَ اٰتٰىنِي رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ اَنُلْزِمُكُمُوهَا وَ

اَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُونَ ﴿۳۰﴾ وَ يٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا اِنْ اَجْرِيَ

اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَ مَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِينَ اٰمَنُوا اِنَّهُمْ مُّلٰقُوا رَبِّهِمْ

وَلٰكِنِّيٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ﴿۳۱﴾ وَ يٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِي

مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ اَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿۳۲﴾ وَلَآ اَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کیئے اور نیاز مندیی بجا لائے اپنے پروردگار کی وہ لوگ هیں بہشت میں جانے والے وہ اُس میں رهینگے همیشه ۲۳ دو فرقوں کی مثال اندھے اور بہرے اور دیکھنے والے اور سننے والے کیسی هی کیا وہ دونوں مثال میں برابر هیں پھر کیوں نہیں تم نصیحت پکڑتے ۲۴ بے شک هم نے بھیجا نوح کو اُس کی قوم کے پاس (نوح نے) کہا که بے شک میں تمکو علانیه ڈرانے والا هوں ۲۵ که مت عبادت کرو (کسیکی) الله کے سوا بے شک مجھکو تم پر ڈر هی ایک دکھه دینے والے دن کے عذاب کا ۲۶ پھر کہا اُن لوگوں نے جو اُس کی قوم میں سے کافر تھے که هم نہیں دیکھتے تجھکو مگر ایک انسان همسا اور نہیں دیکھتے هم تجھکو که تیری پیروی کی هو (کسی نے) بجز اُن لوگوں کے که وہ هم میں کمینے اور سہل سمجھه کے هیں اور هم نہیں دیکھتے تمکو اپنے پر کچھه فضیلت بلکه گمان کرتے هیں هم تمکو جھوٹے ۲۷ (نوح نے) کہا که اے میری قوم کیا تمنے سمجھه لیا هی که اگر میرے پاس کوئی دلیل هی میرے پروردگار سے اور اُس نے مجھکو دی هو رحمت اپنے پاس سے اور پھر وہ پوشیدہ رکھی گئی هو تمپر تو کیا هم اُسکو تمہارے دلمیں بیٹھا سکتے هیں اور تم اُس سے کراهیت کرنے والے هو ۲۸ اے میری قوم میں نہیں مانگتا تم سے اُس پر کچھه مال نہیں هی میرا اجر دینا (کسی پر) مگر الله پر اور میں اُنکو جو ایمان لائے هیں کھدیڑ دینے والا نہیں هوں بے شک وہ ملنے والے هیں اپنے پروردگار سے ولیکن میں دیکھتا هوں تمکو ایک قوم که جہالت کرتی هی ۲۹ اور اے میری قوم کون مجھکو مدد دیگا الله کے (عذاب) سے اگر میں انکو کھدیڑ دوں پھر کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے ۳۰ اور میں تم سے یهه نہیں کہتا

خزائن الله ولا اعلم الغيب ولا اقول اني ملك ولا اقول
للذين تزدري اعينكم لن يؤتيهم الله خيرا الله اعلم بما
في انفسهم اني اذا لمن الظالمين (۳۳) قالوا ينوح قد جادلتنا
فاكثرت جدالنا فاتنا بما تعدنا ان كنت من الصادقين (۳۴)
قال انما ياتيكم به الله ان شاء وما انتم بمعجزين (۳۵)
ولا ينفعكم نصحي ان اردت ان انصح لكم ان كان الله
يريد ان يغويكم هو ربكم واليه ترجعون (۳۶) ام يقولون
افتريه قل ان افتريته فعلي اجرامي وانا بريء
مما تجرمون (۳۷) واوحي الى نوح انه لن يؤمن من
قومك الا من قد امن فلا تبتئس بما كانوا يفعلون (۳۸)
واصنع الفلك باعيننا ووحينا ولا تخاطبني في الذين
ظلموا انهم مغرقون (۳۹)

(۳۹ لغایت ۸۱) واصنع الفلک — اس مقام سے طوفان آنے کا ذکر شروع ہوتا ہے — مگر قبل اس کے کہ طوفان کی نسبت ذکر کیا جاوے یہہ امر بتانا ضرور ہے کہ حضرت نوح اور اُن کی قوم کہاں رہتی تھی *

اس بات کے دریافت کرنے کے لیئے بجز توریت کے اور قدیم جغرافیہ کی تحقیقات کے

کہ میرے پاس اللہ کا خزانہ ہی اور نہ یہہ کہ میں غیب کي بات جانتا ہوں اور نہ یہہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ کہتا ہوں اون لوگوں کے لیئے جنکو تمہاري آنکہیں حقارت سے دیکہتي ہیں کہ اللہ اُنکو کوئي بہلائي نہیں دیگا خدا جانتا هی جو کچھہ کہ اُن کے دلوں میں هی بےشک میں اُسوقت (یعني جبکہ میں اُنکو اپنے پاس سے نکالدوں) البتہ میں ظالموں میں سے ہوں گا **۳۳** اُن لوگوں نے کہا کہ اے نوح تونے ہمارے ساتھہ جھگڑا کیا پھر بہت جھگڑا تو تم سے پھر ہمارے پاس لا اُسکو جسکا تو وعدہ کرتا هی اگر تو سچوں میں سے هی **۳۴** (نوح نے) کہا کہ لاتا یہہ نہیں مگر اللہ اُسکو تمہارے پاس لاویگا اگر چاہے اور تم اُس کو مجبور کرنے والے نہیں ہو **۳۵** اور نہیں فایدہ دیگي تمکو میري نصیحت کرنا جو میں ارادہ کروں کہ میں تمکو نصیحت کروں اگر اللہ کا ارادہ ہو کہ گمراہ کرے تمکو وہ پروردگار تمہارا هی اور اُسي کے پاس پلٹ کر جاؤگے **۳۶** (اے پیغمبر) کیا وہ کہتے ہیں کہ اندرا کرلیا هی اُسکو (یعني قرآن کو) کہدے کہ اگر میں نے اُسکو اندرا کرلیا هی تو مجھپر میرا گناہ هی اور میں بري ہوں اُن گناہوں سے جو تم گناہ کرتے ہو **۳۷** اور وحي بھیجي گئي نوح کے پاس کہ بے شک نہیں ایمان لاوینگے تیري قوم میں سے مگر جو ایمان لے آئے پھر تم مت کہا اُس سے جو وہ کرتے ہیں **۳۸** اور بنا کشتي ہماري آنکہوں کے سامنے اور ہماري وحي سے اور نہ کہہ مجھسے اُن لوگوں کے حق میں جنہوں نے ظلم کیا بے شک وہ ڈوبوئے جاوینگے **۳۹**

اور کوئي ذریعہ ہمارے پاس نہیں هی اُن سے معلوم ہوتا هی کہ حضرت آدم یا یوں کہو کہ حضرت نوح کے اجداد اُس قطع زمین میں رہتے تھے — جہاں چار دریا پیشون — جیحون — حدقل — فرات بہتے تھے — ان دریاؤں کے ناموں اور مخرجوں پر اس مقام پر بحث کی چنداں ضرورت نہیں هی صرف یہہ بیان کرنا کافي هی کہ جو ٹکڑا زمین کا بلیک سے یعني

وَ يَصْنَعُ الْفُلْكَ وَ كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّنْ قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ قَالَ إِنْ تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ ﴿۴۰﴾ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ يَّأْتِيهِ عَذَابٌ يُّخْزِيهِ وَ يَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿۴۱﴾ حَتَّى إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَ فَارَ التَّنُّورُ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ

بحر اسود اور بحر کاسپین اور پرشین گلف اور مڈٹی ترینین سے یعنی بحر احمر میں واقع ہی اور آرمینیا کہلاتا ہی وہی قطع زمین کا حضرت نوح کے اجداد کا مسکن تھا *

کوئی ثبوت اس بات کا نہیں ہی کہ نوح نے یا اجداد نوح نے اس ملک کو چھوڑ کر دوسری جگہہ سکونت اختیار کی ہو اور اس لیئے اس بات کے باور کرنے کو کوئی امر مانع نہیں ہی کہ حضرت نوح کا بھی یہہ ملک مسکن تھا *

اسی قطع زمین میں وہ ملک بھی واقع ہی جو ارارات کے نام سے مشہور تھا اور اسی ملک کے پہاڑ ارارات کے پہاڑ مشہور ہیں جنکو کالدی زبان میں قردو اور عربی میں جودی کہتے تھیں *

یہہ ملک دریاؤں سے اور دریاؤں کی بہت سی شاخوں سے اور چھوٹی ندیوں سے ایسا پر تھا کہ انسان کو اس بات کا خیال آنا نہایت قرین قیاس ہی کہ اُن کے عبور کرنے اور اُنکی طغیانی کی حالت میں بچاؤ کی کوئی تدبیر ہونی چاہیئے خدا تعالی نے حضرت نوح کے دل میں وحی ڈالی کہ وہ ان مصیبتوں سے محفوظ رہنے کے لیئے کشتی بنائیں — کچھہ شبہہ نہیں ہی کہ یہہ کشتی سب سے پہلی کشتی ہوگی جو دنیا میں بنی اس وقت ایسی چیز جس سے پانی پر چلیں کچھہ عجیب نہیں معلوم ہوتی لیکن اول اول جب اس کے بنانے کا خیال حضرت نوح کو ہوا ہوگا اور اس کے ذریعہ سے پانی پر چلنے اور دریاؤں کے وار پار جانے اور چلے آنے کا ارادہ معلوم ہوا ہوگا تو لوگوں نے اُسکو اسقدر عجیب اور ناممکن سمجھا ہوگا کہ اُن سے مسخراپن کرتے ہونگے اُن کو دیوانہ سمجھتے ہونگے جیسیکہ قرآن مجید میں بیان ہوا ہی *

اور نوح کشتي بناتا تھا اور جب اُس کي قوم کے لوگ اُس کے پاس ھوکر جاتے تو اُس سے

ٹھٹا کرتے تھے نوح نے کہا کہ اگر تم ھم سے ٹھٹا کرتے ھو تو بے شک ھم بھي تم سے ٹھٹا کرینگے

جس طرح کہ تم ٹھٹا کرتے ھو پھر تم جان جاؤگے ۴۰ کہ وہ کون ھے جس کے پاس ایسا

عذاب آویگا جو اُس کو برباد کردے اور لازم کردے اُس پر ھمیشہ کا عذاب ۴۱ یہاں تک کہ

جب آیا ھمارا حکم اور زمین کے چشمے بہت نکلے ھم نے کہا کہ چڑھالے کشتي میں ھر ایک

جوڑے کے دو

حضرت نوح لوگوں کو بت پرستي چھوڑنے اور خداے واحد کي پرستش کرنے کي ھدایت کرتے تھے اور لوگ نہیں مانتے تھے حضرت نوح اُن پر خدا کا عذاب نازل ھونے کي پیشین گوئي کرتے تھے — تمام قوموں پر جو عذاب نازل ھوئے ھیں وہ عذاب اُنھي اسباب سے واقع ھوئے ھیں جن کا واقع ھونا اُمور طبعي سے متعلق ھے — پس ملکي حالات کے خیال سے ضرور حضرت نوح کے دل میں خدا نے ڈالا ھوگا کہ ان لوگوں کي نافرماني بدکاري و گنھگاري سے ایک دن خدا ان کو ڈبو دیگا *

لوگوں نے حضرت نوح سے کہا کہ اے نوح تم ھم سے بہت کچھہ جھگڑ چکے پھر اگر تم سچے ھو تو اب اُس کو لاؤ جس کا تم ھم سے وعدہ کرتے ھو یعني عذاب کا — حضرت نوح نے کہا کہ اگر خدا چاھیگا تو عذاب لاویگا تم اُسکو مجبور کرنے والے نہیں ھو *

کشتي کا بنانا اور خصوصاً پہلے پہل اور بالتخصیص اتني بڑي کا جتني کہ نوح کي کشتي تھي — اور ایسي مضبوط کا جو طوفان کي موجوں کو سہار سکے کچھہ آسان کام نہ تھا اور خدا ھي کي القاء وحي سے وہ بن سکتي تھي مگر لوگوں کي امداد اور سعي کي بھي ضرورت تھي جو لوگ حضرت نوح پر ایمان نہیں لائے تھے بلکہ اُن کے اس کام پر تمسخر کرتے تھے یقینا وہ لوگ اُس میں شریک نہ تھے اُنھي کي نسبت خدا نے فرمایا کہ تو ھماري ھدایت سے کشتي بنائے جا ظالموں کا ھم سے ذکر مت کر وہ سب ڈوبنے والے ھیں *

غرضکہ حضرت نوح نے اُن لوگوں کي امداد سے جو اُن کو مانتے تھے اور اُن پر ایمان لائے تھے وہ کشتي طیار کرلي طوفان کا آنا بذریعہ اُن اسباب کے جو طوفان آنے سے متعلق ھیں خدا نے مقدر کیا تھا چنانچہ بے انتہا مینھہ کے برسنے اور زمین سے پاني کے چشمے

وَ اَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَ مَنْ اٰمَنَ وَ مَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۴۲﴾ وَ قَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۳﴾ وَ هِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ وَ نَادٰى نُوْحُ ابْنَهٗ وَ كَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَ لَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۴﴾

کہل جانے اور دریاؤں و ندیوں کے ابل پڑنے سے اُس ملک میں طوفان آیا حضرت نوح اور اُن کے ساتھی کشتی پر بیٹھ کر بچ گئے اور تمام ملک کے لوگ جس میں طوفان آیا تھا ڈوب کر مرگئے اس قسم کے طبعی واقعوں کو خدا تعالے ہمیشہ بندوں کے گناہوں اور اُنکی بدعملی سے منسوب کرتا ہی جس کی نسبت ہم پہلے بحث کرچکے ہیں — حضرت نوح کے زمانہ کا بہت بڑا طوفان ہوگا مگر اس زمانہ میں بہی جن ملکوں میں طوفان آتا ہی وہاں بہی اسیطرح لوگ ڈوب کر مرجاتے ہیں — البتہ حضرت نوح کے طوفان میں چند اُمور ایسے ہیں جن پر بالتخصیص بحث کرنی ضرور ہی *

اول یہہ کہ طوفان خاص اُس ملک میں آیا تھا جہاں حضرت نوح کی قوم رہتی تہی یا تمام دنیا میں طوفان آیا تھا اور کل کرہ زمین کا پانی کے اندر ڈوب گیا تھا اور تمام دنیا میں کوئی انسان و چرند و پرند بجز اُن کے جو کشتی میں تہے زندہ باقی نہیں رہے تہے *
یہودی اور عیسائی اس بات کے قائل ہیں کہ طوفان تمام دنیا میں عام تھا — ہمارے علماے مفسرین کی عادت ہی کہ بغیر اس بات کے کہ قران مجید کے الفاظ پر غور کریں ایسے امور میں یہودیوں کی روایتوں کی تقلید کرتے ہیں اور اس لیئے وہ بہی اس بات کے قائل ہوئے ہیں کہ طوفان تمام دنیا میں عام تھا — مگر طوفان کا عام ہونا محض غلط ہی اور قران مجید سے اُس کا تمام دنیا میں عام ہونا ہرگز ثابت نہیں ہی *

ایک زمانہ تھا کہ پہاڑوں پر دریائی جانوروں کی ہڈیاں ملنے سے اور سرد ملکوں میں گرم ملکوں کے جانوروں کی ہڈیاں زمین میں دبی ہوئی نکلنے سے طوفان کے عام ہونے کا اور تمام دنیا کے پہاڑوں کا طوفان نوح میں ڈوب جانے کا یقین ہوتا تھا مگر علم جیالوجی کی ترقی سے

اور اپنے لوگوں کو بجز اُس کے جس پر پہلے سے حکم لگ گیا ہی اور اُن کو جو ایمان لے آئے

ہیں اور نہیں ایمان لائے تھے نوح پر مگر تھوڑے لوگ ۴۲ نوح نے کہا کہ کشتی میں سوار ہو

خدا کے نام سے ہی اُس کا چلنا اور ٹھہرنا بے شک میرا پروردگار بخشنے والا ہی

مہربان ۴۳ اور وہ اُن کو لیئے جاتی تھی بڑی پہاڑ کی مانند موجوں میں اور پکارا نوح نے اپنے

بیٹے کو اور وہ دور تھا (یعنی کشتی کے پاس نہیں) کہا کہ اے میرے بیٹے ہمارے ساتھ سوار ہو جا

اور کافروں کے ساتھ مت ہو ۴۴

درست ہوگیا کہ وہ خیال غلط تھا اس کو مفصل طور پر میں نے اپنی کتاب تبئین الکلام
فی تفسیر التوراۃ علی ملۃ الاسلام میں بیان کیا ہی اس مقام پر اُس کی بحث کچھ
ضرور نہیں ہی کیونکہ اس وقت ہم قرآن مجید کی تفسیر لکھتے ہیں اور ہمکو صرف یہہ
بتلانا چاہیئے کہ قرآن مجید سے طوفان کا تمام دنیا میں عام ہونا ثابت نہیں ہوتا ہی *

گو ہم بالتخصیص یہہ نہ بتا سکیں کہ آدم یا انسان کے پیدا ہونے کے کس قدر مدت کے
بعد طوفان آیا تھا مگر توریت کے مطابق جو قبل زمانہ تسلیم کیا گیا ہی ہم اُسی کو تسلیم
کرکے کہتے ہیں کہ بموجب حساب توریت عبری کے طوفان آیا (۱۶۵۶) برس بعد پیدا
ہونے حضرت آدم کے اور بموجب سپٹو ایجنٹ توریت کے جس پر ایشیا کے تمام مورخ اور
یورپ کے اکثر قدیم مورخ اعتماد رکھتے ہیں طوفان آیا (۲۲۶۲) برس بعد پیدا ہونے
حضرت آدم کے اور بلا شبہہ اس عرصہ میں انسان کی نسل پھیل گئی ہوگی اور کل
پرانی دنیا یا اُس کا بہت بڑا حصہ آباد ہوگیا ہوگا — یہہ بات ناممکن ہی اور قرآن مجید کے
بھی برخلاف ہی کہ حضرت نوح تمام دنیا کے لوگوں کو وعظ سنانے اور ہدایت کرنے کو بھیجے
گئے ہوں — اور امکان سے باہر ہی کہ تمام دنیا میں جو اُس وقت تک آباد ہوچکی تھی
حضرت نوح نے وعظ کیا ہو اور تمام دنیا کے لوگوں نے اُن کا وعظ سنکر اُن کے ماننے سے انکار کیا
ہو بلکہ بہت سے وسیع ملک ایسے ہونگے جہاں کے باشندوں نے حضرت نوح کے نبی ہونے کی
اور اُن کے وعظ کرنے کی اور خدا کی راہ کی ہدایت کرنے کی خبر بھی نہ سنی ہوگی *

قرآن مجید سے بھی اسی امر کی تائید ہوتی ہی کیونکہ خدا تعالی نے یہہ نہیں
فرمایا کہ ہم نے نوح کو تمام دنیا کے لوگوں کے پاس بھیجا ہی بلکہ یہہ فرمایا ہی کہ اُس کی

قَالَ سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿۴۵﴾

قوم کے پاس بھیجا ھی جس سے ثابت ھوتا ھی کہ اُس وقت دنیا میں اور قومیں بھی موجود تھیں پس جس قوم کے پاس نوح بھیجے گئے تھے اُسي قوم پر طوفان کا عذاب بھي آیا تھا — اور یھي امر قران مجید کي اُن آیتوں سے ثابت ھوتا ھی جن کو ھم ابھي بیان کرتے ھیں *

قران مجید میں خدا نے فرمایا ھی کہ ھم نے نوح کو بھیجا اُس کي قوم کي طرف

و لقد ارسلنا نوحا الی قومہ فقال یا قوم اعبدوا اللہ ما لکم من الہ غیرہ افلا تتقون — (سورۃ مؤمنین آیت ۲۳)

نوح نے کہا کہ اے میري قوم بندگي کرو اللہ کي تمھیں ھی تمھارے لیئے کوئي معبود سوائے خدا کے — اس سے معلوم ھوتا ھی کہ حضرت نوح ایک خاص قوم کے پاس بھیجے گئے تھے پس وہ عذاب بھي اُسي قوم کے لیئے آیا تھا جسکے لیئے حضرت نوح بھیجے گئے تھے *

پھر خدا تعالے نے فرمایا کہ ھم نے مدد کي نوح کي اُس قوم پر جس نے جھٹلایا ھماري

ونوحا اذ نادی من قبل فاستجبنا لہ فنجیناہ و اھلہ من الکرب العظیم ونصرناہ من القوم الذین کذبوا بایاتنا انھم کانوا قوم سوء فاغرقناھم اجمعین (سورۃ انبیا آیت ۷۶ و ۷۷)

نشانیوں کو بے شک وہ قوم تھي بري پس ڈبو دیا ھم نے اُن سب کو اکھٹا — اس سے صاف پایا جاتا ھی کہ وہ قوم ڈبوئي گئي تھي جس نے حضرت نوح کا انکار کیا تھا *

اور پھر اللہ تعالی نے حضرت نوح سے فرمایا کہ تو مت کہہ مجھہ سے اُن لوگوں کے لیئے

ولا تخاطبني في الذین ظلموا انھم مغرقون — (سورۃ ھود آیت ۳۹) (سورۃ مؤمنین آیت ۲۷)

جنھوں نے نافرماني کي کیونکہ وہ ڈوبنے والے ھیں پس اس آیت سے بھي صرف اُنھیں لوگوں کا ڈوبنا معلوم ھوتا ھی جنھوں نے حضرت نوح کي ھدایت کو نھیں مانا *

پھر خدا نے فرمایا کہ ھمنے بھیجا نوح کو اُس کي قوم کي طرف کہ ڈرا اپني قوم کو

نوح کے بیٹے نے کہا کہ میں پہاڑ کي طرف چلا جاؤنگا بچالیگا مجھکو پاني سے — نوح نے کہا کہ آج کے دن کوئي بچنے والا خدا کے حکم سے نہیں ہی مگر وہ جس پر اللہ رحم کرے اور اُن دونوں کے بیچ میں موج آ گئي پھر ہوا ڈوبنے والوں میں ۴۸

انا ارسلنا نوحا الی قومہ ان انذر قومک من قبل ان یاتیھم عذاب الیم —
(سورہ نوح آیت ۱)

پہلے اس سے کہ آوے اُنپر عذاب دکھہ دینا — اور جب حضرت نوح کی نصیحت اُنہوں نے نہ مانی تو حضرت نوح نے دعا مانگي کہ اُن پر طوفان کا عذاب آوے اس سے بھی اسي قدر معلوم ہوتا ہی کہ صرف قوم نوح پر عذاب آیا تھا نہ تمام دنیا پر *

جو لوگ کہ قرآن مجید سے طوفان کا تمام دنیا میں آنا بیان کرتے ہیں وہ صرف دو آیتوں پر استدلال کرتے ہیں اول وہ آیت ہی کہ جب حضرت نوح نے خدانعالی سے دعا مانگي کہ اے پروردگار مت چھوڑ زمین پر کافروں کا ایک گھر بھي بسا ہوا — حالانکہ اس آیت سے کسي طرح عام ہونا طوفان کا ثابت نہیں ہوتا

و قال نوح رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا —
(سورہ نوح آیت ۲۷)

کیونکہ اس آیت میں جو ارض کا لفظ ہی اُس پر بھي الف لام ہی اور کافروں کا جو لفظ ہی اُس پر بھی الف لام ہی پس اس سے صاف ثابت ہی کہ زمین سے وہي زمین مراد ہی جہاں نوح کي قوم رہتي تھي اور کافروں سے بھي کافر مراد ہیں جنہوں نے حضرت نوح کا انکار کیا چنانچہ اسي امر کي تائید اُن تمام آیتوں سے پائی جاتي ہی جو اُوپر مذکور ہوئیں *

دوسري آیت وہ ہی جہاں خدا نے فرمایا اورکیا ہمنے نوح ہي کي ذریت کو بچي ہوئي اور ایک جگہہ فرمایا ہی کہ کیا ہم نے اُنکو جانشین — مگر میں نہیں سمجھتا کہ ان آیتوں سے کس طرح تمام دنیا میں طوفان آنے کا استدلال کیا جاتا ہی کیونکہ اس آیت کا مطلب صرف اسیقدر ہی کہ جن لوگوں پر طوفان آیا تھا اُن میں سے بجز نوح کي ذریت کے اور کوئي نہیں بچا

و جعلنا ذریتہ ہم الباقین
سورۂ صافات آیت ۷۵

و جعلنا ہم خلائف —
(سورہ یونس آیت ۷۴)

پھر اس سے تمام دنیا پر طوفان کا آنا کیونکر ثابت ہوسکتا ہی حقیقت یہہ ہی کہ ہمارے ہاں

وَقِيْلَ يٰاَرْضُ ابْلَعِيْ مَاۗءَكِ وَيٰسَمَاۗءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَاۗءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَي الْجُوْدِيِّ

کہ علماء نے صرف یہودیوں کی پیروی کر کے طوفان کا عام ہونا قرآن مجید سے نکالنا چاہتا تھا ورنہ ہمارے قرآن مجید سے عام ہونا طوفان کا نہیں پایا جاتا — فتدبر —

قرآن مجید میں یہہ بیان نہیں ہی کہ طوفان کا پانی اسقدر اونچا ہوگیا تھا کہ اونچے پہاڑ بھی چھپ گئے تھے بلکہ سورہ قمر میں صرف یہہ آیا ہی کہ ہم نے موسلا دھار مینھہ پڑنے سے آسمان کے دروازے کھول دیئے اور ہم نے زمین کے چشموں کو پھاڑ دیا پھر ایک پانی دوسرے پانی سے مل گیا مقرر کیئے ہوئے کام پر — سورہ مؤمنین میں — فجرنا الارض — کی جگہہ — فارالتنور — کا لفظ آیا ہی اُس کے معنی روٹی پکانے کے تنور کے لیئے صریح غلطی ہی کیونکہ خود قرآن مجید کی دوسری آیت سے اُس کی تفسیر ہوتی ہی یعنی جو معنی فجرنا الارض کے ہیں وہی معنی فارالتنور کے ہیں — قاموس میں لکھا ہی — التنور کل مفجر ماء — یعنی جہاں سے زمین میں پانی پھوٹ نکلے اور چشمہ جاری ہو جاوے اُس کو تنور کہتے ہیں — اور یہہ معنی بالکل قرآن مجید کی پہلی آیت کے مطابق ہیں جس سے دوسری آیت کی تفسیر ہوتی ہی پس قرآن مجید سے صرف اسقدر ثابت ہوتا ہی کہ مینھہ نہایت زور سے برسا زمین میں سے چشمے جاری ہوگئے اور ایک پانی دوسرے پانی سے مل گیا اور تمام ملک سطح آب ہوگیا اور اسقدر پانی چڑھا کہ کشتی تیرنے لگی اور جو لوگ کشتی میں نہ تھے وہ ڈوب گئے *

ففتحنا ابواب السماء بماء منهمر و فجرنا الارض عيونا فالتقي الماء علی امر قد قدر —
سورہ قمر آیت ۱۱ و ۱۲

فاذا جاء امرنا و فار التنور
(سورہ مؤمنین آیت ۲۷)

اس پر یہہ شبہہ وارد ہوسکتا ہی کہ اگر پانی اسقدر نہیں چڑھا تھا کہ پہاڑ بھی ڈوب گئے تھے تو لوگوں اور جانوروں نے پہاڑوں پر کیوں نہ پناہ لی جیسیکہ حضرت نوح کے بیٹے نے کہا تھا کہ میں پہاڑ پر پناہ لے لونگا — مگر غور کرنا چاہیئے کہ ایسے شدید طوفان میں جس میں اسقدر زور سے مینھہ برستا ہو دریا اُوبل گئے ہوں زمین سے پانی پھوٹ نکلا ہو کسی جاندار کو کسی مامن تک پہونچنے کی فرصت نہیں مل سکتی اور یہہ بات ہم ادنی سی ادنی طغیانی پانی میں دیکھتے ہیں کہ ہزاروں آدمی ڈوب کر مر جاتے ہیں اور کسی طرح جان بچا نہیں سکتے — پھر ایسے بڑے طوفان میں جیساکہ حضرت نوح کا تھا اور بہت دنوں

اور حکم دیا گیا کہ اے زمین نگل جا اپنا پانی اور اے آسمان کھل جا اور گھٹایا گیا پانی

اور پورا ہوگیا حکم اور ٹھہر گئی جودی پر

تک برابر پانی برستا رہنا لوگوں کا اور جانوروں کا اُس سے بچنا اور جان بچانا نا ممکن تھا *

علاوہ اس کے میری رائے میں توریت مقدس سے بھی طوفان کا عام ہونا اور پانی کا اس قدر چڑھ جانا جس نے اونچے اونچے دنیا کے پہاڑوں کو بھی چھپالیا ہو ہرگز ثابت نہیں ہوتا چنانچہ میں نے اپنی کتاب تبیین الکلام میں اس پر پوری بحث کی ہی مگر چونکہ اس تفسیر میں توریت کی آیتوں پر بحث کرنا مقصود نہیں ہی اس لیئے اُن پر بحث نہیں کی جاتی ہی البتہ اُن واقعات کی نسبت جو قرآن مجید میں مذکور ہیں اور توریت میں اُن کا ذکر نہیں ہی کچھہ لکھنا مناسب ہی *

سورہ ہود میں اللہ تعالی فرماتا ہی کہ "اور پکارا نوح نے اپنے بیٹے کو اور وہ تھا کنارہ اے بیٹے سوار ہو ساتھہ ہمارے اور مت ہو ساتھہ کافروں کے کہا اُس نے میں چڑھ جاؤں گا پہاڑ پر بچاویگا مجھکو پانی سے — نوح نے کہا کہ کوئی بچانیوالا نہیں ہی آج کے دن اللہ کے حکم سے مگر جسپر وہ رحم کرے اور آ گئی اُن دونوں میں موج پھر ہو گیا ڈوبنے والوں میں *

ونادی نوح ابنه وکان في معزل یبنی ارکب معنا ولاتکن مع الکافرین قال ساوی الی جبل یعصمنی من الماء قال لاعاصم الیوم من امر اللہ الامن رحم وحال بینهما الموج فکان من المغرقین — (سورہ ہود آیت ۴۴و۴۵) —

اور اسی سورة میں اللہ تعالی فرماتا ہی — اور پکارا نوح نے اپنے رب کو پھر کہا اے رب میرا بیٹا ہی میرے گھر والوں میں سے اور تیرا وعدہ سچا ہی اور تو حاکموں کا حاکم ہی فرمایا اے نوح وہ نہیں تیرے گھر والوں میں سے اُس کے کام ہیں ناکارہ تو مت پوچھہ مجھہ سے جو تجھکو معلوم نہیں میں بچاتا ہوں تجھہ کو جاہلوں میں ہونے سے کہا اے رب میرے میں پناہ مانگتا ہوں تجھسے یہہ کہ چاہوں میں تجھسے جو معلوم نہو مجھکو اور اگر تو نہ بخشیگا مجھکو اور نہ رحم کریگا تو ہونگا میں ٹوٹے والوں میں سے *

ونادی نوح ربه فقال رب ان ابني من اهلي و ان وعدک الحق و انت احکم الحاکمین قال ینوح انه لیس من اهلک انه عمل غیر صالح فلا تسئلن مالیس لک به علم انی اعظک ان تکون من الجاهلین قال رب انی اعوذبک ان اسئلک ما لیس لي به علم و الا تغفرلی و ترحمنی اکن من الخاسرین — (سورہ ہود آیت ۴۶-۴۹)

ان آیتوں سے بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ سوائے اُن تین بیٹوں کے جن کا ذکر توریت مقدس میں ہی حضرت نوح کے ایک اَور بیٹا تھا جو کافروں کے ساتھہ ڈوب گیا *

وَقِيلَ بُعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿۴۶﴾ وَنَادَىٰ نُوحٌ رَبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنْتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ ﴿۴۷﴾

مگر یہہ خیال غلط هی — حضرت نوح کے کوئی اور بیٹا سواے ان تین بیٹوں کے نہ تھا اور یہہ بیٹا جسکا یہاں ذکر هی حضرت نوح کا بیٹا نہ تھا بلکہ حضرت نوح کي بیوي کا بیٹا پہلے خاوند سے تھا اور قاین کي نسل سے تھا اور غالباً یہہ بیٹا نعمہ کا تھا جس کا نام کتاب پیدایش باب ۴ ورس ۲۲ میں آیا هی ❊

یہہ جو میں نے بیان کیا یہہ میري راے نہیں هی بلکہ همارے هاں کے مفسر بھي یہي لکھتے هیں تفسیر کبیر میں هی کہ وہ جسکو حضرت نوح نے بیٹا کہا حضرت نوح کا بیٹا نہ تھا بلکہ حضرت نوح کي بیوي کا بیٹا تھا اور یہہ قول هی جناب محمد باقر علیہ السلام کا اور حسن بصري کا اور یہہ روایت هی کہ حضرت علي مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت محمد بن علي الباقر اور عروہ ابن زبیر اس آیت میں جو مذکر کي ضمیر هی اور حضرت نوح کي طرف پھرتي هی مونث کي ضمیر پڑھتے تھے تاکہ حضرت نوح کي بیوي کیطرف پھرے اور قتادہ نے کہا کہ میںنے حسن بصري سے حضرت نوح کے بیٹے کا حال پوچھا اُنھوں نے کہا قسم بخدا کہ حضرت نوح کے کوئي بیٹا جو طوفان میں ڈوبا نہ تھا قتادہ نے کہا خدا نے تو قول نوح کا یوں بیان کیا هی کہ نوح نے اُس بیٹے کو جو ڈوب گیا کہا کہ میرا بیٹا میرے خاندان میں سے هی اور تم کہتے هو کہ اُس کے کوئي بیٹا جو ڈوبا نہ تھا حسن بصري نے کہا کہ حضرت نوح نے یہہ نہیں کہا کہ میرا سگا بیٹا بلکہ یہہ کہا کہ میرے خاندان کا بیٹا اور یہہ انکا کہنا اسبات پر دلالت کرتا هي جو میں کہتا هوں

انه كان ابن امرأته و هو قول محمد الباقر عليه السلام و قول الحسن البصري و يروي ان عليا رضي الله عنه قرأ ونادى نوح ابنها والضمير لامرأته وقرأ محمد بن علي الباقر و عروة ابن زبير ابنه بفتح الهاء يريد ان ابنها الا انهما اكتفيا بالفتح عن الالف و قال قتادة سالت الحسن عن ابنه فقال والله ما كان ابنه فقلت له ان الله حكى عنه انه قال ان ابني من اهلي و انت تقول ما كان ابنه فقال انه لم يقل انه ابني ولكنه قال من اهلي و هذا يدل على قولي — (تفسير كبير)

پس ان روایتوں سے ثابت هوا کہ یہہ شخص حضرت نوح کا بیٹا نہ تھا اور اسي سبب سے

اور حکم دیا گیا کہ دوري هو (خدا کي رحمت سے) ظالموں کي قوم کو ۴۶ اور پکارا نوح نے اپنے پروردگار کو پھر کہا اے میرے پروردگار بے شک میرا بیٹا میرے لوگوں میں سے هی اور بے شک تیرا وعدہ سچا هی اور تو حاکموں میں سے بڑا حاکم هی ۴۷

توریت مقدس میں حضرت نوح کے بیٹوں کے ساتھہ اسکا ذکر نہیں هی *

جس آیت سے حضرت نوح کي بیوي کا طوفان میں ڈوبنا خیال کیا جاتا هی وہ یہہ

ضرب الله مثلاللذین کفروا امرءة نوح‌وامرءة لوط کانتا تحت عبدین من عبادنا صالحین فخانتا هما فلم یغنیا عنهما من الله شیئا و قیل ادخلاالنار مع الداخلین — (سورة تحریم آیت ۱۰)

هی الله نے بتائي ایک مثال منکروں کے واسطے عورت نوح کي اور عورت لوط کي گھر میں تھیں دونوں دو نیک بندوں کے همارے بندوں میں سے پھر نافرماني کي اُنھوں نے اُن کي پھر نہ دفع کیا اُنھوں نے اُن سے تھوڑا سا بھي عذاب الله کا اور حکم ہوا کہ جاؤ دوزخ میں ساتھہ جانے والوں کے *

اس آیت سے لوگ خیال کرتے هیں کہ حضرت نوح علیہ‌السلام کي بیوي بھي کافروں میں تھي اور وہ بھي غرق هوئي اور توریت مقدس سے پایا جاتا هی کہ حضرت نوح کي بیوي کشتي میں حضرت نوح کے ساتھہ تھي اور اُنھوں نے ڈوبنے سے نجات پائي *

مگر سمجھنا چاهیئے کہ باوجودیکہ اس آیت میں حضرت نوح کي بیوي کا ڈوبنا صاف صاف بیان نہیں هوا لیکن اگر اس پر بھي اُن کا ڈوبنا هي سمجھیں تو اُس کے ساتھہ هي همکو یہہ بات بھي کہني چاهیئے کہ همارے هاں کتابوں سے پایا جاتا هی کہ حضرت نوح کي دو بیویاں تھیں اُن میں سے ایک بیوي ڈوبي اور ایک حضرت نوح کے ساتھہ کشتي میں گئي چنانچہ تفسیر کبیر میں ابن عباس سے روایت لکھي هی کہ کشتي میں نوح اور اُن کي بیوي بھي تھي سواے اُس بیوي کے جو ڈوب گئي بعض علماء یہود کہتے هیں کہ حضرت نوح کي ایک بیوي نعمہ نسل قاین سے تھي اور ایک بیوي اولاد حضرت ادریس سے پس کچھہ عجب نہیں کہ نعمہ کافر هو اور وہ ڈوب گئي هو اور اِسي سبب سے توریت مقدس میں اُس کا ذکر نہ کیا هو مگر جب یہہ بات ثابت هی کہ حضرت نوح کي ایک بیوي بلاشبہہ کشتي میں تھي تو اگر اُس آیت سے ایک بیوي کا غرق هونا هي مراد لیا جاوے تو بھي کچھہ اختلاف نہیں رهتا *

قَالَ يٰنُوحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنِّيْ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۴۸﴾

سورہ مومنین میں خدا نے یہہ فرمایا هی که جب همارا حکم آوے اور زمین کے چشمے پھوٹ نکلیں تو بٹھالے اُس میں یعنی کشتي میں هر جوڑے سے دو — توریت میں اس مضمون کو بہت زیادہ وسیع کردیا هی جس سے لوگ یہہ سمجھتے هیں که تمام دنیا کے جانوروں کے جوڑے کشتي میں بٹھاے گئے تھے — اور پھر اُس کے غیر ممکن هونے پر بہت سي دلیلیں لائي گئي هیں — مگر قرآن مجید اُن تمام مشکلات سے مبرا هی — کیونکه قرآن مجید سے صرف یہہ بات که جو جانور حضرت نوح کے دست رس میں موجود تھے اُن کے جوڑے کشتي میں بٹھائے گئے تھے کچھہ تو اس خیال سے که کھانے کے کام آوینگے اور کچھہ اس خیال سے که طوفان کے بعد اُن سے نسل چلے گي کیونکه ملک کي بربادي کے بعد سر دست اُن جانوروں کا بہم پھونچنا اور دوسرے ملکوں سے لانا علي الخصوص اُس زمانه میں که اس کام کے لیئے وسائل ناپدید تھے نہایت دقت طلب امر تھا *

فاذا جاء امرنا وفار التنور فاسلک فیها من کل زوجین اثنین (سورہ مؤمنین آیت ۲۷ و ۲۸)

تفسیر کبیر میں بھي لکھا هی که خدا کے اس قول کے که فاسلک فیها یہہ معني هیں که داخل کر یعني بٹھا لے اُس میں یعني کشتي میں عرب کے محاورہ میں کہا جاتا هی سلک فیه یعني داخل هوا اُس میں اور اسلکه من کل زوجین اثنین کا یہہ مطلب هی که جو جانور اس وقت پر موجود هوں اُن کے جوڑے نر و مادہ کشتي میں بٹھالے تاکه اُن جانوروں کي نسل منقطع نهوجاوے *

اما قوله فاسلک فیها اي ادخل فیها یقال سلک فیه اي دخل فیه و سلک غیرہ و اسلکه من کل زوجین اثنین اي کل زوجین من الحیوان الذي یحضرہ في الوقت اثنین الذکر والانثی لکی لا ینقطع نسل ذلک الحیوان

(تفسیر کبیر)

باقي قصه جو قران مجید میں مذکور هی بہت صاف هی اخیر قصه پر خدا نے فرمایا هی " که یہہ قصه غیب کي خبروں میں سے هی که هم نے اُسکي تجھہ پر وحي کي هی نه تو اُس کو جانتا تھا اور نه تیري قوم اس سے پہلے پس صبر کر (اے محمد کافروں کے ایذا دینے اور جھٹلانے پر) بے شک اخر کو (کامیابي) پرهیزگاروں کے لیئے هی *

(هود آیت ۵۱)

خدا نے کہا اے نوح بے شک وہ نہیں هی تیرے لوگوں میں سے هاں اُس کے عمل اچھے نہیں هیں پھر مت پوچھہ هم سے اُس چیز کي کہ نہیں هی تجھکو اُس کا علم اور بے شک میں تجھکو نصیحت کرتا هوں کہ بچے تو جاهلوں میں هونے سے ۴۸

اس آیت پر یہہ سوال هوا کیا هی کہ کیا اس سے پہلے طوفان نوح کا قصہ آنحضرت صلعم کو اور عرب کے لوگوں کو جن میں کثرت سے یہودي آباد هوگئے تھے اور کچھہ عیسائي بھي آباد تھے معلوم نہ تھا — مگر یہہ بات نہیں هی زیادہ تر قرین قیاس یہہ هی کہ یہہ قصہ عام طور پر مشہور تھا مگر اُس کے ساتھہ هي بہت سي غلط باتیں بھي مشہور تھیں صحیح صحیح قصہ لوگوں کو معلوم نہ تھا جس کو خدا نے بذریعہ وحي کے آنحضرت صلعم کے ذریعہ سے بتایا پس عدم علم کا جو ذکر اس آیت میں هی وہ صحیح قصہ کے نہ جاننے سے متعلق هي نہ کہ عام طور پر اس قصہ سے — قرآن مجید میں جس قدر اگلے قصہ بیان هوئے هیں اگرچہ در اصل اُن سے عبرت دلاني مقصود هوتي هی مگر اُسي کے ساتھہ یہہ بھي هوتا هی کہ قصہ کو صحیح صحیح بیان کیا جاتا هی تاکہ جو غلطیاں مشہور هو رهي هیں اُن کي صحت هو جاوے *

قریبا تمام دنیا کي قوموں میں طوفان کا قصہ بطور ایک مذهبي قصہ کے مشہور تھا اور اُس کے بیانات اور واقعات اسقدر مختلف اور عجیب طور پر مشہور هو رهے تھے کہ ایک میں بھي پوري سچائي نہ تھي — چند یورپ کے لوگوں مثل مسٹر ترینمت اور ریورنڈ ایل تي هار کورت وغیرہ نے کتابیں لکھي هیں جن میں اُن قصوں کو جمع کیا هی جو طوفان کي بابت بطور مذهبي قصہ کے تمام دنیا میں مشہور هیں پس وحي نے جو کچھہ بتایا اور جو لوگوں کو معلوم نہ تھا وہ یہي هی کہ صحیح قصہ طوفان کا کیا هی *

یہودي اور عیسائیوں نے جو مذهبي طور پر سب سے بڑي غلطي اس قصہ میں ڈال رکھي تھي وہ یہہ تھي کہ تمام دنیا میں طوفان آیا تھا اور کل کرہ زمین پاني میں ڈوب گیا تھا اور طوفان کا پاني دنیا کے بڑے سے بڑے پہاڑوں کي چوٹیوں سے بھي اُونچا هوگیا تھا اور حضرت نوح نے تمام دنیا کے هر قسم کے جانداروں کا جوڑہ جوڑہ کشتي میں بیٹھا لیا تھا — اور تمام دنیا کے تمام جانور انسان اور چرند و پرند و حشرات الارض سب کے سب مرگئے تھے اور بجز اُن کے جو کشتي میں تھے کوئي جاندار تمام دنیا میں زندہ نہیں رها تھا — یہہ ایک بڑي غلطي تھي جس کو قرآن مجید نے صحیح کیا هی مگر افسوس اور نہایت افسوس کہ همارے مفسروں نے قرآن مجید کي اس برکت کو حاصل نہیں کیا اور وہ خود

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَسْئَلَکَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ
وَ اِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَ تَرْحَمْنِیْ اَکُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ (۴۹) قِیْلَ یٰنُوْحُ
اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ بَرَکٰتٍ عَلَیْکَ وَ عَلٰۤی اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَکَ
وَ اُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ یَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ (۵۰) تِلْکَ مِنْ
اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَاۤ اِلَیْکَ مَا کُنْتَ تَعْلَمُهَاۤ اَنْتَ وَلَا قَوْمُکَ
مِنْ قَبْلِ هٰذَا فَاصْبِرْ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِیْنَ (۵۱) وَ اِلٰی عَادٍ
اَخَاهُمْ هُوْدًا

یہودیوں اور عیسائیوں کي تقلید سے اُسي غلطي میں پڑ گئے جس غلطي سے قرآن مجید نے اُن کو نکالنا چاہا تھا *

ایک اور امر غور طلب ھی متعلق حضرت نوح کے یعني تعداد اُن کي عمر کي

ولقد ارسلنا نوحا الی قومه فلبث فیهم الف سنة الا خمسین عاما — (سورہ عنکبوت آیت ۲۹)

خدا تعالی نے سورہ عنکبوت میں فرمایا ھی کہ ھم نے بھیجا نوح کو اُس کي قوم کي طرف پھر وہ رہا اُن میں پچاس برس کم ایک ھزار برس *

توریت میں لکھا ھی کہ نوح چھہ سو برس کے تھے جب طوفان آیا (کتاب پیدایش باب ۷ ورس ۶) اور پھر لکھا ھی کہ بعد طوفان کے نوح تین سو پچاس برس زندہ رہا اور اُسکي عمر نو سو پچاس برس کي تھي (کتاب پیدایش باب ۹ ورس ۲۸ و ۲۹) لیکن جب کہ انسان کي نسل بڑھني شروع ھوئي تھي اور ابھي طوفان بھي نہیں آیا تھا اُس وقت خدا نے کہا تھا کہ " بسبب بودن ایشاں بشر ضاله نہایت مدت ایام ایشاں یکصد و بست سال خواھد شد (توریت کتاب پیدایش باب ۶ ورس ۳) *

مگر یہہ ایک بہت طولاني بحث ھی دن اور برس جو توریت میں مندرج ھیں وہ نہایت بحث طلب ھیں دنیا کے ظہور اور انسان کے وجود کي جو مدت توریت میں لکھي

نوح نے کہا کہ اے میرے پروردگار بے شک میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس سے کہ پوچھوں

میں تجھہ سے اُس کو کہ نہیں ہی مجھکو اُس کا علم اور اگر تو نہ بخشیگا مجھکو

اور تو نہ رحم کریگا مجھپر تو میں ہونگا نقصان اُوٹھانے والوں میں سے (۴۹) حکم دیا گیا کہ

اے نوح اُوتر ہماری طرف سے سلامتی کے ساتھہ اور ساتھہ ہماری برکتوں کے اُوپر تیرے اور اُن

لوگوں پر جو تیرے ساتھہ ہیں — اور لوگ ہونگے کہ فیدہ مند کرینگے ہم اُنکو پھر اُنکو چھوئیگا

ہمارا عذاب دکھہ دینے والا (۵۰) یہہ ہی غیب کی خبروں میں سے وحی بھیجتے ہیں ہم

اُنکی تجھپر اور تو نہیں جانتا تھا اُنکو تو اور نہ تیری قوم اُس سے پہلے پھر صبر کر بات یہہ ہی

کہ آخرت پرہیزگاروں کے لیئے ہی (۵۱) اور ہم نے بھیجا عاد کی طرف اُنکے بھائی † ہود کو

ہی وہ بھی بحث بڑی بحث کے قابل ہی *

اس میں بھی کچھہ شبہہ نہیں ہوسکتا کہ برس کی مدت ہر ایک زمانہ میں مختلف رہی ہی اور جس واقعہ یا انسان کی عمر کی تعداد اُس زمانہ کے حساب سے کی گئی ہی وہی تعداد بیان ہوتی رہی ہی جیسیکہ قرآن مجید اور توریت میں حضرت نوح کی عمر ساڑھے نو سو برس کی بیان ہوئی ہی *

علاوہ اس کے قدیم زمانہ کا یہہ رواج بھی معلوم ہوتا ہی کہ جس خاندان کا کوئی پیٹریارک ہوا ہی جب تک کہ اُس خاندان میں دوسرا پیٹریارک نام آور نہوا تو پہلے پیٹریارک ہی کا نام چلا جاتا ہی — پس جب تک کہ ان سب باتوں پر بحث نہو اُس وقت تک "فلبث فیہم الف سنۃ الاخمسین عاما" کی حقیقت بیان نہیں کی جاسکتی — اس تفسیر میں ان تمام امور پر بحث کرنیکی گنجایش نہیں ہی اگر خدا کی مرضی ہی تو ایک مستقل کتاب میں اس پر بالاستیعاب بحث کی جاوے گی اور تمام سلسلہ مدت پیدایش دنیا کا اور لوگوں کی عمرونکا جو توریت میں مذکور ہی الحق ثابت ہو جاویگا *

---

† حضرت ہود کا قصہ سورہ اعراف میں مفصل مذکور ہو چکا ہی *

قال يقوم اعبدوا الله ما لكم من اله غيره ان انتم الا
مفترون ﴿۵۲﴾ يقوم لا اسئلكم عليه اجرا ان اجري الا
على الذي فطرني افلا تعقلون ﴿۵۳﴾ و يقوم استغفروا
ربكم ثم توبوا اليه يرسل السماء عليكم مدرارا ﴿۵۴﴾ و يزدكم
قوة الى قوتكم ولا تتولوا مجرمين ﴿۵۵﴾ قالوا يهود ما
جئتنا ببينة و ما نحن بتاركي الهتنا عن قولك و ما
نحن لك بمؤمنين ﴿۵۶﴾ ان نقول الا اعتريك بعض
الهتنا بسوء قال اني اشهد الله و اشهدوا اني بريء مما
تشركون ﴿۵۷﴾ من دونه فكيدوني جميعا ثم لا تنظرون ﴿۵۸﴾
اني توكلت على الله ربي و ربكم ما من دابة الا هو اخذ
بناصيتها ان ربي على صراط مستقيم ﴿۵۹﴾ فان تولوا فقد
ابلغتكم ما ارسلت به اليكم و يستخلف ربي قوما غيركم
ولا تضرونه شيئا ان ربي على كل شيء حفيظ ﴿۶۰﴾
و لما جاء امرنا نجينا هودا والذين امنوا معه برحمة

هود نے کہا اے میري قوم عبادت کرو الله کي تمهیں نہی تمهارے لیئے کوئی معبود بجز اُس کے نہیں ہو تم مگر افترا کرنے والے ۵۲ اے میري قوم میں نہیں چاهتا تم سے اُس پر کچهه اجر نہیں هی میرا اجر مگر اُس پر جس نے مجهه کو پیدا کیا پهر کیا تم نہیں سمجهتے ۵۳ اور اے میري قوم تم مغفرت چاهو اپنے پروردگار سے پهر رجوع کرو اُس کي طرف بهیجیگا بادلوں کو تم پر زور سے برسنے هوئے ۵۴ اور زیادہ کریگا تمکو قوت میں تمهاري قوت پر اور مت پهر جاؤ گنهگار هوکر ۵۵ اُن لوگوں نے کہا کہ اے هود تو نہیں لایا همارے پاس کوئی دلیل اور هم نہیں چهوڑنے والے هیں اپنے معبودوں کو تیرے کہنے سے اور هم نہیں هیں تجهپر ایمان لانے والے ۵۶ هم اس کے سوا کچهه نہیں کہتے کہ تجهکو پہونچائی هی همارے بعض معبودوں نے برائي هود نے کہا کہ بے شک میں گواہ لاتا هوں الله کو اور تم گواہ رہو کہ بے شک میں بري هوں اُس سے جو تم شرک کرتے هو ۵۷ اُس کے سوا پهر تم میرے ساتهه مکر کرو اکهٹے هو کر پهر مجهے مهلت نہ دو ۵۸ بے شک میں نے توکل کیا الله پر جو میرا پروردگار اور تمهارا پروردگار هی اور نہیں هی کوئی چلنے والا مگر وہ (یعني خدا) پکڑے هوئے هی اُس کي پیشاني پر کے بالوں کو (یعني سب اُس کے قبضہ قدرت میں هی) بے شک میرا پروردگار سیدهے راستہ پر (بلانے والا هی) ۵۹ پهر اگر تم پهر جاؤ تو بے شک میں نے پہونچا دیا تمکو وہ جس کے ساتهه میں تمهارے پاس بهیجا گیا تها اور تمهاري جگهه لے آویگا میرا پروردگار اور لوگوں کو تمهارے سوا اور تم اُس کو کچهه ضرر نہ پہونچا سکو گے بے شک میرا پروردگار هر ایک چیز پر نگهبان هی ۶۰ اور جب آیا همارا حکم بچا لیا هم نے هود کو اور اُن لوگوں کو جو اُس کے ساتهه ایمان لائے تهے اپني رحمت سے

مِنَّا وَ نَجَّيْنٰهُمْ مِنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٦١﴾ وَ تِلْكَ عَادٌ جَحَدُوْا
بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَ عَصَوْا رُسُلَهٗ وَ اتَّبَعُوْا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿٦٢﴾
وَ اُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَلَآ اِنَّ عَادًا
كَفَرُوْا رَبَّهُمْ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿٦٣﴾ وَ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ
صٰلِحًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَالَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ هُوَ اَنْشَاَكُمْ
مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَيْهِ اِنَّ
رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ﴿٦٤﴾ قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا
قَبْلَ هٰذَا اَتَنْهٰنَا اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَ اِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ
مِّمَّا تَدْعُوْنَا اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿٦٥﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى
بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَ اٰتٰنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ
اِنْ عَصَيْتُهٗ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ﴿٦٦﴾ وَ يٰقَوْمِ هٰذِهٖ
نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا
بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿٦٧﴾ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا
فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿٦٨﴾ فَلَمَّا جَآءَ

اور همنے اُن کو نجات دي سخت عذاب سے ۶۱ اور یهه تهي قوم عاد کي نمانا اُنهوں نے اپنے پروردگار کي نشانیوں کو اور نا فرماني کي اُس کے رسول کي اور پیروي کي هر سرکش عناد کرنے والے کے حکم کي ۶۲ اور اُن کے پیچهے بهیجي گئي اس دنیا میں لعنت اور قیامت کے دن میں هاں بے شک عاد نے کفر کیا اپنے پروردگار کے ساتهه هاں دوري هو (خدا کي رحمت سے) عاد کو جو قوم هود تهي ۶۳ اور (بهیجا همنے) ثمود کي طرف اُن کے بهائي صالح کو صالح نے کہا اے میري قوم عبادت کرو الله کي نهیں هی تمهارے لیئے کوئي معبود بجز اُس کے اُسي نے پیدا کیا تمکو مٹي سے اور آباد کیا تمکو اُس میں پهر بخشش چاهو اُس سے پهر توبه کرو اُس کي طرف بے شک میرا پروردگار (هر شخص کے) پاس هی قبول کرنے والا ۶۴ اُن لوگوں نے کہا اے صالح بے شک هم میں تو تها که اس سے پہلے تجهه سے اُمید کیجاتي تهي کیا تو همکو منع کرتا هی همیں عبادت کرنے سے اُسکي جس کي عبادت کرتے تهے همارے باپ دادا اور بے شک هم شک میں هیں اُس سے که تو بلاتا هی همکو اُس کي طرف زیاده شبهه کرنے والے ۶۵ صالح نے کہا اے میري قوم کیا تمنے سمجهه لیا هی اگر میرے پاس کوئي دلیل هی میرے پروردگار سے اور اُس نے مجهکو دي هو اپنے پاس سے رحمت پهر کون میري مدد کریگا خدا (کے عذاب) سے اگر میں اُس کي نا فرماني کروں پهر کچهه تم زیاده نهیں کرتے میرے لیئے بجز نقصان دینے کے ۶۶ اور اے قوم یهه هی اونٹني الله کي ایک نشاني تمهارے لیئے پهر اُسکو چهوڑ دو کهاتي پهرے الله کي زمین میں اور اُسکو مت چهوؤ برائي سے تاکه تمکو پکڑ لیوے کوئي عذاب تهوڑے دنوں میں ۶۷ پهر اُنهوں نے اُسکي کونچیں کاٹ ڈالیں پهر صالح نے کہا که چین کرلو اپنے گهروں میں تین دن یهه وعده هی که جهوٹا نهیں ۶۸ پهر جب آیا

اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ مِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۶۹﴾ وَ اَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۷۰﴾ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا اَلَاۤ اِنَّ ثَمُوْدَاۡ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿۷۱﴾ وَلَقَدْ جَاۤءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَاۤءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿۷۲﴾

﴿۷۲﴾ و لقد جأت رسلنا ابراهيم — يعني البته آئے همارے بهيجے هوئے ابراهيم کے پاس *

سورة عنکبوت میں يهه لفظ هيں — لما جأت رسلنا ابراهيم — يعني جبکه آئے همارے بهيجے هوئے ابراهيم کے پاس *

سورة حجر میں بجاے رسلنا کے ضيف کا لفظ هي خدا نے فرمايا — و نبئهم عن ضيف ابراهيم — يعني اُن کو خبر دے ابراهيم کے مهمانوں کي *

اور سورة ذاريات میں هی — هل اتاک حديث ضيف ابراهيم المکرمين - کيا تيرے پاس ابراهيم کے مکرم مهمانوں کي خبر پهونچي هی *

پس امر بحث طلب يهه هی که يهه بهيجے هوئے يا ضيف ابراهيم کون تهے ؟ توريت باب ۱۸ ورس ۲ میں لکها هی که حضرت ابراهيم نے ديکها که تين آدمی اُس کي برابر کهڑے هيں عبري میں لفظ شلا شه انشئيم هی يعني ثلاثة انسانيين † اور پهر ورس ۱۶ و ۲۲ میں اور باب ۱۹ ورس ۵ و ۱۰ و ۱۶ میں بهي اُن کو انسان کها هی مگر باب ۱۹ کے پهلے ورس میں اُن کو ملاخيم يعني ملائکين ‡ کے لفظ سے تعبير کيا هی اِس ليئے يهودي اُن تينوں کو فرشتی اعتقاد کرتے هيں اور کهتے هيں که وه جبرئيل و ميکائيل و اسرافيل تهے *

† انسانيين کا لفظ دانسته خلاف قاعده عربي لکها گيا هی —

‡ ملائکين کا لفظ دانسته خلاف قاعده زبان عربي لکها گيا هی —

همارا حکم دچالیا همنے صالح کو اور اُن لوگوں کو جو اُس کے ساتھه ایمان لائے تھے اپنی

رحمت کے ساتھه اور اُس دن کی رسوائی سے بے شک تیرا پروردگار وهی هی قوت والا اور

غالب ۶۹ اور پکڑ لیا اُن لوگوں کو جو ظالم تھے مهیب آواز نے پھر اُنھوں نے صبح کی اپنے

گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے ۷۰ گویا که اُس میں بسے هی نتھے هاں بے شک

ثمود نے کفر کیا اپنے پروردگار کے ساتھه هاں دوری هو (خدا کی رحمت سے) ثمود کو ۷۱

اور بے شک آئے همارے بھیجے ہوئے ابراهیم کے پاس بشارت لیکر اُنھوں نے کہا سلام ابراهیم

نے کہا سلام پھر ابراهیم نے دیر نکی که لایا بھنا هوا بچھڑا ۷۲

عیسائی بھی اُن کو فرشتے مانتے هیں اور کہتے هیں که یهه پہلی هی دفعه تھی که فرشتے انسان کی صورت بنکر دنیا میں آئے تھے — تفسیر ڈائلی ایںڈ مانٹ میں لکھا هی که اُن میں کا تیسرا بہ نسبت باقی دو کے اعلی درجه کا تھا اور اس لیئے ابراهیم نے اُس کو بطور ایک سردار کے خطاب کیا یعنی " اڈنای " کہکر جس کو موسی " جهوا " کہنا هی اور یہودی اور عیسائی اُس کو خدا کا نام سمجھتے هیں اور اس لیئے بہت سے عیسائی تصور کرتے هیں که وہ خدا کا بیٹا تھا جو اس صورت میں آیا تھا — متوسط زمانه کے لوگ سمجھتے هیں که وہ خدا کی شان میں ایک فرشته تھا جس نے گفتگو کی تھی اور بلحاظ اُس کے مقتدرانه گفتگو کی یهه غالب راے هی که وہ خود حضرت مسیح تھے جو انصاف کرنے کو آئے تھے ٭

قرآن مجید میں صرف لفظ " رسلنا " یعنی همارے بھیجے ہوئے کا هی — مسلمان مفسروں نے صرف یہودیوں کی روایتوں سے جن کی وہ همیشه ایسے مقاموں میں پیروی کرتے هیں اُن کو فرشتے تسلیم کیا هی مگر قرآن مجید سے اُن کا فرشته هونا ثابت نہیں هوتا — یهه تو ظاهر هی که قرآن مجید میں اُن کے فرشتے هونے پر تو کوئی نص صریح نہیں هی باقی رها طرز کلام یا الفاظ وارده پر استدلال قطع نظر اس کے که وہ مفید یقین نہیں هوسکتا اُن سے بھی وہ استدلال پورا نہیں هوتا — علماء مفسرین نے قبل اس کے که الفاظ قرآن مجید پر غور کریں یہودیوں کی روایتوں کے موافق اُن کا فرشتے هونا تسلیم کرلیا

فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَ اَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّا اُرْسِلْنَا اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ (۷۰)

هی حالانکہ وہ خاصے بہلے چنگے انسان تہے *

تفسیر کبیر میں لکہا هی کہ ابراهیم کے مہمانوں نے جو کہانا نہ کہایا اُس کا سبب یہہ تہا کہ وہ فرشتے تہے اور فرشتے نہ کہاتے هیں اور نہ پیتے هیں – وہ مہمانوں کي صورت یعني انسانوں کي صورت بنکر اس لیئے آئے تہے کہ حضرت ابراهیم مہمانوں کے آنے کو دوست رکہتے تہے اور وہ مہمانوں کي ضیافت میں مشغول رهتے تہے – مگر کہانے سے انکار کرنا اُن کے فرشتے هونے کي جو علانیہ انسان تہے اور انسانوں کي طرح آئے تہے دلیل نہیں هوسکتا *

و اعلم ان الاضیاف انما امتنعوا من الطعام لانهم ملائکة والملائکة لاياكلون ولا يشربون و انما اتوه في صورة الاضياف ليكونوا على صفة يحبها و هو كان مشغولا بالضيافة (تفسیر کبیر)

تفسیر کبیر میں سدي کا یہہ قول لکہا هی کہ حضرت ابراهیم نے اُن سے پوچہا کہ کہانا کہاؤ گے اُنہوں نے کہا کہ هم بغیر قیمت دیئے کہانا نہیں کہاتے ابراهیم نے کہا کہ اُس کي قیمت یہہ هی کہ کہانے سے پہلے خدا کا نام لو اَور کہانے کے بعد خدا کا شکر کرو – اس پر جبرئیل نے میکائیل سے کہا کہ ایسے آدمي کا حق هی کہ اُس کا پروردگار اُس کو اپنا خلیل یعني دوست قبول کرے – مگر اس کلام سے بہي یہہ بات غیر معلوم رهي کہ بعد اس کے انہوں نے کہانا کہایا یا نہیں *

قال السدي قال ابراهيم عليه السلام لهم انا كلون قالوا لاناكل طعاما الا بالثمن فقال ثمنه ان تذكروا اسم الله تعالى على اوله و تحمدوه على آخره فقال جبرئيل لميكائيل عليهما السلام حق لمثل هذا الرجل ان يتخذه ربه خليلا – (تفسیر کبیر)

قرآن مجید میں آیا هی کہ جب حضرت ابراهیم نے دیکہا کہ اُن کے هاتہہ کہانے پر نہیں بڑہتے تو نہ جانا کہ یہہ کون هیں (یعني دوست اور مہمان هیں یا دشمن) اور ابراهیم کے جي میں اُن سے خوف هوا – یہہ اُس زمانہ کا طریقہ تہا کہ دشمن اُس کے هاں کا جس سے دشمني هو کہانا نہیں کہاتے تہے – مگر اس آیت سے بہي یہہ نہیں پایا جاتا کہ اس کے بعد بہي انہوں نے کہانا نہیں کہایا *

فلما را ايديهم لا تصل اليه نكرهم و اوجس منهم خيفة – (سورہ هود)

توریت میں لکہا هی کہ انہوں نے حضرت ابراهیم کے پاس بہي کہانا کہایا اور جب وہ

پهر جب أس نے دیکها که أن کے هاتهه نهیں بڑهتے أس کي طرف أنکو اجنبي سمجها

اور ابراهیم اپنے دل میں أن سے خوف لائے أنہوں نے کہا مت ڈر بے شک هم بهیجے گئے

هیں قوم لوط کي طرف ⁷⁰

حضرت لوط کے پاس گئے تو وهاں بهي کهانا کهایا توریت کے فارسي ترجمه کي یهه عبارت هی *

و خداوند ویرا (یعني ابراهیم را) در بلوطستان ممري ظاهر شد در حالتی که بدر چادر بگرمي روز می نشست و چشمان خود را کشاده نگریست که اینک سه شخص در مقابلش ایستاده اند و هنگامی که ایشان را دید از براے استقبال ایشان از در چادر دوید و بسوی زمین خم شد و گفت ای اقایم حال اگر در نظرت التفات یافتم تمنا اینکه از نزد بنده خود نگذري و حال اندک ابي آورده شود تا آنکه پایهای خود را شست و شو داده در زیر این درخت استراحت فرمائید و لقمه نانی خواهم آورد تاکه دل خود را تقویت نمائید و بعد ازاں بگذرید زیراکه ازیں سبب بنزد بنده خود عبور نمودید پس گفتند بنحوے که گفتي عمل نما پس ابراهیم به چادر نزد سارا شتافت و گفت که تعجیل نموده سه پیمانه آرد رقیق خمیر کرده گرده ها بر اجاق بپز پس ابراهیم بگله گاو شتافت و گوساله تر و تازه خوبي گرفته بجوانے داد که آنرا بسرعت حاضر ساخت و کره و شیر باگو سالئیکه حاضر کرده بود گرفت و در حضور ایشاں گذاشت و نزد ایشاں بزیر آں درخت ایستاده تا خوردند کتاب پیدایش باب ۱۸ ورس ۱ لغایت ۸ *

پس آں دو ملک بوقت شام بسدوم در آمدند و لوط بدروازه سدوم می نشست و هنگامی که لوط ملاحظه کرد از براے استقبال ایشاں برخاست و رو بزمین خم شد و گفت اینک حال اے اقایانم تمنا اینکه بخانه بنده خود تاں بیائید و بیتوته نموده پایهاے خود را شست و شو نمائید و سحر خیزي نموده براه خودروانه شوید پس ایشاں گفتند که نے بلکه در چهار سو بیتوته میفمایم پس چونکه ایشاں را بسیار ابرام نمود با او آمده بخانه اش داخل شدند و او ضیافتے بجهت ایشاں بر پا نمود و گردهای فطیرے پخت که خوردند — کتاب پیدایش باب ۱۹ ورس ۱ لغایت ۳ *

تفسیر کبیر میں ایک یهه بحث پیش کي هی که حضرت ابراهیم نے أن تینوں کو انسان جانا یا فرشته — جو لوگ کہتے هیں که حضرت ابراهیم نے أنکو انسان جانا تها أنکي یهه دلیلیں هیں که اگر وه أنکو فرشته جانتے تو کهانے کي طیاري نکرتے — اور جب أنہوں نے کهانے پر هاتهه نه ڈالا تها تو أس سے خوف نکرتے — علاوه اس کے جبکه حضرت ابراهیم نے

وَامْرَاَتُهٗ قَائِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿۷۱﴾

اُن کو انسان کي صورت ميں ديکھا تھا تو اُنکو فرشتہ کيونکر سمجھہ سکتے تھے *

اور جو لوگ کہتے ھيں کہ حضرت ابراھيم نے اُنکو فرشتہ جانا تھا اُن کا يہہ دعوی ھی کہ اُنکے کہنے سے حضرت ابراھيم نے اُنکو فرشتہ جانا تھا مگر ايک لفظ قرآن ميں ايسا نہيں ھی کہ اُن تين شخصوں ميں سے کسي نے کہا ھو کہ ھم انسان نہيں ھيں بلکہ فرشتے ھيں اور انسان کي صورت بنکر آئے ھيں *

تفسير کبير ميں ايک اور عجيب و غريب روايت لکھي ھی کہ جب اُن فرشتوں نے حضرت ابراھيم کو بتلا ديا کہ وہ فرشتوں ميں سے ھيں اور انسان نہيں ھيں اور وہ صرف قوم لوط کے ھلاک کرنے کو آئے ھيں تو حضرت ابراھيم نے اُن سے معجزہ طلب کيا کہ اُنکے فرشتہ ھونے پر دلالت کرے — پھر اُنہوں نے اپنے پروردگار سے اُس بھنےھوئے بچھڑے کے زندہ ھوجانے کي دعا مانگی — بچھڑا جہاں رکھا ھوا تھا وھاں سے کودا اور اپنے چراگاہ ميں چلا گيا — ھمکو افسوس ھی کہ ھمارے علمانے ايسی بے سروپا اور بے سند مہمل روايتيں اپني تفسيروں ميں لکھي ھيں — خدا اُن پر رحم کرے *

ان الملائکة لما اخبروا ابراھيم عليه السلام انھم من الملائکة لا من البشر وانھم انما جاؤا لاھلاک قوم لوط طلب ابراھيم عليه السلام منھم معجزة دالة علی انھم من الملائکة فدعوا ربھم باحياء العجل المشوی وطفر ذلک العجل المشوی من الموضع الذي وضع فيه الی مرعاہ (تفسير کبير)

اس ميں کچھہ شبہہ نہيں ھی کہ وہ جو حضرت ابراھيم کے پاس آئے انسان تھے اور قوم لوط کے پاس بھيجے گئے تھے جيساکہ خود اُنہوں نے حضرت ابراھيم سے کہا — لا تخف انا ارسلنا الی قوم لوط — (سورہ ھود) اور دوسري جگہہ کہا — انا ارسلنا الی قوم مجرمين (سورة الحجر) ايک اور جگہہ کہا — انا ارسلنا الی قوم مجرمين لنرسل عليھم حجارة من طين مسومة عند ربک للمسرفين (سورة الذاريات) *

بالبشری — يعني ساتھہ خوش خبري کے — اور وہ خوش خبري حضرت ابراھيم کے حضرت سارا سے بيٹا اور پوتا يعني اسحق اور اسحق سے يعقوب کے پيدا ھونے کي تھي جس کا بيان آگے آويگا *

يعني جب حضرت ابراھيم نے ديکھا کہ اُن کا ھاتھہ کھانے پر نہيں بڑھا تو

اور ابراھیم کے بھوي کھڑے ھوئے تھے پھر وہ ھنسے پھر ھم نے اُسکو بشارت دي اسحٰق کي اور

اسحٰق کے بعد یعقوب کي

فلما را ایدیھم لا تصل الیہ نکرھم و اوجس منھم خیفہ – (سورہ ھود)

تبجانا کہ یہہ کون ھیں اور ابراھیم کے دل میں اُن سے خوف پیدا ھوا *

تفسیر کبیر میں لکھا ھی کہ جب اُنھوں نے کھانے سے اپنے تئیں روکا تو حضرت ابراھیم کو خوف ھوا کہ وہ کچھہ مکر کرنے کا ارادہ رکھتے ھیں — جب کوئي انجان آدمي آوے اور اُس کے سامنے کھانا لایا جاوے پھر اگر وہ کھا لیوے تو اُس سے اطمینان ھو جاتا ھی اور اگر وہ نہ کھاوے تو اُس سے خوف پیدا ھوتا ھی *

فلما امتنعوا من الاکال خاف ان یریدوا بہ مکروھا ان من لا یعرف اذا حضر و قدم الیہ طعام فان اکل حصل الامن و ان لم یا کل حصل الخوف – (تفسیر کبیر)

یہي مضمون سورۃ الذاریات میں ان لفظوں سے آیا ھی کہ حضرت ابراھیم بھنا ھوا بچھڑا اُن کے پاس لائے کہا کہ کیا تم نہیں کھاتے یعني جب اُنھوں نے اُس پر ھاتھہ نہ بڑھایا جیسا کہ سورہ ھود میں مذکور ھی تو حضرت ابراھیم نے کہا کہ کیا تم نہیں کھاتے – پھر حضرت ابراھیم کے دل میں اُن سے خوف پیدا ھوا —

فقربہ الیھم قال الا تأکلون فاوجس منھم خیفہ — (سورہ ذاریات)

ممکن ھی کہ حضرت ابراھیم کے اس کہنے کے بعد الا تاکلون اُن لوگوں نے کھایا ھو اس لیئے نہ کھانے کي نفي اس سے نہیں پائي جاتي *

سورۃ الحجر میں اس واقعہ کو زیادہ اختصار سے بیان کیا ھی اور فرمایا ھی کہ جب وہ تینوں شخص ابراھیم پاس آئے تو اُنھوں نے کہا سلام حضرت ابراھیم نے کہا کہ ھم تم سے خوف کرتے ھیں *

اذ دخلوا علیہ قالوا سلاما – قال انا منکم وجلون – (سورۃ الحجر)

پورا واقعہ یوں ھی کہ جب وہ تینوں شخص حضرت ابراھیم کے پاس آئے تو اُنھوں نے کہا سلام حضرت ابراھیم نے بھي کہا سلام پھر حضرت ابراھیم بھنا ھوا بچھڑا اُن کے لیئے کھانیکو لائے جب اُنھوں نے کھانے کے لیئے ھاتھہ نہ بڑھایا تو حضرت ابراھیم کے دل میں خوف پیدا ھوا اُسپر حضرت ابراھیم نے کہا کہ کیا تم نہیں کھاتے اور یہہ بھي کہا کہ ھم تم سے (نہ کھانے کے سبب) خوف کرتے ھیں – اُنھوں نے کہا کہ ھم سے خوف نکرو ھم تو قوم لوط کي طرف بھیجے ھوئے ھیں اور تمکو بھي بشارت دیتے ھیں – پس ان تمام حالات سے نہ تو اُن

قَالَتْ يٰوَيْلَتٰىٓ ءَاَلِدُ وَ اَنَا عَجُوْزٌ وَّ هٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝

نیڈوں شخصوں کا فرشتہ ہونا پایا جاتا هی اور نہ یہہ بات ثابت ہوتی هی کہ اُنہوں نے کھانا نہیں کھایا بلکہ اس طرف قرینہ قیاس زیادہ هی کہ ان اصراروں کے بعد اِنہوں نے کھانا کھایا ہو اور خدا تعالی نے جو اُنکو دو جگہہ ضیف ابراہیم کرکے بیان کیا هی یہہ قرینہ قوی هی کہ اِنہوں نے کھانا بھی کھایا اور حضرت ابراہیم کی ضیافت قبول کی *

پھر خدا نے فرمایا کہ اُس کی بیوی کھڑی تھی پھر هنس پڑی پھر هم نے اُس کو خوش خبری دی اسحق کے پیدا ہونے کی اور اُس کے پیچھے یعنی اسحق سے یعقوب کے پیدا ہونے کی *

و امراتہ قائمۃ فضحکت فبشرناها باسحق و من وراء اسحق یعقوب — (سورۂ هود)

حضرت ابراہیم کی بیوی کے هنسنے کی علت بیٹا ہونے کی بشارت تھی مگر جو کہ اُن کا هنس پڑنا ایک مقدم امر اور زیادہ تر توجہہ کے قابل تھا اس لیئے معلول کو علت پر مقدم کردیا هی *

تفسیر کبیر میں بھی لکھا هی کہ یہاں تقدیم و تاخیر هی تقدیر کلام کی یہہ هی کہ اُس کی بیوی کھڑی تھی پھر هم نے اُس کو بشارت دی اسحق کے پیدا ہونے کی اُس کی بیوی خوشی سے هنسی بسبب اس خوشخبری کے پس هنسنے کو مقدم کردیا هی اور معناً وہ موخر هی *

ان هذا علی التقدیم والتاخیر والتقدیر وامراتہ قایمۃ فبشرناها باسحق فضحکت سروراً بسبب تلک البشارۃ فقدم الضحک و معناه التاخیر — (تفسیر کبیر)

ایک امر غور طلب یہہ هی کہ خدا تعالی نے پہلے فرمایا هی کہ لقد جاءت رسلنا ابراهیم بالبشری — یعنی وہ رسل بشارت لیکر آئے تھے اور پھر فرمایا فبشرناها باسحق یعنی هم نے بشارت دی ابراہیم کی بیوی کو اسحق کے پیدا ہونے کی اس جگہہ بشارت کو خاص اپنی طرف منسوب کیا هی — اور سورۂ الحجر میں ضیف ابراہیم کا قول بیان کیا هی کہ " انا نبشرک بغلام علیم " یعنی ضیف ابراہیم نے حضرت ابراہیم سے کہا کہ هم تجھکو بشارت دیتے هیں دانا لڑکے کے پیدا ہونے کی اور سورۂ الذاریات میں هی " و بشروہ بغلام علیم " یعنی ضیف ابراہیم نے حضرت ابراہیم کو دانا لڑکے کے پیدا ہونے کی بشارت دی *

اور اسی طرح سورۂ هود میں هی " قالت یا ویلتی ءالد و انا عجوز و هذا بعلی شیخا "

ابراھیم کي بیوي نے کہا کہ افسوس مجھہ پر کیا میں جنونگي اور میں تو بڑھیا ھوں اور

یہہ میرا خاوند بھي بوڑھا ھی بےشک یہہ ایک چیز ھی عجیب ﴿۷۵﴾

یعني ابراھیم کي بیوي نے کہا کہ " افسوس مجھکو کیا میں جنونگي اور میں بڑھیا ھوں اور یہہ میرا خصم بڈھا ھی " *

اور سورۂ الذاریات میں ھی — کہ حضرت ابراھیم کي بیوي حیرت میں ھوکر آگے بڑھي اور منہہ پیٹ لیا اور کہا کہ بانجھ بڑھیا — یعني کیا بانجھ بڑھیا بیٹا جنیگي *

فاقبلت امراته فی صرة فصکت وجھھا و قالت عجوز عقیم — (سورۂ الذاریات)

اور سورۂ الحجر میں ھی — کہ حضرت ابراھیم نے کہا کہ " کیا تم مجھکو بشارت دیتے ھو با وجودیکہ مجھپر بڑھاپا آگیا ھی پھر کس طرح تم مجھکو بشارت دیتے ھو *

قال ابشرتموني علی ان مسني الکبر فبم تبشرون — (سورۂ الحجر)

مگر وہ تینوں شخص خدا کے بھیجے ھوئے تھے اُنھوں نے بذریعہ الھام یا وحي کے جو اُن پر خدانے بھیجي تھي یہہ بشارت دي تھي - قرآن مجید کا طرز کلام بہت جگھہ اس طرح پر ھی کہ خداتعالی علۃالعلل ھونے کي وجھہ سے بندوں کے کاموں کو اپني طرف منسوب کرتا ھی اس لیئے سورۂ ھود میں اُس بشارت کو اپني طرف نسبت کیا ھی کہ ھمنے بشارت دي اور اور مقاموں پر اپنے رسل کیطرف منسوب کیا ھی جن کے ذریعہ سے وہ بشارت دي گئي تھي مگر در حقیقت بشارت دینے والا خدا ھی *

یہہ بشارت جو حضرت ابراھیم کے حضرت سارا سے بیٹا پیدا ھونیکي تھي دونوں کو معاً بشارت تھي یعني ایک بشارت دونو کے لیئے تھي اور دونو نے اُسکو سنا تھا اور اس لیئے کبھي اُس بشارت کو حضرت ابراھیم سے اور کبھي اُنکي بیوي سے منسوب کیا ھی جو ضمناً اسبات کا ثبوت ھی کہ دونو کے لیئے یکساں بشارت ھی اور اسي سبب سے کہیں حضرت سارا کا قول نقل کیا ھی کہ " انا عجوز وھذا بعلي شیخا " اور کہیں حضرت ابراھیم کا قول نقل کیا ھی کہ " ابشرتموني علی ان مسني الکبر " اور اس سے ثابت ھوتا ھی کہ بشارت سنکر دونوں نے یہہ بات کہي تھي *

اُن تینوں رسولوں نے جب حضرت سارا کا اس بشارت پر تعجب سنا تو اُنھوں نے کہا

قَالُوٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿۷۳﴾

بشرناک بالحق فلا تکن من القانطین قال ومن یقنط من رحمۃ ربہ الا الضالون ــ (سورۃ الحجر)

" اتعجبین من امر اللہ " یعني کیا تو تعجب کرتي هی خداکے حکم سے اور حضرت ابراهیم کا تعجب سنکر انهوں نے کہا کہ هم نے تجھکو خوش خبري دي هی ٹهیک بس تو نا اُمیدوں میں سے مت هو حضرت ابراهیم نے کہا کہ کون شخص خدا کي رحمت سے نا اُمید هوتا هی بجز گمراهوںکے *

یہہ خیال کرنا کہ حضرت ابراهیم و حضرت سارا کي اولاد مافوق الفطرت هوئي تهي، اس پر قرآن مجید سے کوئي دلیل نہیں هی قرآن مجید میں حضرت ابراهیم کي نسبت لفظ شیخ آیا هی اور لفظ شیخ ایسا نہیں هی کہ اُس سے یہہ سمجھا جاوے کہ حضرت ابراهیم اُس حد سے جس میں موافق قانون قدرت کے اولاد هو سکتي هی گذر چکے تهے *

حضرت سارا کي نسبت لفظ عجوز آیا هی عجوز کا لفظ اور شیخۃ کا لفظ دونوں مرادف هیں بلکہ کبهي جوان عورت پر بهي اطلاق هوتا هی قاموس میں لکها هی والعجوز * * * المراۃ شابۃ کانت او شیخۃ اور یهي عجوز کا لفظ سورہ شعرا میں حضرت لوط کي بیوي کي نسبت آیا هی ــ پس اس لفظ سے یہہ ثابت نہیں هوتا کہ حضرت سارا ایسي حد پر پہونچ گئي تهیں جو موافق قانون قدرت کے اُن سے اولاد هوني نا ممکن هو *

دوسرا لفظ حضرت سارا کي نسبت عقیم یعني بانجھ کا آیا هی ــ جن عورتوں کے هاں ایک زمانہ تک جو بہ نسبت عام عادت کے زیادہ هو اولاد نہیں هوتي اُن پر عادتاً عقیم کا لفظ اطلاق کیا جاتا هی اُس سے یہہ ثابت نہیں هوتا هی کہ وہ اولاد جنے کے نا قابل هوتي هیں کیونکہ بہت عورتیں اب بهي ایسي موجود هیں جن کے مدت تک اولاد نہیں هوئي اور وہ عقیم تصور هونے لگیں لیکن بڑي عمر میں جبکہ وہ شیخۃ هوگئیں اُن کے اولاد هوئي ایک شوهر دار عورت کو میں جانتا هوں کہ قریب چالیس برس کي عمر تک اُس کے اولاد نہیں هوئي بعد اُس کے وہ حاملہ هوئي اور بچہ جني بلا شبہہ لوگوں کو اُس کے حاملہ هونے اور بچہ جنے پر تعجب هوا تها *

مسلمان مفسر جو بغیر غور کے یہودیوں کي روایتوں کي پیروي کرنے کے عادي هوگئے اس لیئے انهوں نے یہہ سمجھا هی کہ حضرت ابراهیم اور حضرت سارا کي عمر اسقدر بڑي

اُن بھیجے ہوؤں نے کہا کیا تو تعجب کرتی ہی اللہ کے حکم سے رحمت اللہ کی اور

اُسکی برکتیں تم پر اے گھر والوں بے شک وہ تعریف کیا گیا ہی بزرگ

ہوگئی تھی کہ اُن سے اولاد کا ہونا نا ممکن تھا اور اس لئے اُنہوں نے اس واقعہ کو بطور ایک معجزہ کے ما فوق الفطرت قرار دیا ہی *

توریت میں لکھا ہی کہ حضرت ابراہیم کی ننانوے برس کی عمر تھی جب اُن کا ختنہ ہوا (کتاب پیدایش باب ۱۷ ورس ۲۴) اور ایک برس بعد وہ تین شخص بشارت دینے کو آئے تھے پس اُس وقت اُن کی عمر سو برس کی تھی *

اور سارا کی نسبت لکھا ہی کہ وہ سال خوردہ ہوگئی تھیں اور عورتوں کی عادت بند ہوگئی تھی (کتاب پیدایش باب ۱۸ ورس ۱۱) *

غرض کہ عبری توریت کے حساب سے بشارت کے وقت حضرت ابراہیم کی عمر سو برس کی اور حضرت سارا کی نوے برس کی تھی — مسلمانوں نے ان روایتوں کی پیروی کی اور حضرت اسحٰق کا پیدا ہونا مافوق الفطرت بطور معجزہ کے قرار دیا باوجودیکہ توریت ہی سے پایا جاتا ہی کہ اُس عمر میں بھی لوگوں کے بغیر کسی معجزہ تسلیم کئے اولاد ہوئی ہی چنانچہ توریت کے حساب کے موافق جب حضرت اسمعیل پیدا ہوئے تھے تو حضرت ابراہیم کی عمر چھیاسی برس کی تھی اور جب حضرت یعقوب کے حضرت یوسف پیدا ہوئے ہیں تو مطابق حساب توریت عبری کے حضرت یعقوب کی عمر نوے برس کی تھی اور جب بن یامین یوسف کے بھائی پیدا ہوئے ہیں تو حضرت یعقوب کی عمر ایک سو ایک برس کی تھی *

مسلمان مفسروں نے جو اس باب میں یہودیوں کی روایتوں کی پیروی کی ہے صریح غلطی کی ہے کیونکہ ان زمانوں کی صحت پر جو توریت سے نکلتی ہیں نہایت شبہہ ہی *

مثلاً عبری توریت کے مطابق معلوم ہوتا ہی کہ حضرت ابراہیم سنہ ۲۰۰۸ دنیوی میں یعنی سنہ ۱۹۹۶ قبل مسیح کے پیدا ہوئے تھے اور یونانی توریت سے معلوم ہوتا ہی کہ سنہ ۳۳۹۳ دنیوی میں پیدا ہوئے تھے اور سامری توریت سے معلوم ہوتا ہی کہ سنہ ۲۳۰۹ دنیوی میں پیدا ہوئے تھے *

سارا موافق توریت عبری کے سنہ ۲۰۱۸ دنیوی میں پیدا ہوئی تھیں یعنی دس برس حضرت ابراہیم سے چھوٹی تھیں اور سنہ ۲۱۰۷ دنیوی میں بشارت ہوئی تھی جب حضرت

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿۷۵﴾

ابراهیم ننانوے برس کے تھے اور حضرت سارا نواسي برس کي *

مگر جبکہ توریت کے نسخوں میں اسقدر اختلاف هی تو جو زمانہ اُن سے نکلتا هی بطور تخمینہ و اندازہ کے تصور هو سکتا هی نہ بطور ایسے یقین کے جس پر کوئي امر مافوق الفطرت بطور یقین کے مبني هوسکے *

علاوہ اس کے جو زمانے توریت سے تسلیم کیئے گئے هیں اُن میں بھي بدیهي غلطیاں هیں جس کو مفصل بیان کرنے کي اس تفسیر میں گنجایش نہیں هی علاوہ اس کے ایک نہایت بڑي بحث یہہ هی کہ برس جو توریت میں بیان هوئے هیں اور جن پر اُس زمانہ کے لوگوں کي عمر کا حساب بتلایا هی اُنکي مقدار کیا تھي کچھہ شبہہ نہیں هی کہ مختلف زمانوں میں برس کي مقدار نہایت هي مختلف رهي هی اور اُوسي مقدار سے جس زمانہ میں جس کي عمر جتنے برسوں کي گنی جاتي تھي وهي تعداد توریت میں اور نیز بعض جگهہ قرآن مجید میں بیان هوئي هی اور یہہ امر نہایت غور اور تحقیقات اور بیان کا محتاج هی کیا عجب هی کہ اگر خدانے مدد کي اور توفیق دي تو اسي تفسیر کے کسي مناسب مقام میں یا ایک جداگانہ رسالہ میں هم اُسکو بیان کرینگے اس مقام پر صرف اس قدر بیان کرنا کافي هی کہ هرگاہ قرآن مجید سے حضرت ابراهیم اور حضرت سارا کي وہ حالت جس میں مطابق قانون قدرت کے اولاد کا هونا نا ممکن هو ثابت نہیں هی تو صرف یہودیوں کي روایتوں یا توریت کي استدلال پر اُسکو ایک واقعہ مافوق الفطرت یقین کرنا صحیح نہیں هی *

یجادلنا — یعني جب حضرت ابراهیم کا ڈر جاتا رہا اور اُنکو خوش خبري مل گئي اور اُنکو حضرت لوط کي قوم پر عذاب نازل هونے کا حال معلوم هوا تو انہوں نے اُس میں جھگڑنا شروع کیا *

اول یہہ بحث هی کہ حضرت ابراهیم کو قوم لوط پر عذاب نازل هونا کس طرح معلوم هوا — توریت باب ۱۸ ورس ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ میں لکھا هی کہ خداوند گفت چوں فریاد سدوم و عموراہ زیادہ و گناهاں ایشاں بسیار سنگیں است پس فرود آمدہ خواهم دید کہ آیا بالکلیہ مثل فریادی کہ بمن رسیدہ است عمل نمودہ اند و اگر چنیں نباشد خواهم دانست و آں اشخاص توجہہ نمودہ بسوي سدوم روانہ شدند — جس لفظ کا ترجمہ خداوند

پھر جب ابراھیم سے خوف دور ھوا اور اُس کے پاس خوش خبري آئي ھم سے جھگڑنے لگا لوط کي قوم (کے حکم) میں بے شک ابراھیم بردبار نرم دل اور (خدا کي طرف) رجوع کرنے والا ھی ۷۵

کیا گیا ھی وہ لفظ یہوہ یا جہوہ ھی جو خدا کا نام ھی بس توریت سے معلوم ھوتا ھی کہ خدا نے حضرت ابراھیم کو اُس سے خبر دي تھي – مگر قرآن مجید سے معلوم ھوتا ھی کہ اُنھي تین شخصوں نے جو بھیجے گئے تھے خبر دي تھي *

سورہ الحجر میں ھی - کہ حضرت ابراھیم نے کہا پھر کیا ھی تمہارا کام اے

قال فما خطبکم ایها المرسلون قالوانا ارسلنا الی قوم مجرمین (سورة الحجر)

بھیجے ھوؤ اُنھوں نے کہا ہم بھیجے گئے ھیں گنہگار قوم کي طرف *

اور سورہ الذاریات میں آیا ھی کہ حضرت ابراھیم نے کہا پھر تمہارا کیا کام ھی اے

قال فما خطبکم ایها المرسلون قالوانا ارسلنا الی قوم مجرمین لنرسل علیهم حجارة من طین مسومة عند ربک للمسرفین (سورہ الذاریات)

بھیجے ھوؤ اُنھوں نے کہا کہ ھم بھیجے گئے ھیں گنہگار قوم کي طرف تا کہ ھم ڈالیں اُن پر پتھر مٹي سے نشان کئے گئے ھیں تیرے پروردگار کے نزدیک حد سے بڑھ جانے والوں کے لیئے *

دوسري اس پر یہہ بحث ھی کہ حضرت ابراھیم نے کس سے بحث شروع کي اس آیت میں " نا " کي ضمیر خدا کي طرف ھی جس کا مطلب یہہ ھی کہ خدا سے بحث بمعني التجا شروع کي – توریت باب ۱۸ ورس ۲۳ سے معلوم ھوتا ھی کہ یہہ بحث خدا ھي سے ھوئي تھي کیونکہ اُس میں لکھا ھی کہ اُن اشخاص کے سدوم کو چلے جانے کے بعد " در حالیکہ ابراھیم در حضور خداوند می ایستاد پس ابراھیم نقرب جستہ گفت الخ " *

مگر ھمارے علماء مفسرین لکھتے ھیں کہ یجادلنا سے مراد ھی یجادل رسلنا سے — لیکن قرآن مجید میں جو بحث لکھي ھی وہ نہایت مختصر اور ایک امر کي نسبت ھی اور توریت میں جو لکھي ھی وہ نہایت لمبي ھی ممکن ھی کہ جو بات قرآن مجید میں ھی وہ اُن تین شخصوں سے ھوئي ھو اور جس مجادلہ کا ذکر سورہ ھود میں ھی اور یجادلنا کے لفظ سے بیان ھوا ھی وہ التجا خدا ھي سے ھو *

سورہ ھود میں تو مجادلہ کا کچھہ بیان نہیں ھی اور سورة الحجر میں صرف اسقدر

يٰاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿۷۸﴾

قالوا انا ارسلنا الی قوم مجرمين الا آل لوط انا لمنجوهم اجمعين الا امرأته قدرنا انها لمن الغابرين (سورۂ هود)

هی که اُن دس شخصوں نے کہا که هم بهيجے گئے هيں گنہگار قوم کي طرف — بجز آل لوط کے يعني که وه گنہگار قوم ميں نہيں هيں — هم بے شک اُن سب کو بچانے والے هيں بجز اُس کي جورو کے — همنے ٹهيرا ديا هی که وه پيچهے ره جانے والوں ميں هی *

اور سورۂ عنکبوت ميں هی که اُن تين شخصوں نے جو حضرت ابراهيم کے پاس آئے تهے

قالوا انا مهلکوا هذه القرية ان اهلها کانوا ظالمين قال ان فيها لوطا قالوا نحن اعلم بمن فيها لننجينه و اهله الا امرأته کانت من الغابرين (سورۂ عنکبوت)

کہا که هم بيشک اس بستي کے لوگوں کو هلاک کرنے والے هيں — بات يهه هی که اُس بستي کے رهنے والے ظالم هيں — حضرت ابراهيم نے کہا که اُس ميں تو لوط بهي هی — انهوں نے کہا که هم جانتے هيں اُس کو جو اُس ميں هی البته بچا دينگے هم اُس کو اور اُس کے لوگوں کو بجز اُسکي جورو کے که وه هی پيچهے رهنے والوں ميں سے *

اور سورۂ الذاريات ميں هی که اُن تين شخصوں نے کہا که هم بهيجے گئے هيں گنہگار

قالوا انا ارسلنا الی قوم مجرمين لنرسل عليهم حجارة من طين مسومة عند ربک للمسرفين فاخرجنا من کان فيها من المؤمنين فما وجدنا فيها غير بيت من المسلمين وترکنا فيها آية للذين يخافون العذاب الاليم (سورۂ الذاريات)

قوم کي طرف تاکه هم ڈاليں اُن پر پتهر مٹي سے نشان کيئے گئے هيں تيرے پروردگار کے نزديک حد سے بڑه جانے والوں کے ليئے — پهر هم نے اُسکو نکال ليا جو اُس ميں ايمان والوں ميں هی — پهر هم نے اُس ميں نہيں پايا سوائے ايک گهر کے مسلمانوں ميں سے — اور هم نے اُس ميں ايک نشاني چهوڑ دي اُن لوگوں کے ليئے جو دکهه دينے والے عذاب سے ڈرتے هيں *

ان آيتوں سے تو حضرت ابراهيم کا صرف حضرت لوط کي نسبت سوال کرنا معلوم هوتا هی — مگر ان آيتوں ميں جو ايک مشکل هی وه يهه هی که ان آيتوں ميں جو الفاظ — انا لمنجوهم — يعني بے شک هم اُن سبکو بچانے والے هيں — انا مهلکوا هذه القرية — يعني هم بے شک اس بستي کے لوگوں کو هلاک کرنے والے هيں — لنرسل عليهم حجارة —

(خدا نے کہا) اے ابراهیم در گذر کر اس سے بات یہہ هی کہ بیشک آگیا تیرے پروردگار کا

حکم اور بے شک وہ لوگ هیں کہ اُن پر عذاب آنے والا هی جو پهیرا نجاویگا (۳۸)

یعني تاکہ هم ڈالیں اُنپر پتهر — فاخرجنا — پهر هم نے لوط کو نکال لیا — فما وجدنا فیها — یعني نهیں پایا هم نے سوا ایک گهر مسلمان کے اور — وترکنا فیها — اور چهوڑی هم نے اُس میں نشاني اور مثل اس کے اور چند الفاظ هیں کہ اُس طرح پر مقتدرانہ کہنا نہ رسولوں کے اختیار میں هی نہ فرشتوں کے بلکہ یہہ مقتدرانہ کام صرف خدا کي قدرت میں هیں نہ کسي بندے کي خواہ رسول هوں یا انسان یا فرشتے *

اس کي نسبت تمام مفسرین نے لکھا هی کہ ان تمام مقتدرانہ کاموں کو جو اُن تین شخصوں نے اپني طرف نسبت کیا هی جو خدا کے کام هیں اس لیئے کیا هی کہ خدا سے اُنکو تقرب و خصوصیت حاصل تهي *

اسنادهم ادا الی انفسهم وهو فعل الله تعالی لمالهم من القرب والاختصاص به (تفسیر بیضاوی)

مگر میں اس توجیہہ کو تسلیم نهیں کرتا کوئي بندہ ایسے مقتدرانہ کام اپني نسبت منسوب نهیں کر سکتا اس قصہ کو خدا نے حکایتاً بیان کیا هی جس میں اُن تین شخصوں کے اقوال اور خدا کے مقتدرانہ افعال دونوں شامل بیان هوئے هیں پس تمام وہ ضمیریں اور مقتدرانہ الفاظ خدا کي طرف منسوب هیں نہ اُن تین شخصوں کي طرف *

اُس کا ثبوت خود قرآن مجید کي ایک آیت سے هوتا هی جس میں بلا ذکر اُن تین شخصوں کے اُن مقتدرانہ امور کو خدا نے خاص اپني طرف منسوب کیا هی — سورۂ قمر میں خدا نے فرمایا هی — یعني جهٹلایا لوط کي قوم نے ڈرانے والوں کو بیشک همنے پهرنچائي اُن پر پتهروں کي بوچهار بجز لوط کے لوگوں کے همنے اُن کو بچایا صبح کے وقت اپنے پاس سے انعام کرکے اسي طرح هم بدلا دیتے هیں اُس کو جو شکر کرتا هی اور بیشک اُن کو ڈرایا تها همارے عذاب سے پهر انهوں نے تکرار کي ڈرانے والوں سے اور بیشک انهوں نے دند مچائي اُس کي یعني لوط کے مهمانوں سے پهر بیکار کردیں همنے اُن کي آنکهیں پهر وہ چکهیں میرا عذاب اور میرے ڈرانے والوں کا اور بے شبہہ گهیر لیا اُن کو بهت

کذبت قوم لوط بالنذر انا ارسلنا علیهم حاصبا الا آل لوط نجینٰهم بسحر نعمة من عندنا کذلک نجزي من شکر و لقد انذرهم بطشتنا فتماروا بالنذر ولقد راودوه عن ضیفه فطمسنا اعینهم فذوقوا عذابي و نذر ولقد صبحهم بکرة عذاب مستقر فذوقوا عذابي و نذر —
(سورۂ قمر)

وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ۝٧٩ وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّاٰتِ قَالَ يٰقَوْمِ هٰؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيدٌ ۝٨٠ قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ ۝٨١

سویرے جگهه پر قایم رهنے والے عذاب نے پهر چکهیں میرا عذاب اور میرے ڈرانے والوں کا *

توریت میں ایک اور مجادله کا یعني التجا کا ذکر لکها هی جو ابراهیم نے خدا سے کی تهي اور سورۃ هود میں جو یجادلنا في قوم لوط آیا هی اور وه مجادله بیان نهیں کیا — کیا عجب هی که اُس سے وهي مجادله یا التجا مراد هو جس کا ذکر توریت میں هی مفسرین بهي اُس لفظ سے یهي مجادله بمعني التجا سمجهتے هیں چنانچه هم فارسي ترجمه توریت کا اس مقام پر نقل کرتے هیں *

و آں اشخاص ازانجا توجهه نموده بسوے سدوم روانه شدند در حالتے که ابراهیم در حضور خداوند می ایستاد پس ابراهیم تقرب جسته گفت که آیا حقیقتا صالح را با طالح هلاک خواهي ساخت احتمال دارد که در اندرون شهر پنجاه نفر صالح باشند آیا میشود که آں مکان را هلاک سازي و بسبب آں پنجاه نفر صالحي که در اندرونش می باشند نجات ندهي حاشا از تو که مثل ایں کارے کني و صالحاں را با طالحاں هلاک سازي و صالح باطالح مساوي باشد حاشا از تو آیا میشود که حاکم تمامي زمین عدالت نکند پس خداوند گفت اگر درمیان شهر سدوم پنجاه نفر صالح پیدا بکنم تمامي اهل آں مکان را بسبب ایشاں نجات خواهم داد و ابراهیم در جواب گفت اینک حال منکه خاک و خاکستر هستم آغاز تکلم نمودن با آقایم می نمایم بلکه از پنجاه نفر صالح پنج نفر کمي نمایند آیا میشود که تمامي اهل شهر را بسبب آں پنج نفر هلاک سازي پس گفت اگر درانجا چهل و پنج

اور جب آئے همارے بهیجے هوئے لوط کے پاس تو اُنکے سبب سے آزردۂ خاطر اور اُن کے سبب سے تنگ دل هوا اور کهنے لگا که یهه دن سخت هی ۷۹ اور اُس کے پاس اُس کي قوم دوڑتي هوئي آئي اور پهلے سے وہ برے کام کرتي تهي — لوط نے کها اے "میري قوم یهه لڑکیاں تمهاري هیں (اور)" وہ اچهي هیں پهر خدا سے ڈرو اور مجهکو میرے مهمانوں کے (معامله) میں" رسوا مت کرو کیا تم میں کوئي شخص سمجهه دار نهیں هی ۸۰ اُن لوگوں نے کها که بے شک تو جانتا هی که تیري بیٹیوں میں هم کو کچهه حق نهیں هی اور بے شک تو جانتا هی جو هم چاهتے هیں ۸۱

نفر یابم هلاک نخواهم کرد و بار دیگر با او متکلم شده گفت بلکه دراں چهل نفر یافته شود پس او گفت که بسبب چهل نفر آں عمل نخواهم نمود و او گفت تمنا اینکه آقایم غضبناک نشود که تکلم نمایم بلکه دراں سي نفر یافته شوند او گفت اگر درآنجا سي نفر پیدا بکنم آں عمل نخواهم نمود دیگر گفت اینک حال آغاز تکلم با آقایم نموده ام بلکه درانجا بست نفر یافته شود او گفت که بسمت بست نفر هلاک آں نخواهم کرد و دیگر گفت تمنا اینکه آقایم غضبناک نشود تا آنکه یکبار دیگر تکلم نمایم بلکه درانجا ده نفر پیدا شود او گفت که بسبب ده نفر هلاک شاں نخواهم کرد و خداوند هنگامی که کلام را باابراهیم بانجام رسانده بود روانه شد و ابراهیم بمکانش رجعت نمود - کتاب پیدایش باب ۱۸ درس ۲۴ لغایت ۳۳ *

۷۹ و لما جاءت رسلنا لوطا — اب یهاں سے حضرت لوط کا قصه شروع هوا مگر یهاں اُس قصه کے اخیر کا بیان هی شروع قصه اور سورتوں میں بیان هوا هی — توریت سے معلوم هوتا هی که حضرت ابراهیم اور حضرت لوط جب مصر سے واپس آئے تو علحده علحده هوگئے حضرت ابراهیم کنعان میں رهے اور حضرت لوط اردن کے میدان میں جو نهایت سرسبز و شاداب و زرخیز خطه تها اور جهاں سدوم و عموراہ و ادما و زبوئیم کي بستیاں تهیں چلے گئے *

اُس زمانه میں اُن تمام ملکوں میں طوایف الملوکي تهي اور آپس میں لڑائیاں هوتي

قَالَ لَوْ اَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ۸۲

تھیں ایک لڑائي میں حضرت لوط قید ہوگئے حضرت ابراھیم نے فوج جمع کرکے پانچ بادشاھوں سے مقابلہ کیا اور حضرت لوط کو اور سدوم والوں کو چھڑایا یہہ واقعہ عبري مورخوں کے حساب سے سنہ ۲۰۹۲ دنیوري میں یا سنہ ۱۹۱۲ قبل مسیح کے ہوا تھا *

غرض کہ حضرت لوط سدوم میں رہتے تھے جہاں کے لوگ نہایت بدکار تھے حضرت لوط نے اُن سے کہا کہ میں خدا کا رسول ہوں میري اطاعت کرو اور جو بد باتیں اُن میں تھیں اُن کے چھوڑنے کي نصیحت کي *

سورہ شعرا میں خدا فرماتا ھی کہ — جھٹلایا لوط کي قوم نے رسولوں کو جب کہ اُن سے کہا اُن کے بھائي لوط نے کہ کیا تم نہیں ڈرتے بے شک میں تمھارے لیئے رسول ہوں رسالت مجھے سپرد ھی پھر ڈرو اللہ سے اور میري اطاعت کرو اور میں تم سے اُسپر کچھہ بدلا نہیں مانگتا میرا بدلا دینا کسي پر نہیں ھی بجز عالموں کے پروردگار پر کیا تم مردوں کے پاس آتے ھو جو دنیا میں ھیں اور چھوڑتے ھو اُسکو جسے پیدا کیا ھی تمھارے لیئے تمھارے پروردگار نے تمھاري جوروں میں سے بلکہ تم ایک قوم ھو حد سے بڑھجانے والي انھوں نے کہا کہ اے لوط اگر تو بس نکریگا تو بے شک نکالے گیوں میں سے ھوگا — لوط نے کہا کہ بے شک میں تمھارے کام کے دشمنوں میں سے ھوں — اے پروردگار مجھکو اور میرے لوگوں کو اُس کام سے جو وہ کرتے ھیں (یعني اُس کے وبال سے) نجات دے — پھر نجات دي ھمنے اُس کو اور اُس کے لوگوں کو بجز ایک اندھیر عورت یعني لوط کي بیوي کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھي — پھر ھلاک کردیا ھم نے اوروں کو اور برسایا ھم نے اُن پر مینہہ ایک قسم کا پھر ڈرائے گئوں پر کا مینہہ برا ھی *

كذبت قوم لوط المرسلين اذ قال لهم اخوهم لوط الا تتقون اني لكم رسول امين فاتقوا الله واطيعون وما اسئلكم عليه من اجر ان اجري الا على رب العالمين — اتاتون الذكران من العالمين وتذرون ما خلق لكم ربكم من ازواجكم بل انتم قوم عادون — قالوا لئن لم تنته يا لوط لتكونن من المخرجين قال اني لعملكم من القالين رب نجني واهلي مما يعملون فنجيناه واهله اجمعين الا عجوزا في الغابرين ثم دمرنا الاخرين و امطرنا عليهم مطرا فساء مطر المنذرين ۲۶ — الشعرا — ۱۶۰ لغایت ۱۷۳

اسي طرح سورہ نمل میں خدانے فرمایا ھی کہ ھم نے لوط کو بھیجا جب اُس نے اپني قوم سے کہا کہ تم بیحیائي کا کام کرتے ھو اور تم دیکھتے ھو کیا تم بڑي خواھش سے عورتوں کے سوا مردوئے کے پاس

ولوطا اذ قال لقومه اتاتون الفاحشة وانتم تبصرون ائنكم لتاتون الرجال

لوط نے کہا کہ اگر تمہارے مقابلہ کی مجھہ میں قوت ہوتی تو میں جا ٹھیرتا نہایت سخت یعنی زور اور قوم کے پاس (۸۱)

شہوۃ من دون النساء بل انتم قوم تجہلون فما کان جواب قومہ الا ان قالوا اخرجوا آل لوط من قریتکم انہم اناس یتطہرون — فانجیناہ و اہلہ الا امراتہ قدرنا ہا من الغابرین و امطرنا علیہم مطرا فساء مطر المنذرین —
۲۷ — نمل — ۵۵ لغایت ۵۹

آتے ہو بلکہ تم جاہل قوم ہو پھر کچھہ نتھا اُس کی قوم کا جواب بجز اس کے نہ انہوں نے کہا کہ لوط کے لوگوں کو اپنی بستی سے نکال دو یہہ لوگ پاک بننا چاہتے ہیں پھر بچا دیا ہمنے اُس کو اور اُس کے لوگوں کو بجز اُس کی جورو کے ہمنے اُس نے لیئے ٹھیرا دیا تھا کہ وہ پیچھے رہنے والوں میں سے تہی اور برسایا ہمنے اُن پر ایک قسم کا مینہہ پھر ڈرائے گیوں پر کیا مینہہ برا ہی *

اور سورۂ اعراف میں ہی — اور بھیجا ہمنے لوط کو جس وقت کہ اُس نے کہا اپنی

و لوطا اذ قال لقومہ اتاتون الفاحشۃ ما سبقکم بہا من احد من العالمین — انکم لتاتون الرجال شہوۃ من دون النساء بل انتم قوم مسرفون — و ما کان جواب قومہ الا ان قالوا اخرجوہم من قریتکم انہم اناس یتطہرون فانجیناہ و اہلہ الا امراتہ کانت من الغابرین و امطرنا علیہم مطرا فانظر کیف کان عاقبۃ المجرمین —
۷ — الاعراف — ۷۸ — لغایت ۸۲

قوم کو کیا تم فحش کام کرتے ہو کہ اُسکو تمسے پہلے کسی ایک نے بھی جہان کے لوگوں میں سے نہیں کیا — بیشک تم مردوں کے پاس آتے ہو شہوت رانی کو عورتوں کے سوا ہاں تم ایک قوم ہو حد سے گذری ہوئی اور نہ تہا اُن لوگوں کا جواب بجز اس کے نہ انہوں نے کہا نکالدو اُن کو اپنی بستی سے بیشک وہ آدمی ہیں اپنے تئیں پاک بنانے والے — پھر نجات دی ہمنے اُس کو اور اُس کے لوگوں کو بجز اُس کی عورت کے کہ وہ تہی پیچھے رہنے والوں میں — اور برسایا ہمنے اُن پر برسانا پھر دیکھہ کیا ہوا انجام گنہگاروں کا *

اسطرح سورۂ عنکبوت میں خدا نے فرمایا ہی کہ بھیجا ہمنے لوط کو جبکہ اُس نے اپنی

و لوطا اذ قال لقومہ انکم لتاتون الفاحشۃ ما سبقکم بہا من احد من العالمین ائنکم لتاتون الرجال و تقطعون السبیل و تاتون فی نادیکم المنکر فما کان جواب قومہ الا ان قالوا ائتنا بعذاب اللہ ان کنت من الصادقین قال رب انصرنی علی القوم المفسدین —
(سورۂ عنکبوت)

قوم سے کہا کہ البتہ تم بے حیائی کا کام کرتے ہو کہ تم سے پہلے کسی نے دنیا کے لوگوں میں سے نہیں کیا — کیا یہہ ٹھیک بات ہی کہ تم مردوں کے پاس آتے ہو اور رستہ لوٹتے ہو اور اپنی مجلسوں میں برے کام کرتے ہو — پھر اُس کی قوم کا جواب کچھہ نہ تھا بجز اس کے کہ انہوں نے کہا کہ ہمارے لیئے خدا کا عذاب لا اگر تو سچا ہی لوط نے کہا اے پروردگار میری مدد کر ظالم قوم پر *

قَالُوا يٰلُوطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ

غرضکه حضرت لوط اُنکو بري باتوں کے چھوڑنے کي نصيحت کرتے تھے اس عرصه میں یهه تینوں رسول جو حضرت ابراهیم کے پاس آئے تھے وهاں پہونچے حضرت لوط اُن کے آنے سے کبیده خاطر اور اُن کے سبب سے دل تنگ هوئے اور کہا که آج کا دن نهایت سخت هی *

یهي مضمون سوره عنکبوت میں هی جهاں خدا نے فرمایا هی که جب آئے همارے

ولما ان جاءت رسلنا لوطا سيء بهم وضاق بهم ذرعاو قالوا لاتخف ولاتحزن انا منجوک واهلک الا امراتک کانت من الغابرین — انا منزلون علی اهل هذه القرية رجزا من السماء بما کانو ایفسقون ولقد ترکنا منها آية بينة لقوم يعقلون (عنکبوت) —

رسول لوط کے پاس تو اُن کے آنے سے کبیده خاطر اور اُن کے سبب سے دل تنگ هوا انهوں نے کہا که مت ڈر اور غمگین مت هو بیشک هم تجهکو اور تیرے لوگوں کو بچاوینگے بجز تیري جورو کے که وه پیچھے رهجانے والوں میں سے هی اور هم اتارنے والے هیں اس بستي کے لوگوں پر عذاب آسمان سے اسلیئے که وه بدکاري کرتے هیں اور بیشک هم نے چهوڑا اُس بستي کا نشان ظاهر واسطے اُن لوگوں کے جو سمجهتے هیں *

یهي مضمون سوره حجر میں هی جهاں خدا نے فرمایا هی که جب لوط کے لوگوں کے

فلما جاء لوط المرسلون قال انکم قوم منکرون قالوا بل جئناک بما کانوا فيه يمترون و آتيناک بالحق وانا لصادقون — (سورة الحجر)

پاس وه رسول آئے تو کہا که تم انجان لوگ هو انهوں نے کہا که هاں هم تیرے پاس وه لائے هیں جس میں وه شبهه کرتے تھے اور هم تیرے پاس سچائي سے آئے هیں اور بیشک هم سچے هیں *

اُن تینوں شخصوں یا رسولوں کے آنے کي خبر پاکر حضرت لوط کي قوم کے لوگ دوڑ پڑے — یعني حضرت لوط کا مکان گهیر لیا *

یهي مضمون مگر اس سے کسیقدر زیاده تفصیل کے ساتهه سوره حجر میں آیا هی جهاں

وجاء اهل المدينة يستبشرون قال ان هولاء ضيفي فلاتفضحون واتقوا الله ولا تخزون — قالوا اولم ننهک عن العالمين — قال هولاء

خدانے فرمایا هی که اُس شهر کے لوگ خوشي کرتے هوئے آئے (یعني لوط کے گهرپر اُسکا گهر گهیرکر جو لوگ اُسکے گهر میں آئے تھے اُنکے گرفتار کرلینے کے لیئے) حضرت لوط نے کہا که یهه لوگ میرے مهمان هیں پهر انکو فضیحت مت کرو اور خدا

اُن بھیجے هوؤں نے کہا کہ اے لوط هم تیرے پروردگار کے بھیجے هوئے هیں وہ لوگ تجھہ تک نہیں پہونچینگے پھر لیچل اپنے لوگوں کو

بناتي ان كنتم فاعلين — لعمرك انهم لفي سكرتهم يعمهون — فاخذتهم الصيحة مشرقين — فجعلنا عاليها سافلها وامطرنا عليهم حجارة من سجيل ان في ذلك لايت للمتوسمين (سورة الحجر) —

سے ڈرو اور مجھکو ذلیل مت کرو — اُن لوگوں نے کہا کہ کیا همنے تجھکو منع نہیں کیا تھا دنیا کے لوگوں سے (یعني دوسرے ملک کے لوگوں سے ملنے اور بلانے اور اپنے هاں رکھنے سے) لوط نے کہا کہ یہہ میري بیٹیاں هیں اگر تم کچھہ کرنا چاهتے هو (یعني اگر تم میرے مہمانوں کو پکڑنا چاهتے هو) قسم هی تیري زندگي کي کہ بیشک وہ اپني گمراهي میں اندھے هو رهے تھے — پھر جالیا اُنکو هولناک آواز نے سورج نکلتے هوئے — پھر همنے اُس شہر کي بلندي کو نیچے میں ڈالدیا — اور همنے اُنپر آگ میں پکے هوئے مقدر کئے هوئے پتھر برسائے — بیشک اس میں نشانیاں هیں عبرت پکڑنے والوں کو *

اور سورۂ قمر میں فرمایا هی کہ جھٹلایا لوط کي قوم نے ڈرانیوالوں کو بیشک همنے

كذبت قوم لوط بالنذر انا ارسلنا عليهم حاصبا الا آل لوط نجيناهم بسحر نعمة من عندنا كذلك نجزي من شكر ولقد انذرهم بطشتنا فتماروا بالنذر — ولقد راودوه عن ضيفه فطمسنا اعينهم فذوقوا عذابي ونذر —
۵۴ — القمر ۳۳ لغايت ۳۹ —

بھیجي اُن پر پتھروں کي بوچھار بجز لوط کے لوگوں کے همنے اُنکو بچایا صبح کے وقت اپنے پاس سے انعام کر کے اسیطرح هم بدلا دیتے هیں اُسکو جو شکر کرتا هی اور بیشک اُنکو ڈرایا تھا همارے عذاب سے پھر انہوں نے تکرار کي ڈرانے والوں سے اور بیشک انہوں نے دند مچائي اُسکے یعني لوط کے مہمانوں سے پھر برابر کردیں همنے اُنکي آنکھیں پھر وہ چکھیں میرے عذاب اور میرا ڈرانے والوں کا اور بے شبہہ گھیرلیا اُنکو بہت سویرے جگہہ پر قایم رهنے والے عذاب نے پھر چکھیں میرا عذاب اور میرے ڈرانے والوں کا *

سورۂ هود کي اور ان سورتوں کي جنکا همنے ذکر کیا تمام آیتوں پر غور کرنے کے بعد تین امر بحث طلب معلوم هوتے هیں *

اول سدوم والوں نے کیوں حضرت لوط کا گھر گھیرا اور مہمانوں کو پکڑنا چاها *

دوم هولاء بناتي ان كنتم فاعلين سے کیا مطلب هی *

سوم جو عذاب نازل هوا وہ کیا تھا اور کیونکر تھا اور سورۂ قمر میں جو فطمسنا اعينهم هی اُسکا کیا مطلب هی *

امر اول کي نسبت علماء مفسرین کا یہہ خیال هی کہ وہ رسول جنکو اُنہوں نے فرشتہ

بِقِطۡعٍ مِّنَ الَّيۡلِ وَلَا يَلۡتَفِتۡ مِنۡكُمۡ اَحَدٌ اِلَّا امۡرَاَتَكَ

انهم كانوا شبابا مردا حسان الوجوه فخاف ان يهجم قومه عليه بسبب طلبهم (تفسير كبير سورة الحجر) —

فلما دخلت الملائكة دار لوط عليه السلام مضت امرأته عجوز السوء فقالت لقومه دخل دارنا قوم ما رأيت احسن وجوها ولا انظف ثيابا و لا اطيب رايحة منهم فجاء قوم يهرعون اليه اي يسرعون و بين تعالى ان اسراعهم ربما كان لطلب العمل الخبيث بقوله و من قبل كانوا يعملون السيأت (تفسير كبير سورة هود)

قرار دیا هی نہایت خوبصورت امرد بنکر آئے تھے اور جب وہ حضرت لوط کے گہر میں آئے تو اُن کی بیوی نے لوگوں سے جاکر کہدیا کہ همارے گہر میں ایسے خوبصورت لوگ آئے هیں کہ اُن سے زیادہ خوبصورت دیکھنے میں نہیں آئے اُن سے زیادہ اچھے کپڑے پہنے کوئی نہیں هی اور نہ زیادہ خوشبو دار والا هی — یہہ سنکر لوط کی قوم اُن پر دوڑ پڑی اور خدا کے اس کلام سے کہ وہ بدکاری کیا کرتے تھے ظاہر ہوتا هی کہ اُن کا دوڑ پڑنا بدکاری کے لیئے تھا *

مگر همارے نزدیک یہہ تفسیر صحیح نہیں هی اور نہ اس تفسیر کی بنیاد کسی معتبر روایت پر هی بلکہ صرف یہودی روایت پر مبنی هی — خدا کے اس کلام پر کہ " و من قبل یعملون السیأت " وهی ایک عمل خاص مراد لینا بہی صحیح نہیں هی کیونکہ وہ لوگ بہت سے اور بہی گناہ کرتے تھے لوٹ مار کرتے تھے اپنی مجلسوں میں خراب کام کرتے تھے جیسا کہ سورۂ عنکبوت میں بیان هوا هی پس " و من قبل یعملون السیأت " کے عام معنی هوسکتے هیں کہ حضرت لوط کا گھر گھیر لینا اور شورہ پشتی کرنا اُن سے کوئی عجیب بات نہیں تھی کیونکہ وہ پہلے هی شریر و بد ذات برے کام کرنے والے تھے *

اسباب میں همکو قیاسات وظنیات پر گھر گھیر لینے کا سبب بیان کرنا ضرور نہیں هی

و جاء اهل المدينة يستبشرون قال ان هولاء ضيفي فلا تفضحون و اتقوا الله لا تخزون قالوا اولم ننهك عن العالمين
(سورة الحجر)

کیونکہ خود قرآن مجید میں اُسکی تصریح موجود هی سورۂ الحجر میں خدا نے فرمایا هی کہ جب اس شہر کے لوگ خوشی خوشی دوڑے آئے تو لوط نے کہا کہ یہہ میرے مہمان هیں ان کو فضیحت مت کرو تو شہر کے لوگوں نے کہا کہ کیا همنے تجھکو منع نہیں کیا تھا دنیا کے لوگوں سے *

جس زمانہ میں حضرت لوط سدوم میں جاکر رہے تھے اُس زمانہ میں طوایف ملوکی تھی چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کا حاکم یا بادشاہ جدا جدا تھا سدوم کی بہی ایک چھوٹی سی

بهوتي رات رهے سے اور پلٹ کر نه دیکهے تم میں سے کوئي — مگر تیري جورو

مناسبت جدا تهي صاف صاف قرآن مجید سے معلوم هوتا هی که جب حضرت لوط وهاں جاکر رهے تو وهاں کے لوگوں نے منع کردیا تها که تم اور لوگوں سے راه و رسم و آمیزش نرکهنا پس جب که یهه اجنبي شخص حضرت لوط کے گهر میں تهے اُن لوگوں نے آکر گهیر لیا که یهه اجنبي شخص کون هیں اور اُن کا گرفتار کرلینا چاها حضرت لوط نے کها که یهه میرے مهمان هیں اِن کو مت پکڑو — مفسرین کي عادت یهودیوں کي نقلوں کو لے لینے کي هوگئي هی انهوں نے قرآن مجید کے الفاظ اولم ننهک عن العالمین پر خیال نهیں کیا اور جو کچهه یهودیوں کي روایتوں میں تها اُسي کو قرآن مجید کي تفسیر میں لکهدیا *

دوسرے امر کو بهي مفسرین نے اپنے خیال کے موافق سمجها هی وه خیال کرتے هیں که حضرت لوط نے کها که جس بد خیال سے تم میرے مهمانوں کو لینا چاهتے هو اُن کے بدلے میري بیٹیاں لے لو اور جو کرنا چاهتے هو اُن کے ساتهه کرو — پهر مفسرین کو اِس تفسیر کے قرار دینے کے بعد مشکل پیش آئي بعضوں نے کها که بناتي سے مراد حضرت لوط کي اصلي بیٹیاں هیں اُس پر یهه مشکل پیش هوئي که وه کیونکر اُن کو ایسا کام کرنے کے لیئے دیتے تهے اُس پر یهه قرار دیا که مطلب یهه تها که بعد نکاح کے اُن کے ساتهه جو چاهو کرو — بعضوں نے کها که بناتي سے لوط کي اُمت کي بیٹیاں مراد هیں کیونکه پیغمبر بمنزله باپ کے هی اور اُس کي اُمت کي عورتیں بمنزله اُس کي بیٹیوں کے هیں *

مگر یهه تفسیر محض غلط هی جسکي بنا توریت کي متزلزل روایتوں پر مبني هی حالانکه خود توریت سے معلوم هوتا هی که اُس میں غلطي هی — غالبا یهه بات صحیح هی که حضرت لوط کي دو بیٹیاں تهیں توریت میں بهي مذکور هی که حضرت لوط نے اُن لوگوں سے جنهوں نے گهر گهیر لیا تها یهه کها که — حال اینک مراد و دختریست که مردي را ندانسته اند تمنا اینکه ایشاں را بشما بیروں آورم و با ایشاں انچه در نظر شما پسند است بکنید (کتاب پیدایش باب ۱۹ ورس ۸) *

حالانکه توریت هي سے معلوم هوتا هی که حضرت لوط کي بیٹیوں کي شادي هوچکي تهي اور اُن کے شوهر موجود تهے چنانچه توریت میں اسي قصه کے بیان میں لکها هی که — پس لوط بیروں رفته و به داماد هایش که دخترانش را بنکاح آورده بودند متکلم شده گفت (کتاب پیدایش باب ۱۹ ورس ۱۴) اس سے ظاهر هوتا هی که جن عورتوں کو حضرت لوط نے بیٹیاں کها وه اُن کي صلبي بیٹیاں نه تهیں *

إِنَّهُ مُصِيبُهَا مَا أَصَابَهُمْ إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ

بہنت اور باوث کا لفظ عبري زبان میں عام عورتوں پر نہیں بولا جاتا هی جیساکه فقاب امثال سلیمان باب ۳۱ ورس ۲۹ میں استعمال هوا هی — پس توریت میں جو لفظ بنوت اور قرآن مجید میں لفظ بناتي آیا هی اُس سے ایسي عورتیں مراد هیں جو حضرت لوط کے هاں کسي تعلق سے موجود تهیں اور کیا عجب هی که لونڈیاں هوں کیونکه حضرت ابراهیم اور حضرت لوط جب مصر سے واپس آئے هیں تو متمول اور مالک مویشي و صاحب لونڈي و غلام کے تهے •

اسبات کي تردید که حضرت لوط نے اُن لوگوں سے جنهوں نے اُن کا گهر گهیرلیا تها یهه کها تها که جس بدخیال سے تم میرے مهمانوں کو پکڑنا چاهتے هو اُسکے بدلے میري بیٹیاں لیلو اور اُنکے ساتهه جو چاهو سو کرو خود قرآن مجید سے ثابت هوتي هی •

اول یهه که قرآن مجید سے پایا جاتا هی که قوم لوط عورتوں کے ساتهه بهي اُسي قسم کي بد فعلي کرتي تهي جیسیکه امردوں کے ساتهه کرتي تهي قرآن مجید میں آیا هی که وه لوگ مردوں کے پاس یعني لونڈوں کے پاس جاتے تهے اور جوروں میں بهي جو طریقه که اُنکے لیئے خدا نے پیدا کیا هی اُس کو بهي چهوڑ دیا تها یعني خلاف فطرت انساني اپني جوروں کے ساتهه بهي بد فعلي کرتے تهے — پس کیا حضرت لوط اُن عورتوں کو خواه وه اُن کي بیٹیاں هوں یا اور کوئي اس لیئے اُن کو حواله کرتے تهے که جسطرح وه امردوں کے ساتهه بد فعلي کرتے هیں اُس کے بدلے ان کے ساتهه بدفعلي کریں نعوذ بالله حاشا و کلا •

> أتأتون الذكر ان من العالمين و تذرون ماخلق لكم ربكم من ازواجكم بل انتم قوم عادون — (سورۂ شعرا)

دوسرے یهه که جب حضرت لوط نے کها که یهه میري اچهي بیٹیاں تمهارے لیئے هیں اُن کو ماخوذ کرلو اور میرے مهمانوں کو ذلیل مت کرو تو اُن لوگوں نے کها که تو واقف هی که همکو تیري بیٹیوں میں یعني اُن کے گرفتار کرنے کا کوئي حق نهیں هی اور تو جانتا هی جو هم چاهتے هیں یعني اُن اجنبي آدمیوں کا گرفتار کرنا چاهتے هیں — یهه کهنا که همکو تیري بیٹیوں میں حق نهیں هی اسبات پر دلالت کرتا هی که اُن لوگوں میں حق هی یعني اُن کے گرفتار کرنے کا حق هي — پس اگر وه حق اُن کے ساتهه بدکاري کا سمجها جاوے تو کیسي غلطي هي بلکه وه حق صرف یهه تها که

> لقد علمت مالنا في بناتك من حق وانك تعلم ما نريد — (سورۂ هود)

کہ بے شک وہ اُس کو پہونچنے والي ھی جو پہونچا ھی اُس قوم کو ـ بے شک اُن کے وعدے کا وقت صبح ھی

جو اجنبي لوگ اُن کے شہر میں آکر حضرت لوط کے گھر میں چھپے تھے اُن کو گرفتار کرلیں پس قرآن مجید سے جو امر ظاھر ھوتا ھی وہ یہہ ھی کہ حضرت لوط اُن عورتوں کو بطور اُول یا ضمانت کے اُن لوگوں کو حوالہ کرنا چاھتے تھے اور یہہ درخواست کرتے تھے کہ اُن کے مہمانوں کو گرفتار کرکے ذلیل نکریں *

اس بیان پر یہہ سوال ھوسکتا ھی کہ اگر صرف بطور اُول یعني بطور ضمانت عورتوں کو سپرد کرنا منظور تھا تو " ھن اطھرلکم " یعني وہ پاکیزہ تر ھیں تمہارے لیئے کیوں فرمایا *

مگر یہہ فرمانا اُس ددعیال کا جو مفسرین نے قرار دیا ھی مثبت نہیں ھوسکتا اور نہ اُس مدعا کے برخلاف ھی جو ھمنے بیان کیا ھی *

اول سورۃ الحجر میں ھن اطھر لکم — کے الفاظ نہیں ھیں — اُسمیں صرف یہہ لفظ ھیں کہ — ھولاء بناتي ان کنتم فاعلین *

دوسرے یہہ کہ — ھن اطھر لکم — کے ھونے سے سورۃ الحجر کي آیت کے مطلب پر کچھہ زیادتي اور سورۃالحجر کي آیت میں اُن لفظوں کے نہونے سے سورۃ ھود کي آیت کے مطلب سے کچھہ کمي لازم نہیں آتي ھن اطھر کي دو قرائیتیں ھیں مشہور قرات میں اطھر کي ري کا پیش ھی اور دوسري قرات میں اطھر کي ري کا زبر یعني نصب ھی اور جن لوگوں نے ري کا زبر پڑھا ھی وہ اسکو حال قرار دیتے ھیں اور ازروے قواعد نحوي کے اُسکي دوترکیبیں قرار دیتے ھیں ایک صورت میں لفظ ھن حل اور ذوالحال میں فصل واقع ھوتی ھی اور اُسکو ناجایز قرار دیتے ھیں — اور دوسري صورت میں ھن فصل واقع نہیں ھوتا اور اُسپر کوئي اعتراض نحوي بھي وارد نہیں ھوتا صرف اتني بات ھی کہ اطھر کي ري کو منصوب پڑھنا مشہور قرات کے برخلاف ھی چنانچہ اسکي بحث تفسیر کبیر و تفسیر کشاف میں مندرج ھی ھم اُن دونوں تفسیرونکی عبارت نقل کرتے ھیں جس دوسري صورت ترکیب نحوي کا ھمنے ذکرکیا ھی وہ تفسیر کشاف میں مذکور ھی *

تفسیر کبیر کي عبارت حاشیہ پر ثبت ھی اُسمیں لکھاھی کہ عبدالملک بن مروان اور حسن اور عیسی بن عمر سے روایت ھی کہ اُن لوگوں نے ھن اطھرلکم فتح کے ساتھہ پڑھاھی حال کے بنا پر — جیسا کہ ھم نے خدا کے اس قول میں ذکر کیا ھی وھذابعلي شیخا مگر یہہ

روي عن عبدالملک بن مروان والحسن وعیسی ابن عمر انہم قروا ھن اطھر لکم بالنصب علی الحال کما ذکرنا في قولہ تعالی وھذابعلي شیخا الاان اکثرالنحویین اتفقوا انہ خطاء قالوا وقرء

أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ ﴿۸۳﴾

هولاء بناتي هن اطهر (بالفتح) كان هذا نظير قوله وهذا بعلي شيخا الا ان كلمة هن قد وقعت في الدين و ذالك يمنع من جعل اطهر (بالفتح) حالا وطولوا فيه (تفسير كبير) —

که اکثر نحویوں نے اس بات پر اتفاق کیا هی که یهه غلطي هی اور کها هی که اگر هولاء بناتي هن اطهر فتحه کے ساتهه پڑها جاوے تو خدا کے اس قول کے مشابه هوگا وهذا بعلي شيخا مگر یهه که هن کا لفظ بیچ میں آگیا هی اور یهه امر اسبات کو روکتا هی که اطهر کو فتحه سے پڑها جاوے اس بحث تو لوگوں نے بهت بڑهایا هی *

تفسیر کشاف کي عبارت حاشیه پر ثبت هی اور اُس کا مطلب یهه هی که ابن مروان

قرأ ابن مروان هن اطهر لكم بالنصب و ضعفه سيبويه وقال احتبي ابن مروان في لحنه وعن ابي عمرو بن العلاء من قراء هن اطهر (بالفتح) فقد تربع في لحنه وذالك لان انتصابه على ان يجعل حالا قد عمل فيها ما في هولاء من معنى الفعل كقوله هذا بعلي شيخا او ينصب هولاء بفعل مضمر كانه قيل خذوا هولاء وبناتي بدل ويعمل هذا المضمر في الحال وهن فصل وهذا لا يجوز لان الفصل مختص بالوقوع بين جزئي الجملة ولا يقع بين الحال وذي الحال وقد خرج له وجه لا يكون هن فيه فصلا وذاك ان يكون هولاء مبتداء وبناتي هن جملة في موضع خبر المبتداء كقولك هذا اخي هو ويكون اطهر حالا (تفسير كشاف) —

نے هن اطهر لکم کو نصب کے ساتهه پڑها هی — سیبویه نے اس کو ضعیف لکها هی اور کها هی که ابن مروان اپني غلطي میں جکڑ گیا — اور عمرو بن علاء سے روایت هی که جس شخص نے هن اطهر کو فتحه کے ساتهه پڑها وه اپني غلطي میں چار زانو هوکر بیٹها — اور یهه اس لیئے که اُن کا فتحه پڑهنا اس بنا پر هوگا که حال قرار دیا جائے اور اُس کا عامل معنی فعلیه هو جو هولاء میں موجود هی جیسے که خدا کے اس قول میں هذا بعلي شيخا یا یهه که هولاء کو فتحه دیا جاوے فعل مضمر سے گویا یوں کها گیا هی خذوا هولاء اور بناتي بدل هو — اور یهه مضمر حال میں عمل کرے هن بیچ میں فصل واقع هوا هی لیکن یهه جائز نهیں کیونکه فصل صرف جمله کي دو خبروں میں واقع هوتا هی حال ذوالحال میں فصل نهیں واقع هوتا هی — مگر اس کي ایک اور وجهه نکالي گئي هی جس میں هن کو فصل ماننا نهیں پڑتا وه یهه که هولاء مبتدا هو اور بناتي هن پورا جمله موضع خبر میں هی جیسے که تیرا قول هذا اخي هو — اور اطهر حال قرار دیا جاوے — (تفسیر کشاف) *

غرض که اس میں کچهه کلام نهیں هی که چند علماء مفسرین و نحویین نے هن اطهر

کیا صبح نزدیک نہیں ہی (۸۲)

کو حال قرار دیا هی میں بھی اُس کا حال ہونا تسلیم کرتا هوں اور همیشه قرات مشهورہ کا اختیار کرنا پسند کرتا هوں اس لیئے اطهر کو مضموم پڑھتا هوں اور بالاں همه حال وذوالحال قرار دیتا هوں *

جملہ حالیہ پر سے واو حالیہ کا حذف کردینا جیز هی پس تقدیر کلام کی یہہ هی — کہ هولاء بناتی وهن اطهر لکم — یعنی یہہ میری بیٹیاں هیں (اور) وہ پاکیزہ هیں تمہارے لیئے مبتداء وخبر کے درمیان میں جملہ معترضہ حالیہ واقع هوا هی اور یہہ جائز هی پوری ترتیب یوں هی — هولاء بناتی لکم وهن اطهر *

الفیہ ابن مالک میں لکھا هی کہ جملہ حالیہ جبکہ فعل مضارع مثبت نہو تو آتا هی صرف واو کے ساتھہ یا صرف ضمیر کے ساتھہ یا دونوں کے" اور اُس کا شعر یہہ هی *

و جملة الحال سوے ماقدما * بواو او بمضمر او بهما

اور غایت التحقیق شرح کافیہ میں اُس کی یہہ مثال دی هی — کلمته فوہ الی فی تقدیر کلام کی یہہ هی کلمته وفوہ الی فی مگر واو کو محذوف کردیا هی *

پس جبکہ حضرت لوط اُن عورتوں کو بطور اُول یعنی ضمانت کے اُن لوگونکو سپرد کرنا چاہتے تھے تو اُن کی عظمت ظاہر کرنے کو انہوں نے کہا کہ هن اطہر — نہ اس مقصد سے جس کا خیال مفسروں نے یہودیوں کی روایتوں کی تقلید سے کیا هی *

قرآن مجید میں متعدد ایسے قصے بیان هوئے هیں جو توریت میں بھی مذکور هیں مگر اُن قصوں کو قرآن مجید میں اس طرح بیان کیا هی جس سے وہ غلطیاں جو توریت میں اُن قصوں کی نسبت هیں دور هو جاتی هیں پس اُن قصوں کی تفسیر میں هرجگهہ توریت کی اور یہودی روایتوں کی تقلید کرنا صریح غلطی هی بلکہ سب سے مقدم قرآن مجید کے لفظوں پر غور کرنا چاهیئے کہ اُن سے کیا مطلب حاصل هوتا هی اگر وهی مطلب حاصل هو جو توریت میں هی تو توریت یا یہودیوں کی روایت کو اُسکی تفسیر میں بیان کرنا کچھہ مضائقہ نہیں هی مگر قرآن مجید کے الفاظ کو خواہ نخواہ توریت یا یہودیوں کی روایتوں کے مطابق پھیر پھارکر لانا صریح غلطی هی *

تیسرا امر جو عذاب نازل هونے سے متعلق هی قدرتی قانون پر مبنی هی — اور جس طرح خدا تعالی اُن تمام واقعات کو جو قانون قدرت کے مطابق هوتے هیں انسانوں کے گناهوں کی طرف نسبت کیا کرتا هی اور جسکی وجهہ هم اپنی تفسیر میں بتاچکے هیں — اسیطرح

فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ مَّنضُودٍ

اس قدرتي واقعه کو بهي سدوم کے لوگوں کے گناهوں سے منسوب کيا هی *

مفسرين نے جو لغو و بيهوده باتيں اپني تفسيروں ميں لکهي هيں که حضرت جبرئل اُس قطعه زمين کو اپنے پروں پر اُٹهاکر آسمان تک لے گئے اور پهلے آسمان نے اسقدر قريب پهونچے که آسمان کے فرشتوں نے کتوں کے بهونکنے اور مرغوں کے اذان دينے کي آواز سني يهه سب محض غلط اور موضوع کهانياں هيں جن کي مذهب اسلام ميں کچهه بهي اصليت نهيں هی *

سدوم و عموراه و اد ماه ز بوئيم يهه چار شهر اور بقول استربيو کے چاريهه اور نو اور کل تيره شهر اُس مقام پر واقع تهے جهاں اب ڈڈ سي يعني سمندر مرده — جسکو عربي جغرافيه داں بحر لوط کهتے هيں واقع هی — تحقيقات سے معلوم هوا هی که بحر لوط کے گرد جو ملک کي حالت هی اس سے اس امرکي تصديق هوني هی که آتش خيز پهاڑوں کے لاوه کے نشان اب بهي پائے جاتے هيں اور اب بهي زلزلے کثرت سے آتے هيں *

علاوه اس کے سدوم کي گهاٹي ميں نفطه کي کان تهي اور جابجا نفطه کے بهت بڑے بڑے غار تهے اور اسيوجهه سے اس شهر کا نام سدوم رکها گيا تها — توريت کتاب پيدايش باب ۱۴ ورس ۱۰ ميں لکها هی که " سدوم از چاه هاے گل چرب پر بود " گل چرب جسکو لکها هی وهي نفطه کا ماده هی جو پاني پر آجاتا تها اور مٹي ميں بهي ملا هوا هوتا تها — اور يهه آتش گير ماده هی جس ميں حرارت سے دهواں اُٹهتا هی اور کبهي کبهي زياده حرارت سے بهڑک جاتا هی *

جغرافيه کے محققوں نے لکهاکه " اکثر اب بهي ديکها جاتا هی که ڈڈ سي يعني بحر لوط سے دهوئيں کے بادل کے بادل اُٹهتے هيں اور اُس کے کناره پر نئے سوراخ پائے جاتے هيں — آج تک بحر لوط ميں ايک قسم کا ماده جس کو انگريزي ميں اسفالٹس کهتے هيں اور نفطه کي ايک قسم هی پاني کے اوپر آجاتا هی *

غرضکه اس ميں کچهه شبهه نهيں هی که جهاں سدوم و عموراه وغيره شهر آباد تهے وهاں آتشين پهاڑ تهے اور نفطه يا گندک کي کانيں کثرت سے تهيں آتشيں پهاڑ کے پهٹنے اور نفطه يا گندک کے ماده ميں آگ لگ جانے سے وه تمام شهر غارت هوئے اور زمين کي وه موٹي تهه

پھر جب همارا حکم آیا هم نے کردیا اُس کي اُوچان کو اُس کي نیچان اور هم نے اُن پر

پتھر برسائے جو اُن کے لیئے لکھے هوئے تھے † اُوپر تلے —

جو نفط کے مادہ سے بني هوئي تهی بهت گدی اور جل گئي اور تمام قطعه زمین کا دهنس گیا اور پاني جو اُس تهه کے نیچے تها اُوپر آگیا اور ایسا بهت بڑي جهیل پیدا هوگئي جو اب تک سے با بحر لوط کے نام سے مشهور هی اور دنیا میں عجائبات سے هی *

قرآن مجید سے اس حادثه کا واقع هونا اسطرح پر معلوم هوتا هی که غالباً اُس شام کو جبکه قوم لوط نے جاکر حضرت لوط کا گهر گهیرا تها آتش خیز پهاڑ اور نفطه یا گندک کي کانیں جلني شروع هوئیں اور کچهه شبهه نهیں هوسکتا که اُس کا دهواں تمام شهر میں گهس گیا هوگا اور قوم لوط جو حضرت لوط کا گهر گهیرے هوئے تهي شهر میں دهواں گهس جانے کے سبب کامیاب نهوسکي اندهیري کے سبب ان کو کچهه نه دکهائي دیتا هوگا اور دهوئیں کے سبب اُنکي آنکهیں بیکار هوگئي هونگی جسکي نسبت خدا تعالی نے سورۂ قمر میں فرمایا هی که بے شک اُنهوں نے دفع مچائي لوط کے مهمانوں سے پهر بیکار کردیں همنے اُن کي آنکهیں *

و لقد راودوه عن ضیفه فطمسنا اعینهم — (سورۂ قمر)

مفسرین نے فطمسنا اعینهم کے معنی لکهے هیں که اُن کو اندها کردیا اور یهه امر قرار دیا هی که اُن فرشتوں نے جو حضرت لوط کے هاں آئے هوئے تهے بطور اعجاز کے اُن کو اندها کردیا اور اُن کو حضرت لوط کے مکان کا دروازه جس کو وه توڑ کر اندر جانا چاهتے تهے نهیں ملا *

لیکن جو روایت که اُنهوں نے بیان کي هی اُس کي کوئی معتبر سند نهیں هی اور نه اعجاز کي کچهه حاجت هی جبکه آتشین پهاڑوں کا اور زمین کي گندک و نفطه میں آتش پیدا هوئي اُس کے دهوئیں کے گهس جانے سے اُن کي آنکهیں بیکار هوگئیں اور دکهائي دینے سے رهگیا اُسی کي نسبت خدا نے فرمایا که — فطمسنا اعینهم *

---

† سجیل کے معنی کهنگر کے بهي هوسکتے هیں یعنی مٹي کے جو آگ میں پک کر پتهر کي مانند هو جاوے اور آتشین پهاڑوں سے اُس کا اُچهل کر اوپر سے گرنا ٹهیک مطابق هوتا هی مگر لفظ مسومه کے سبب سے وهي معنی مناسب هیں جو هم نے اختیار کیئے هیں —

مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿٨٣﴾ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَاِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُحِيْطٍ ﴿٨٥﴾ وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٨٦﴾ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَمَا اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿٨٨﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَاؤُنَا اَوْ اَنْ نَفْعَلَ فِيْ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰؤُا اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ﴿٨٩﴾

یہہ حال دیکھہ کر اُن تینوں شخصوں نے جو حضرت لوط کے ہاں آئے ہوئے تھے سمجھا کہ آتش فشانی زیادہ ہونے والی ہے اور حضرت لوط کو صلاح دی کہ یہاں سے بھگ چلو چنانچہ سورہ ہود میں آیا ہے کہ اُن لوگوں نے کہا اے لوط ہم تیرے خدا کے بھیجے ہیں سو تو اپنے اہل کو لیکر رات کے حصہ میں نکلجا اور تم میں سے کوئی مڑ کر نہ دیکھے مگر تیری بیوی کہ اُس کو وہی پہونچنے والا ہے جو اوروں کو پہونچا ہے — بے شبہہ اُن کا وعدہ صبح کا وقت ہے کیا صبح قریب نہیں *

قالوا یا لوط انا رسل ربک لن یصلوا الیک فاسر باهلک بقطع من اللیل ولا یلتفت منکم احد الا امراتک انه مصیبها ما اصابهم ان موعدهم الصبح الیس الصبح بقریب —

(سورہ ہود)

اور سورہ حجر میں یہہ ہے کہ اپنے اہل کو لیکر نکلجا اور اُن کے پیچھے چلا جا اور تم میں سے کوئی مڑکر نہ دیکھے اور چلے جاؤ جہاں تمکو حکم دیا

فاسر باهلک بقطع من اللیل و اتبع ادبارهم ولا یلتفت منکم احد

نشان کیئے ہوئے تیرے پروردگار کے پاس سے اور ظالموں سے کچھہ دور نہیں ۸۳ اور (بھیجا ہمنے) مدین کے لوگوں کے پاس اُن کے بھائی شعیب کو - شعیب نے کہا اے میری قوم عبادت کرو اللہ کی تمہارے لیئے کوئی معبود اُس کے سوا نہیں ہی - اور مت کم بھرو پیمانوں کو اور مت کم تولو ترازو سے بیشک میں تم کو دیکھتا ہوں آسودہ اور بیشک میں ڈرتا ہوں تم پر عذاب کے ایک دن گھیر لینے والے سے ۸۴ اور اے میری قوم پورا بھرو پیمانوں کو پورا تولو ترازو میں انصاف سے اور کم مت دو لوگونکو اُنکی چیزیں اور مت کام کرو زمین یعنی ملک میں فساد کرنے والوں نے ۸۵ اللہ کا بچایا ہوا بہتر ہی تمہارے لیئے اگر تم ایمان والے ہو ۸۶ اور میں نہیں ہوں تم پر نگہبان ۸۷ اُن لوگوں نے کہا کہ اے شعیب کیا تیری نماز یعنی عبادت تجھکو حکم کرتی ہی کہ ہم چھوڑدیں جن کی عبادت کرتے تھے ہمارے باپ دادا — یا یہہ کہ ہم کریں (یعنی کرنا چھوڑ دیں) اپنے مالوں میں جو ہم چاہیں - ہاں تو بیشک بڑا بردبار ہی اور بہت بڑا دانا ۸۸

و امضوا حیث تومرون — و قضینا الیہ ذلک الامر ان دابر ھولاء مقطوع مصبحین — (سورۂ حجر) جاتا ہی — ہمنے اُسکی طرف یہہ طی کر دیا کہ اُن کا پیچھا صبح کے وقت کٹ جائیگا *

ولا یلتفت منکم احد — یعنی کوئی مڑکر نہ دیکھے اس سے غرض وہاں سے جلد چلے جانے کی تاکید ہی — جیسے کہ خدا نے حضرت آدم کی نسبت کہا تھا ولا تقربا ہذہ الشجرۃ یعنی پاس نجانا اس درخت کے - مگر حضرت لوط کی بیوی جو ایمان والوں میں نہ تھی اُس نے اس نصیحت کو نہیں مانا اور اُس عذاب میں مبتلا ہوکر مرنے والوں کے ساتھہ مرگئی *

جن لوگوں نے یہہ سمجھا ہی کہ حضرت لوط کی بیوی بھی ساتھہ بھاگی تھی مگر اُس نے بھاگتے میں جو مڑکر دیکھا تو نمک کی ہوگئی یا مڑکر دیکھنے کے سبب مر گئی اس کی کچھہ اصل نہیں ہی اور نہ قرآن مجید سے یہہ بات پائی جاتی ہی *

قال يقوم ارءيتم ان كنت على بينة من ربى ورزقنى
منه رزقا حسنا و ما اريد ان اخالفكم الى ما انهكم عنه
ان اريد الا الاصلاح مااستطعت و ما توفيقى الا بالله
عليه توكلت و اليه انيب ﴿٩٠﴾ و يقوم لا يجرمنكم شقاقى
ان يصيبكم مثل ما اصاب قوم نوح او قوم هود او
قوم صالح و ما قوم لوط منكم ببعيد ﴿٩١﴾ واستغفروا ربكم
ثم توبوا اليه ان ربى رحيم ودود ﴿٩٢﴾ قالوا يشعيب مانفقه
كثيرا مما تقول و انا لنريك فينا ضعيفا ولولا رهطك
لرجمنك و ما انت علينا بعزيز ﴿٩٣﴾ قال يقوم ارهطى
اعز عليكم من الله واتخذتموه وراءكم ظهريا ان ربى
بما تعملون محيط ﴿٩٤﴾ ويقوم اعملوا على مكانتكم انى
عامل سوف تعلمون ﴿٩٥﴾ من ياتيه عذاب يخزيه ومن
هو كاذب وارتقبوا انى معكم رقيب ﴿٩٦﴾ و لما جاء امرنا
نجينا شعيبا والذين امنوا معه برحمة منا و اخذت الذين

شعیب نے کہا اے میري قوم کیا تمنے سمجھه لیا هی که اگر میں اپنے پروردگار سے کوئي دلیل
رکھتا هوں اور اُسلئے مجھکو روزي دي هو اپنے پاس سے اچھي روزي اور نه چاهوں میں که
میں تمهاري مخالفت کروں جهاں تک که میں منع کرتا هوں تمکو اُس سے میں نهیں
چاهتا بجز اصلاح کرنے کے جتني که میں کرسکوں اور مجھکو توفیق نهیں هی مگر الله سے
اُسي پر میرا بهروسه هی اور اُسیکي طرف میں رجوع کرتا هوں (۹۰) اور اے میري قوم
میري مخالفت تمکو اسبات کي باعث نهو که تمکو پهنچے مثل اُس کے جو پهونچا نوح
کي قوم کو یا هود کي قوم کو یا صالح کي قوم کو اور قوم لوط کي تم سے کچھه دور نهیں
هی (۹۱) اور بخشش چاهو اپنے پروردگار سے پهر توبه کرو اُسکي طرف بیشک میرا
پروردگار مهربان هی اور دوست (۹۲) اُنهوں نے کہا اے شعیب هم نهیں سمجھتے بهت
کچھه اُس میں سے جو تو کهتا هی اور بیشک هم تجھکو دیکھتے هیں اپنے میں ضعیف اور
اگر نهوتا تیرا کنبه تو بے شک هم پتهر مارکر تجھکو مارڈالتے اور تو همارے نزدیک عزیز
نهیں هی (۹۳) صالح نے کہا که اے میري قوم کیا میرا کنبه تمهارے نزدیک الله سے زیاده عزیز
هی اور تم نے اُس کو ڈال رکھا هی اپني پیتهه کے پیچھے — بے شک میرا پروردگار
اُس کو جو تم کرتے هو احاطه کرنے والا هی (۹۴) اور اے میري قوم تم عمل کرو اپني جگهه
پر اور بے شک میں عمل کرنے والا هوں بهت جلد تم جان جاؤگے (۹۵) که کسکے پاس عذاب
آویگا که اُس کو رسوا کریگا اور وه کون هی جهوٹا — انتظار کرو بے شک میں بهي تمهارے
ساتهه منتظر هوں (۹۶) اور جب آیا همارا حکم بچا لیا هم نے شعیب کو اور اُن لوگوں کو جو
اُس کے ساتهه ایمان لائے تهے اپني رحمت سے اور پکڑلیا اُن لوگوں کو

ظلموا الصیحة فاصبحوا فی دیارهم جثمین ﴿۹۷﴾ کان لم
یغنوا فیها الا بعدا لمدین کما بعدت ثمود ﴿۹۸﴾ و لقد
ارسلنا موسی بایتنا و سلطن مبین الی فرعون و ملائه
فاتبعوا امر فرعون و ما امر فرعون برشید ﴿۹۹﴾ یقدم
قومه یوم القیمة فاوردهم النار و بئس الورد المورود ﴿۱۰۰﴾
واتبعوا فی هذه لعنة و یوم القیمة بئس الرفد المرفود ﴿۱۰۱﴾
ذلک من انباء القری نقصه علیک منها قائم و حصید ﴿۱۰۲﴾
و ما ظلمنهم و لکن ظلموا انفسهم فما اغنت عنهم
الهتهم التی یدعون من دون الله من شیء لما جاء امر
ربک و ما زادوهم غیر تتبیب ﴿۱۰۳﴾ و کذلک اخذ
ربک اذا اخذ القری و هی ظالمة ان اخذه الیم شدید ﴿۱۰۴﴾
ان فی ذلک لایة لمن خاف عذاب الاخرة ذلک یوم
مجموع له الناس و ذلک یوم مشهود ﴿۱۰۵﴾ و ما نؤخره
الا لاجل معدود ﴿۱۰۶﴾ یوم یات لا تکلم نفس الا باذنه

جو ظلم کرتے تھے مہیب آواز نے پھر اُنھوں نے صبح کي اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل مرے پڑے ۹۷ گویا کہ اُس میں بسے ھي نہ تھے — ھاں دوري ھو (خدا کي رحمت سے) مدین کو جس طرح دوري ھوئي ثمود کو ۹۸ اور بے شک ھم نے بھیجا موسی کو اپني نشانیوں اور کھلي ھوئي دلیلوں کے ساتھہ فرعون کے اور اُس کے درباریوں کے پاس پھر اُنھوں نے (یعني درباریوں نے) فرعون کے حکم کي پیروي کي اور فرعون کا حکم اچھا نہ تھا ۹۹ آگے چلیگا فرعون اپني قوم کے قیامت کے دن پھر لا ڈالیگا اُن کو آگ میں اور بري جگہہ اُن کو لاکر ڈالا گیا ۱۰۰ اُن کے پیچھے لگتي گئي لعنت اس دنیا میں اور قیامت کے دن ھیں بُرے عطیہ پر بُرا عطیہ دیا گیا یعني لعنت پر لعنت ۱۰۱ یہہ ھی بستیوں کي خبروں میں سے کہ ھم اُس کو سچھپر بیان کرتے ھیں کچھہ تو اُن بستیوں میں سے قایم ھیں اور کچھہ جڑ سے اُکھڑ گئي ھیں ۱۰۲ اور ھم نے اُن پر ظلم نہیں کیا ولیکن اُنھوں نے آپ اپنے پر ظلم کیا پھر اُن کے کچھہ کام نہ آئے اُن کے معبود جنکو وہ پکارتے تھے اللہ کے سوا — کچھہ بھی جبکہ آیا حکم تیرے پروردگار کا اور کچھہ زیادہ نہ کیا اُنھوں نے بجز ھلاکت کے ۱۰۳ اور اسي طرح تیرے پروردگار کا پکڑنا ھی جبکہ وہ پکڑتا ھی بستیوں کو اور وہ ظالم ھوتي ھیں بے شک اُس کا پکڑنا سخت دکھہ دینے والا ھی ۱۰۴ بے شک اس میں نشاني ھی اُس کے لیئے جو ڈرتا ھی آخرت کے عذاب سے یہہ ایک دن ھی کہ جمع کیئے جاوینگے اُس میں آدمي اور یہہ دن ھی سب کے حاضر کیئے جانے کا ۱۰۵ اور ھم اُس کو ڈھیل میں نہیں ڈالتے مگر ایک وقت شمار کیئے گئے یعني وقت معین تک ۱۰۶ جس دن کہ آویگا کوئي شخص

نہ بولیگا مگر خدا کے حکم سے

فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّ سَعِيْدٌ ﴿۱۰۷﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا
زَفِيْرٌ وَّ شَهِيْقٌ ﴿۱۰۸﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ
اِلَّا مَاشَآءَ رَبُّكَ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۰۹﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ
سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ
اِلَّا مَاشَآءَ رَبُّكَ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۱۰﴾ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ
مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ
وَ اِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿۱۱۱﴾ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا
مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ وَ لَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ
لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَ اِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۱۲﴾ وَ اِنَّ
كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱۳﴾
فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَ مَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا اِنَّهٗ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۴﴾ وَ لَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ
النَّارُ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۵﴾
وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ

پھر کچھہ اُن میں بدبخت ہونگے اور کچھہ نیکبخت (۱۰۷) پھر جو بد بخت ہوئے
تو وہ آگ میں ہونگے اُن کے لیئے اُس میں ہونسنا ہی اور ڈھیچنا (۱۰۸) ہمیشہ رہیں گے
جب تک رہیں آسمان و زمین (یعني ہمیشا ہمیش) مگر جبتک چاہے تیرا پروردگار
بے شک تیرا پروردگار کرتا ہی جو چاہتا ہی (۱۰۹) اور لوگ جو نیک بخت ہوئے
تو وہ جنت میں ہونگے ہمیشہ رہیں گے اُس میں جب تک رہیں آسمان و زمین
(یعني ہمیشا ہمیش) مگر جبتک چاہے تیرا پروردگار بطور بخشش کے جو منقطع
نہیں (۱۱۰) پھر تو تردد میں مت ہو اُس سے کہ یہہ لوگ پرستش کرتے ہیں — وہ پرستش
نہیں کرتے مگر اُسیطرح جسطرح کہ پرستش کرتے تھے اُن کے باپ دادا پہلے سے اور بے شک
و شبہہ ہم پورا دینگے اُن کو اُن کا حصہ بغیر گھٹائے ہوئے کے (۱۱۱) اور بے شک ہم نے دي
موسی کو کتاب (یعني توریت) پھر اختلاف کیا گیا اُس میں اور اگر نہوچکا ہوتا حکم
پہلے سے تیرے پروردگار کا تو البتہ فیصلہ کردیا جاتا اُن میں اور بے شک وہ اُس سے بڑے
شک میں ہیں شبہہ کرنے والے (۱۱۲) اور بے شک ہر ایک اُن دونوں میں کا جس وقت
کہ (جاویگا) پورا دیگا تیرا پروردگار اُن کے عملوں کا (بدلہ) بے شک وہ اُس سے جو تم
کرتے ہو خبردار ہی (۱۱۳) پھر تو مستقیم رہ جس طرح کہ تجھکو حکم کیا گیا ہی اور وہ
لوگ جنھوں نے توبہ کي ہی تیرے ساتھہ اور حد سے آگے مت بڑھو بے شک وہ اُس کو
جو تم کرتے ہو دیکھنے والا ہی (۱۱۴) اور مت جھکو اُن کي طرف جو ظلم کرتے ہیں کہ پھر
چھوئے تمکو آگ اور نہیں ہی تمہارے لیئے الله کے سوا کوئي دوست پھر تمکو مدد نہیں
دي جاویگي (۱۱۵) اور قایم کر نماز دن کے دونوں طرفوں میں یعني نماز فجر و نماز مغرب
اور کچھہ رات گئے یعني نماز عشا بے شک نیکیاں

يذهبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين (١١٤) واصبر فإن
الله لا يضيع أجر المحسنين (١١٥) فلولا كان من القرون
من قبلكم أولوا بقية ينهون عن الفساد في الأرض إلا قليلا
ممن أنجينا منهم واتبع الذين ظلموا ما أترفوا فيه
وكانوا مجرمين (١١٦) وما كان ربك ليهلك القرى
بظلم وأهلها مصلحون (١١٧) ولو شاء ربك لجعل الناس
أمة واحدة ولا يزالون مختلفين إلا من رحم ربك
ولذلك خلقهم وتمت كلمة ربك لأملأن جهنم من
الجنة والناس أجمعين (١١٩) وكلا نقص عليك من
أنباء الرسل ما نثبت به فؤادك وجاءك في هذه الحق
وموعظة وذكرى للمؤمنين (١٢٠) وقل للذين لا يؤمنون
اعملوا على مكانتكم إنا عاملون وانتظروا إنا منتظرون (١٢٢)
ولله غيب السموت والأرض وإليه يرجع الأمر كله
فاعبده وتوكل عليه وما ربك بغافل عما تعملون (١٢٣)

برائیوں کو لے جاتي ھیں یہہ ایک نصیحت ھی نصیحت ماننے والوں کو ﴿١١٦﴾ صبر کر بے شک اللہ نہیں ضایع کرتا اجر نیک کام کرنے والوں کا ﴿١١٧﴾ پھر کیوں نہوئے جو اگلے وقتوں میں تجھہ سے پہلے تھے سمجھہ والے کہ منع کرتے فساد کرنے سے زمین میں بجز تھوڑے لوگوں کے جنکو ھم نے اُن سے میں نجات دي اور جو لوگ ظالم تھے اُنہوں نے پیروي کي اُس کي جس میں اُن کو آسودگي تھي (دنیا میں) اور وہ تھے گنہگار ﴿١١٨﴾ اور نہیں ھی تیرا پروردگار کہ ھلاک کرے بستیوں کو ظلم سے اور اُس کے لوگ نیک کام کرنے والے ھوں ﴿١١٩﴾ اور اگر چاھے تیرا پروردگار تو کردے تمام لوگوں کو ایک گروہ (یعني ایک ملت پر) ولیکن وہ ھمیشہ رھینگے اختلاف کرنے والے مگر جس پر کہ رحم کیا تیرے پروردگار نے اور اسي کے لیئے اُن کو پیدا کیا ھی اور پورا ھوا حکم تیرے پروردگار کا کہ البتہ میں بھرونگا جہنم کو جنوں سے اور آدمیوں سے سب سے ﴿١٢٠﴾ اور اُس ھر ایک چیز کو ھم تجھہ پر بیان کرتے ھیں پیغمبروں کي خبروں میں سے جس سے مستقل رکھیں ھم تیرے دل کو اور آئي ھی تیرے پاس اس میں (یعني اس سورۂ میں) سچي بات اور نصیحت اور نصیحت واسطے مسلمانوں کے ﴿١٢١﴾ اور کہدے اُن لوگوں کو جو ایمان نہیں لاتے عمل کرو اپنے طور پر اور بے شک ھم بھي عمل کرنے والے ھیں اور انتظار کرو بے شک ھم بھي انتظار کرنے والے ھیں ﴿١٢٢﴾ اور اللہ ھي کے لیئے ھیں تمام چھپي ھوئي باتیں آسمانوں کي اور زمین کي اور اُسي کي طرف پھیرا جاتا ھی کام سب کا سب پھر عبادت کرو اُس کي اور بھروسہ کرو اُس پر اور نہیں ھی تمہارا پروردگار بے خبر اُس چیز سے جو تم کرتے ھو ﴿١٢٣﴾

بسم الله الرحمن الرحيم

الر تلك ايت الكتب المبين (۱) انا انزلنه قرءنا عربيا لعلكم تعقلون (۲) نحن نقص عليك احسن القصص بما اوحينا اليك هذا القران و ان كنت من قبله لمن الغفلين (۳) اذ قال يوسف لابيه يا ابت اني رايت احد عشر كوكبا والشمس والقمر رايتهم لي سجدين (۴)

---

(۴) — (اني رايت) يهه حضرت يوسف کا خواب هی - خواب کي نسبت بهت کچهه کها گيا هی اور لکها گيا هی مگر اس زمانه ميں علم فزيالوجي اور سيکالوجي نے بهت ترقي کي هی اور اعضاے انساني کے خواص و افعال کو بهت تحقيقات کے بعد منضبط کيا هی اس ليئے همکو ديکهنا چاهيئے که خواب کي نسبت اُس تحقيقات سے کيا امور ثابت هوتے هيں اور همارے هاں کے علماء اور حکماء نے اس کي نسبت کيا لکها هی اور در حقيقت خواب هی کيا چيز چنانچهه هم ان سب امور کو اس مقام پر مختصرا بيان کرتے هيں *

يهه امر مسلم هی اور هر شخص يقين کرتا هی که تمام اعضاے انساني پر دماغ حکومت کرتا هی انسان کا سر چند هڈيوں سے جسے کهوپڑي کهتے هيں جڑا هوا هی کهوپڑي کي بناوت اور اُس کے جوڑوں اور جوڑوں کي درزوں کي ترکيب جو هر انسان ميں کسي نه کسيقدر مختلف هوتي هيں جدا گانه خاصيتيں رکهتي هيں پهر کهوپڑي کے اندر بهيجا هوتا هی جسے مغ کهتے هيں جس ميں بے انتها باريک ريشے يا رگيں هوتي هيں اُسي ميں کي ايک شاخ گردن سے ريڑه کي هڈي کے فقرات ميں چلي گئي هی اور دماغ هي سے نکلے هوئے پٹهے اور رگيں اور ريشے سينه ميں اور تمام اعضا ميں پهيلے هوئے هيں تمام حس و حرکت جو انسان کرتا هی وه دماغ کے سبب سے کرتا هی — اُن پٹهوں اور ريشوں اور رگوں ميں بعض تو ايسے هيں که شي محسوس کا اثر دماغ ميں پهونچا ديتے هيں جب انسان اُس کو حس کرتا هی اور اگر اُن کے ذريعه سے اثر نه پهونچے تو انسان کسي شي کو حس نه کرے

خدا کے نام سے جو بڑا رحم والا ھی بڑا مہربان

الر — یہہ آیتیں ھیں بیان کرنے والي کتاب کي (۱) بے شک ھم نے اُس کو نازل کیا ھی قرآن عربي زبان کا تاکہ تم سمجھو (۲) ھم قصہ سناتے ھیں تجھکو قصوں میں کا سب سے اچھا ساتھہ اُس کے کہ ھم نے وحي کیا ھی تجھکو یہہ قرآن اور ھاں تو تھا اس سے پہلے البتہ غافلوں میں سے (یعني تجھکو اسبات سے کہ اس قصہ کي وحي ھوگي غفلت تھي) (۳) جس وقت کہا یوسف نے اپنے باپ کو کہ اے میرے باپ بے شک میں نے دیکھا (یعني خواب میں) گیارہ ستاروں کو اور چاند اور سورج کو — میں نے اُن کو دیکھا اپنے لیئے سجدہ کرنے والے (۴)

نہ روشني کو جان سکے نہ کسي شی کو دیکھہ سکے نہ آواز کو سن سکے نہ ذائقہ کو پہچانے نہ کسي چیز کے چھونے کو جانے *

جب ان محسوسات کا اثر دماغ میں پہونچتا ھی تو دماغ میں اُن پٹھوں اور رگوں اور ریشوں کو تحریک ھوتي ھی جو متحرک کہلاتے ھیں اور اُن سے ایک قسم کا تغیر دماغ میں پیدا ھوتا ھی اور جب تک وہ تغیر رھتا ھی وہ شی محسوس بھي سامنے رھتي ھی اور انھي محسوسات کے ذریعہ سے انسان کے اعضا حرکت کرتے ھیں — جو حرکت قصد و ارادہ سے ھو وہ حرکت ارادي ھی مگر جب وہ حرکت دفعۃ بلا قصد و بلا سوچے سمجھے ھو تو وہ حرکت طبعي کہلاتي ھی جیسے خوف کي حالت میں ھوجاتي ھی *

علاوہ اس کے دماغ میں ایک قوت ھی جس میں تمام خارجي چیزوں کي جنکو ھمنے دیکھا ھی تصویریں بطور نقش کے محفوظ ھوتي ھیں اور اس لیئے وہ سب ھمکو یاد رھتي ھیں اور یھي سبب ھی کہ باوجود موجود نھونے اُس شی کے اُس کي صورت کا بعینہ ھم تصور کرلیتے ھیں اور اگر اُن محفوظ نقشوں میں کچھہ دھندلاپن آجاتا ھی تو اُن چیزوں کو بھول جاتے ھیں یا یاد دلانے سے یاد آتي ھیں اور جب منقش نھیں رھتیں تو بالکل یاد نھیں آتیں *

علاوہ اس کے دماغ میں یہہ قوت بھي ھی کہ جس شی کو ھمنے دیکھا ھی اُس کے اجزا کو علیحدہ کرکے اپنے خیال کے سامنے لے آویں مثلاً ھاتي کي صرف سونڈہ ھي کا یا صرف اُس

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰۤى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۵﴾

کے کانوں نے کا تصور خیال کے سامنے لے آویں - اور یہہ بھي قوت هی کہ متعدد چیزیں جو همنے دیکھي هیں اُن کے اجزا کا علیحدہ علیحدہ تصور کرکے ایک کے اجزا کو دوسرے میں یا چند کے اجزا کو ایک میں جوڑ دیں — مثلاً همنے بکري اور مور اور انسان کو دیکھا هی تو وہ قوت بکري کے سر کو علیحدہ اور مور کے دھڑ کو علیحدہ تصور کرکے مور کے دھڑ پر بکري کا سر لگا هوا تصور کرکے خیال کے روبرو لے آویگي — یا انسان میں مور کے بازو لگے هوئے تصور کرکے پردار انسان یا پردار فرشتہ اپنے خیال میں بنا لیگي — اسیطرح مختلف اور عجیب عجیب صورتیں جن کا کبھي وجود دنیا میں نہیں هوا بناکر خیال میں جلوہ نما کرتي هی *

وهي قوت کبھي ایسا کرتي هی کہ اجزاء مختلفہ کي ترکیب تو نہیں دیتي بلکہ چھوٹي چیز کو اسقدر بڑا بناکر خیال میں لے آتي هی کہ ایک نہایت مهیب صورت بن جاتي هی مثلاً آدمي کے قد کو تاڑ سے بھي لمبا اُس کے سرکو گنبد سے بھي بڑا اُس کے هاتھوں کو کھجور کے درخت سے بھي زیادہ اُس کے دانتوں کو عجیب بھدے طور کي بني هوئي خیال کے سامنے حاضر کردیتي هی *

یہہ تمام اعضا انسان کے اوقات معینہ تک کام کرتے رهتے هیں اور زمانہ معینہ تک آرام کرتے هیں یا کسي امر غیر طبعي سے معطل هوجاتے هیں اور انسان بیهوش هوجاتا هی — حالت مرض میں جب یہہ حالت طاري هوتي هی تو بیهوشي اور غشي کہلاتي هی اور حالت صحت میں اُس کو خوابیدہ کہتے هیں *

مگر جو کہ دماغ میں تمام ادراکات کے لیئے جدا گانہ حصے معین هیں اس لیئے حالت غشي و نیز حالت خوابیدہ میں دماغ کے بعض حصے معطل یا آرام میں هوتے یا سوجاتے هیں اور بعض حصے کام کرتے یا جاگتے رهتے هیں - اور یہي وجهہ هوتي هی کہ بعضي دفعہ بیهوشي طبعي و غیر طبعي میں بھي انسان ایسي باتیں یا کام کرتا هی جو حالت هوش یا بیداري میں کرتا مگر اُس کو کچھہ نہیں معلوم هوتا کہ اُس نے کیا کیا — لوگوں کي باتیں سنتا هی مگر جواب نہیں دیتا یا اور باتوں کا ادراک کرتا هی مگر ظاهر نہیں کرسکتا اور وہ ادراکات مختلف پیرایہ میں اُس کو محسوس هوتے هیں جنکا کچھہ وجود نہیں هوتا اور کبھي

یوسف کے باپ یعني یعقوب نے کہا کہ اے میرے بچے تو نہ بیان کرنا قصہ اپنے خواب کا اپنے بھائیوں پر پھر وہ مکر کرینگے تیرے لیئے کسیطرح کا مکر بے شک شیطان انسان کے لیئے دشمن ھی علانیہ ۵

وھي خیالات اور صورتیں جو اُس کے دماغ میں ملتقش ھیں مختلف قسم سے اُس کو محسوس ھوتی ھیں اور جب یہہ اُمور نیم طبعي میں واقع ھوتے ھیں تو اُن کو خواب کہتے ھیں طبعي یا غیر طبعي بیہوشي میں بھي امورات خارجي دماغ کے اُس حصہ پر جو جاگ رہا ھی اثر کرتے ھیں اور وہ اُس کو عجیب پیرایہ سے خواب میں دکھائی دیتے ھیں — مثلاً آدمي سوتا ھو اور سماعت کا حصہ جاگتا ھو اور سونے والے کے قریب کوئي شخص کسي چیز کو کوتتا ھو تو دماغي قوت جو چھوٹي چیز کو بڑھاکر پیش کرتي ھی اُس آواز کو نہایت مہیب آواز بنادیتي ھی اور اُس آواز کے سلسلہ سے توپوں کا خیال پیدا کردیتي ھی اور سونے والا خواب میں یہہ سمجھتا ھی کہ توپیں چل رھي ھیں - یا مثلاً سونے والے کا بستر ٹھنڈا یا نم ھوگیا قوت حساسہ جو جاگتي تھي اُس نے اُس کا حس کیا اور بستر کی نمي سے پاني کے خیال کو اور اُس سے دریا کے یا تالاب کے یا حوض کے خیال کو پیدا کیا اور سونے والا خواب میں دیکھہ سکتا ھی کہ وہ دریا میں یا تالاب میں پڑا تیر رہا ھی - اگر کوئي لمبي چیز اُس کے بستر پر پڑي ھو یا کوئي شخص رسي کو اُس طرح پر ڈالے کہ سونے والا جاگ نہ اُٹھے اور قوت حساسہ جاگتي ھو تو خواب میں دیکھہ سکتا ھی کہ سانپ اُسکو چمٹ گیا ھی- اسي قسم کے بہت سے اسباب خارجي سے عجیب عجیب خواب دیکھہ سکتا ھی *

بعضے لوگ خواب دکھانے کي ایسي مشق کرلیتے ھیں کہ سونے والے کے پاس بیٹھکر ایسي آساني اور سہولیت سے کہ وہ جاگ نہ اُٹھے اُس کي قوت حساسہ یا سامعہ کو اس طرح پر اثر مطلوبہ پہونچاتے ھیں کہ وہ سونے والا وھي خواب دیکھہ سکتا ھی جسکا دکھانا اُن کو مطلوب ھی *

جس طرح کہ یہہ امور خارجیہ خواب دیکھنے پر موثر ھیں اُس سے بہت زیادہ خود سونے والے کے اُمور ذھني جو اُس کے خیال میں بس گئے ھیں اور دماغ میں نقش پذیر ھوگئے ھیں خود اپني طبیعت سے یا کسي واقعہ سے یا کسي کے اعتقاد کامل ھونے سے یا محبت عشقي و اعتقادي سے خواب دیکھنے پر موثر ھوتے ھیں اور وہ اُنھي امور ذھني کو بعینہ یا کسي دوسرے پیرایہ میں جس کو قوت دماغي پیدا کردیتي ھی عجیب عجیب طرح سے خواب میں دیکھہ سکتا ھی *

وَ كَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَ يُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَ عَلٰى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَا اَتَمَّهَا عَلٰى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْحٰقَ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶﴾

بعض لوگوں کو ایسي مشق هوجاتي هی که جو خواب اُن کو دیکهنا منظور هو سوتے وقت اُس کا ایسا قوي تصور کرتے هیں اور دماغ میں اُس کا نقش جمالیتے هیں که سوتے میں وهي خواب دیکهتے هیں *

بعضے اُمور ایسے هوتے هیں جو بالکل بهول گئے هیں اور کبهي اُن کا خیال بهي نهیں آتا مگر وه دماغ میں سے محو نهیں هوئے اور سوتے وقت مطلق اُن کا خیال بهي نهیں هوتا مگر دماغ میں ایک ایسا سلسله خیالات کا پیدا هوتا هی که اُن بهولے هوئے اُمور کو پیدا کردیتا هی اور سونے والا اُسي کا خواب دیکهنے لگتا هی - اس کي ایسي مثال هی که جاگنے میں باتوں کا سلسله رفته رفته اسطرح پهونیچ جاتا هی که بهولي باتیں یا بهولے هوئے کام یاد آجاتے هیں *

بعضي دفعه بسبب کسي مرض کے یا بسبب غلبه کسي خلط کے دماغ پر ایسا اثر پیدا هوتا هی که سونے والا اُسي حالت کے مناسب اور عجیب عجیب پیرایه میں مختلف قسم کے خواب دیکهتا هی *

مگر جب تک که انسان کا نفس اُن ظاهري باتوں سے جن سے حالت بیداري میں مشغولي هوتي هی بسبب بیهوشي کے یا سوجانے کے یا استغراق کے بیخبر نهو اُس وقت تک مذکوره بالا حالت اُس پر طاري نهیں هوتي دوسري بات یهه ثابت هوتي هی که کوئي شخص ایسا خواب کبهي نهیں دیکهه سکتا یعني ایسي چیزیں اور ایسے اُمور اُس کو خواب میں نهیں دکهائي دیتے جنکو اُس نے کبهي نه دیکها هو نه سنا هو اور نه کبهي اُس کا خیال اُس کو هوا هو — یهه باتیں جو بیان هوئیں ایسي هیں جن سے کوئي اختلاف نهیں کرسکتا اور هرایک شخص پر یهه حالتیں گذرتي هیں اور جاهل اور عالم سب اُن کو جانتے هیں *

شیخ بوعلي سینا نے اشارات میں لکها هی که حس مشترک میں جو انسان کے دماغ کے ایک حصه کا نام هی جب کسي چیز کا نقش جم جاتا هی تو ایسا هوتا هی که

الحس المشترک هو لوح النقش الذي اذا تمکن منه صار النقش في حکم المشاهدة وربما زال

اور (جسطرح کہ تجھکو خدا نے یہہ برگزیدہ خواب دکھایا ھی) اسیطرح تجھکو برگزیدہ

کریگا اور تجھکو سکھاوے گا علم حوادث عالم کے مآل کا اور پورا کریگا اپنی نعمت کو تجھہ پر

اور یعقوب کی اولاد پر جسطرح اُس کو پورا کیا ھی اس سے پہلے تیرے دادا پر دادا ابراھیم

و اسحق پر بے شک تیرا پروردگار جاننے والا ھی حکمت والا ٦

النقش الحسی عن الحس وبقیت صورتہ ھنہۃ فی الحس المشترک بقی فی حکم المشاھدۃ دون المتوھم ولیحصر ذکرک ماقیل لک فی امر القطر النازل خطا مستقیما وانتقاش النقطۃ الجوالۃ محیط دایرۃ واذا تمثلت الصورۃ فی لوح الحس المشترک صارت مشاھدۃ سواء کان فی ابتداء حال ارتسامہا فیہ من المحسوس الخارج او بقائہا مع بقاء المحسوس اوثبتہا بعد زوال المحسوس او وقوعہا فیہ لا من قبیل المحسوس ان امکن —
(اشارات شیخ)

گویا اُس چیز کو دیکھہ رہا ھی گوکہ وہ چیز سامنے نرھی ھو مگر اُسکی صورت حس مشترک میں موجود رھتی ھی اور وہ توھم نہیں ھوتا بلکہ دیکھنے ھی کی مانند ھوتا ھی — بوندیں جو لگاتار ابر سے گرتی ھیں وہ بوندیں نہیں معلوم ھوتیں بلکہ پانی کی سیدھی دھار معلوم ھوتی ھی — یا کسی چیز کے ایک سرے کو جلاکر زور زور سے پھراویں تو ایک گول روشن چکر معلوم ھونے لگیگا — غرضکہ جب کسی چیز کی صورت اُس کے دیکھنے کے وقت حس مشترک میں جم جاتی ھی تو دیکھنے کی مانند ھو جاتی ھی خواہ وہ چیز سامنے موجود رھے یا نرھے یا یہہ ھوتا ھی کہ کوئی چیز سامنے تو نہیں آئی کہ دکھائی دے مگر اُس کی صورت حس کا آنا ممکن ھو حس مشترک میں آجاتی ھی *

امام فخرالدین رازی شرح اشارات میں لکھتے ھیں کہ حس مشترک میں صورت جم جانے کی نسبت جو کچھہ شیخ نے لکھا ھی اُس کی چار صورتیں ھیں — اول یہہ کہ اُس چیز کو دیکھنے کے وقت اُس کی صورت حس مشترک میں جم گئی ھی دوسرے یہہ کہ اُس کی صورت حس مشترک میں جمی ھوئی ھی اور وہ چیز بھی سامنے موجود ھی — تیسرے یہہ کہ اُس کی صورت تو حس مشترک میں جمی ھوئی ھی مگر وہ چیز سامنے موجود نہیں رھی — چوتھے یہہ کہ وہ چیز سامنے تو نہیں آئی مگر اُس کی صورت حس مشترک میں جم گئی — پھر امام صاحب لکھتے ھیں کہ پہلے تین صورتوں کی مثال تو بوندوں کے اُوپر سے گرنے اور کسی چیز کے ایک سرے کو جلاکر چکر دینے سے ثابت ھوتی

لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَ اِخْوَتِهٖۤ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَ اَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰۤى اَبِيْنَا مِنَّا وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ

ہے — مگر چوتھی صورت کی مثال اُس سے ثابت نہیں ہوتی اس لیئے شیخ نے اُس کی مثال اس طرح پر دی ہی *

بیمار آدمی اور جو بخار میں مبتلا ہوے ہیں کبھی اُن کو ایسی چیزیں دکھئی دیتی ہیں جن کو وہ سمجھتے ہیں کہ درحقیقت موجود ہیں حالانکہ وہ چیزیں موجود نہیں ہوتیں ان چیزوں کی صورتوں کے حس مشترک میں منقش ہونے کا کوئی اندرونی سبب ہوتا ہی یا کوئی ایسا سبب جو اندرونی سبب میں اثر کرتا ہی — اور کبھی حس مشترک میں وہ صورتیں جم جاتی ہیں جو خیال میں اور وہم میں ہوتی ہیں اور کبھی حس مشترک کی موجودہ صورتیں خیال و وہم میں آجاتی ہیں — اس کی مثال دو آئینوں کی سی ہی جو ایک دوسرے کے مقابل رکھے ہوں اور ایک میں جو عکس ہی وہ دوسرے میں پڑے — غرضکہ سب لوگ متفق ہیں کہ خواب دیکھنا صرف انسان کے دماغی افعال سے متعلق ہی *

اشارة قد يشاهد قوم من المرضى والممرورين صورا محسوسة ظاهرة حاضرة ولا نسبة لها الى محسوس خارج فيكون انتقاشها اذن من سبب مؤثر في سبب باطن او الحس المشترك قد ينتقش ايضا من الصور المتخيلة في معدن التخيل والتوهم كما كانت هي ايضا ينتقش في معدن التخيل والتوهم من لوح الحس المشترك و قريبا مما يجري بين المرايا المتقابلة
(اشارات شيخ)

اسیطرح شاہ ولی اللہ صاحب تفہیمات میں ایک مقام پر لکھتے ہیں کہ نبوت فطرت کے ماتحت ہی جیسا کہ کبھی انسان کے دل میں بہت سے علوم اور باتیں جمکر بیٹھ جاتی ہیں اور اُنہی پر مبنی ہوتی ہیں وہ چیزیں جو اُس کو رویا میں فایض ہوتی ہیں پھر وہ اُن چیزوں کی صورتیں دیکھتا ہی جن کو اُس نے پیدا کیا ہی نہ اُس کے سوا اور کسی کو — اس سے بھی اسی بات کی تشریح ہوتی ہی کہ جو انسان کے خیال اور دماغ میں ہی اُس کو خواب میں دیکھتا ہی *

اعلم ان النبوة تحت الفطرة كما ان الانسان قد يدخل في صميم قلبه و جذر نفسه علم وادرا كات عليها تبتني ما يفاض عليه من رؤياه فيرى الامور متشبحة بما اخذته دون غيرها —
(تفهيمات الهيه)

بےشک تهيں يوسف ميں اور اُسکے بهائيوں ميں کچهه نشانياں جو پوچها کچهي کرنے والوں کو (۷)

جبکهه اُنهوں نے کہا که يوسف اور اُس کا بهائي زيادة پيارا هي همارے باپ کو هم سے اور هم ايک قوي گروة هيں

مگر صوفيه کرام اور علماے اسلام يهه بهي سمجهتے هيں که دماغ ميں سواے اُن موثرات طبعي کے اور کوئي چيز هي جو ملاء اعلی سے تعلق رکهتي هی اور موثر هوتي هی اور اسيلئے شاه ولي الله صاحب نے حجة الله البالغه ميں خواب کي پانچ قسميں قرار دي هيں چنانچه اُنهوں نے لکها هی که " رويا کي پانچ قسميں هيں — (۱) بشارت خدا کي طرف سے اور نفس کي خوبيوں يا برائيوں کا نوراني تمثل ملکي طور پر (۲) شيطان کا خوف دلانا (۳) دل کي باتيں جس طرح کي عادت بيداري کي حالت ميں پڑي هوتي هی اُس کو قوت متخيله ياد کرليتي هی اور وه حس مشترک ميں آکر ظاهر هوتي هيں (۴) اخلاط کے غلبه کي وجهه سے طبعي طور پر خيالات کا آنا (۵) منتبه هونا نفس کا بدني اذيتوں سے •

ليکن بشارت الهي کي حقيقت يهه هی که نفس ناطقه کو جب بدني حجابات سے فرصت ملتي هی جس کے مخفي اسباب هونے هيں اور بغير پورے تامل کے معلوم نهيں هوتے تو اُس وقت نفس اس بات کے قابل هوتا هی که اُس پر جود اور خير کے مخزن سے يعني ملاء اعلی سے کمال علمي کا فيضان هو پس اُسپر اُس کي لياقت کے موافق جو اُس کے

و اما الرويا فهي علی خمسة اقسام بشری من الله و تمثل نوراني للنعمائد والرذائل المندرجة في النفس علی وجه ملکي وتخويف من الشيطان و حديث نفس من قبل العادة اللتي اعتادها النفس في اليقظة يحفظها المتخيلة و يظهر في الحس المشترک ما اختزن فيها و خيالات طبيعية لغلبة الاخلاط و تنبه النفس باذا ها في البدن اما البشری من الله فحقيقتها ان النفس الناطقة اذا انتهزت فرصة عن غواشي البدن باسباب خفية لايکاد يتفطن بها الا بعد تامل واف استعدت لان يفيض عليها من منبع الخير والجود کمال علمي فافيض عليها شی علی حسب استعدادها و مادته في العلوم المخزونة عنده و هذه الرويا تعليم الهي کالمعراج المنامي الذي راي النبي صلی الله عليه وسلم فيه ربه في احسن صورة فعلمه الکفارات والدرجات و کالمعراج المنامي الذي انکشف فيه عليه صلی الله عليه وسلم احوال الموتی بعد انتکاکهم عن الحيوٰة الدنيا کما رواه جابر ابن سمرة رضي الله عنه و کعلم ما سيکون من الوقائع الاتية في الدنيا و اما الرويا الملکي فحقيقتها ان في الانسان ملکات حسنة و ملکات قبيحة ولکن لا يعرف حسنها و قبحها الا الملتجون الی الصورة الملکية فمن ملتجون اليها فتظهر له حسناته و سيأته في صورة مثالية فصاحب هذا يری الله تعالی و اصله الانقياد للباري ويري الرسول صلی الله عليه وسلم و اصله الانقياد للرسول المرکوز في صدره ويری الانوار و اصلها الطاعات المکتسبة في صدره

اِنَّ اَبَانَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۞۸ اقْتُلُوْا یُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا یَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِیْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِیْنَ ۞۹

و جوارحه نظهر فی صورة الانوار والطیبات
كالعسل والسمن واللبن فمن رای الله اوالرسول
والملائكة في صورة قبیحة او في صورة الغضب
فلیعرف ان في اعتقاده خللا و ضعفا و ان نفسه
لم یتكمل و كذلك الانوار التي حصلت
بسبب الطهارة یظهر في صورة الشمس والقمر
و اما التخویف من الشیطان فوحشة و خوف
من الحیوانات الملعونة كالقرد والفیل والكلب
والسودان من الناس فاذا رای ذلك فلیتعوذ
بالله ولیتفل ثلثا عن یساره و لیتحول عن
جنبه الذي كان علیه اما البشری فلها تعبیر
والعمدة فیه معرفة التخیال ای شی مظنة
لای معني فقد ینتقل الذهن من المسمی
الی الاسم كرویة النبي صلی الله علیه و سلم انه
كان في دار عقبة بن رافع فاتي برطب ابن
طاب قال علیه الصلوة والسلام فاولت ان الرفعة
لنا فی الدنیا والعافیة فی الاخرة و ان دیننا
قد طاب و قد ینتقل الذهن من الملابس الی
ما یلابسه كالسیف للقتال و قد ینتقل الذهن
من الوصف الی جوهر مناسب له كمن غلب
علیه حب المال راه النبي صلی الله علیه
وسلم في صورة سوار من ذهب و بالجملة
فللانتقال من شیء الی شیء صور شتي و هذه
الرویا شعبة من النبوة لانها ضرب من افاضة غیبیة
و تدل من الحق الی الخلق و هو اصل
النبوة و اما سائر انواع الرویا فلا تعبیر لها —
(حجة الله البالغه)

علوم مخزونہ کا مادہ ھی کچھہ فیضان ہوتاھی
اور یہہ خواب تعلیم الھی ہی جیسے کہ معراج
کا خواب جس میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے خدا کو نہایت عمدہ صورت میں
دیکھا تھا — اور خدا نے اُسمیں آنحضرت صلعم
کو کفارات اور درجات بتائیے — یا وہ معراج کا
خواب جسمیں آنحضرت صلعم پر مردوں کا
حال منکشف ہوا تھا بعد اُن کے قطع تعلق
کے دنیا سے جیسا کہ جابر بن سمرہ نے روایت
کي ھی یا آیندہ واقعات دنیا کا علم — اور
ملکي خواب کي یہہ حقیقت ھی کہ انسان
میں برے اور بھلے دونوں قسم کے ملکات ہیں
لیکن اس حسن و قبح کو جب پہچان سکتا
ھی کہ صورت ملکیہ کي طرف تجرد حاصل
ہو — پس جس کو تجرد ہوتا ہی اُس کو
بھلائیاں اور برائیاں صورت مثالیہ میں دکھائي
دیتي ھیں پس ایسا شخص خدا کو دیکھتا ھی
جس کي اصل خدا کي اطاعت ہوتي ہی
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ھی
اور اُس کي اصل پیغمبر کي اطاعت ہوتي
ھی جو اُس کے دل میں مرکوز ھی اور
انوار دیکھتا ھی اور اُس کي اصل وہ عبادتیں
ھیں جو اُس کے دل اور اعضا نے حاصل

کي ھیں — یہہ سب چیزیں انوار اور پاک چیزوں مثلاً شہد — گھي — دودھ کي صورت میں

بے شک همارا باپ صریح گمراهي میں هی ۸ مار ڈالو یوسف کو یا اُس کو پهینک آؤ کسي زمین میں تاکه صرف تمهارے باپ کي توجهه تمهارے لیئے هوجاوے اور اُس کے بعد تم هوجاؤ ایک اچهے گروه ۹

متمثل هوتي هیں — پس جو شخص خدا یا رسول یا فرشتوں کو بری صورت میں یا غصه کي صورت میں دیکهتا هی تو اُس کو جان لینا چاهیئے که اُس کے اعتقاد میں ابهي خلل اور ضعف هی اور یهه که اُس کا نفس هنوز کامل بهي نهیں هوا هی — اسي طرح وه انوار جو طهارت کي وجهه سے حاصل هوئے هیں آفتاب اور ماهتاب کي صورت میں ظاهر هوتے هیں — اور شیطان کا خوف دلانا تو یهه وحشت اور خوف هی ملعون حیوانوں سے مثلاً بندر — هاتهي کُتے سے اور سیاه آدمیوں سے پس جب آدمي ایسا خواب دیکهے تو چاهیئے که خدا سے پناه مانگے اور بائیں جانب تین بار تهو تهو تهو کردے اور اُس کروٹ کو بدل دے جس پر لیٹا هوا تها — اور خوشخبري والي خواب کي تعبیر هوني هی اور عمده طریقه اُسکا خیال کا پهچاننا هی یعني کس چیز سے کیا چیز سمجهي جاسکتي هی پس اکثر مسمی سے اسم کي طرف ذهن منتقل هوتاهی جیسے که آنحضرت صلعم عقبه بن رافع کے گهر میں تهے اور خواب دیکها که اُن کے پاس ابن طاب کي کهجوریں رکهي هیں تو آپ نے فرمایا که میںنے اُس کي تاویل کي که همکو دنیا میں بلندي اور قیامت میں عافیت هوگئي اور یهه که همارا دین پاکیزه هی — اور کبهي ملبوسات سے اُس کے متعلقات کي طرف ذهن منتقل هوتا هی جیسے تلوار سے لڑائي کي طرف — اور کبهي کسي صفت سے ایک جوهر کي طرف جو اُس کے مناسب هی مثلاً ایک شخص جو مال کو بهت عزیز رکهتا تها آنحضرت صلعم نے اُسکو سونے کے کنگن کي صورت میں دیکها — غرض که ایک شی سے دوسري شے کي طرف خیال منتقل هونےکي مختلف صورتیں هیں اور یهه خواب نبوت کي ایک شاخ هی کیونکه وه فیض غیبي کي ایک قسم هی اور حق کا خلق کي طرف قریب هوتا هی اور وه نبوت کي اصل هی — باقي خواب کے اور اقسام کي کچهه تعبیر نهیں *

ایک جگهه تفهیمات میں شاه ولي‌الله صاحب فرماتے هیں که رویا کي حقیقت ظاهر هونا

ان حقیقة الرویا ظهور مناسبة للنفس الناطقة بالمبداء الاعلی علی جهة خاصة و هیئة معلومة یقتضی فیضان علم خاص فیتعین هذالعلم و یتمثل بصور و اشباح مخزونة فی الخیال فیحضر تلک الصور علی النفس

مناسبت کا هی نفس ناطقه کو مبداء اعلی سے خاص طرح پر اور صورت معلومه میں که مقتضي هو علم خاص کے فیضان کي پهر متعین هوجاتا هی یهه علم اور متمثل هوجاتا

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَ اَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ (۱۰)

حضورا فيتقاطم واقعة عند هذه الحواس الظاهرة واقبال النسمة على الحواس الباطنة فلا يتعين علم بانتباه الا بمناسبة حجة بينها و بينه — (تفهيمات الهيه)

ہی صورتیں اور شکلوں میں جو جمع ہیں خیال میں پھر یہہ صورتیں نفس کے سامنے آجاتي ہیں حاضر ہوکر اور پھر متقاطم ہوتا ہی واقعہ ان حواس ظاہري میں اور متوجہہ ہوتي ہی روح اندروني حواس پر پھر علم شکلوں میں متعین نہیں ہوتا مگر بوجہہ اُس مناسبت کے جو اُس علم اور اُس شکل میں ہی *

شیخ بو علي سینا بھي اس بات کے قایل ہیں کہ بعض لوگوں کو خواب کي حالت میں عالم قدس سے فیضان ہوتا ہی اور وہ فیضان ایک صورت خاص میں متشکل ہوکر خواب میں دکھائي دیتا ہی چنانچہ شیخ نے اشارات میں لکھا ہی کہ پس جب حسي اشتغال کم ہوجاتے ہیں تو کچھہ بعید نہیں کہ نفس کو تخیل کے شغل سے فرصت ملے اور وہ قدس کي جانب جاے — پس اُس میں غیب کا کوئي نقش منتقش ہوجاے پھر وہ تخیل کے عالم کي سیر کرے اور حس مشترک میں نقش منتقش ہوجاے — اور یہہ خواب کي حالت میں ہوتا ہی یا مرض کي حالت میں جو حس کو غافل کردے اور تخیل کو ضعیف کردے — کیونکہ تخیل کو کبھي مرض سست کردیتا ہی اور کبھي زیادہ حرکت ہوني کیونکہ اُسوقت روح جو تخیل کا آلہ ہی تحلیل ہوجاتي ہی پس متخیلہ کسیقدر سکون اور آرام چاہتي ہی اس لیئے روح کو جانب اعلی کي طرف توجہہ کرنے کا آساني سے موقع ملتا ہی پس

اذا قلت الشواغل الحسية وبقيت شواغل اقل لم يبعد ان يكون للنفس فلتات يتخلص عن شغل التخيل الى جانب القدس فانتقش فيها نقش من الغيب فساح الى عالم التخيل و انتقش في الحس المشترك و هذا في حال النوم او في حال مرض لم يشغل الحس ويوهن التخيل فان التخيل قد يوهنه المرض و قد يوهنه كثرة الحركة لتحلل الروح الذي هو آلة فيسرع الى سكون ما و فراغ ما فينجذب النفس الى الجانب الاعلى بسهولة فاذا طرأ على النفس نقش انزعج التخيل اليه وتلقاه ايضا و ذلك اما للتنبه من هذا الطاري و حركة التخيل بعد استراحة او وهنه فانه سريع الى مثل هذا التنبه و الاستخدام النفس الناطقة له طبعا فانه من معاوني النفس عند مثال هذه السوانح فاذا قبله التخيل حال تزحزح النفس الشواغل منها النقش في لوح الحس المشترك (اشارات شيخ)

ایک کہنے والے نے اُن میں سے کہا کہ یوسف کو مار مت ڈالو اُسکو ڈالدو کسی گہرے اندھے

کوئیں میں اُوٹھا لیویگا اُس کو کوئی راہ چلنے والوں میں سے - اگر تم ہو کرنے والے ⓾

جب نفس میں کوئی نقش آتا ہی تو تخیل دوڑ کر اُسکو لے لیتا ہی اور یہہ یا تو اسوجہہ سے ہوتا ہی کہ اس امر طاری کی وجہہ سے اُسکو تنبہ ہوا ہی اور تخیل نے آرام حاصل کرکے حرکت کی ہی کیونکہ تخیل ایسی تنبہ کی طرف جلد مایل ہوتا ہی اور یا اسوجہہ سے کہ نفس ناطقہ ہی قدرتی طور سے اُس کی خدمت کر رہا ہی کیونکہ نفس ناطقہ ایسے موقعوں پر نفس کے معاون ہوتا ہی پس جب اُسکو تخیل قبول کرلیتا ہی اُسوقت وہ نفس اُسکے شواغل کوہٹا دیتا ہی تو حس مشترک کی لوح میں نقش اوتر آتا ہی *

غرضکہ صوفیہ کرام اور علماء اسلام اور فلاسفہ مشائین میں سے شیخ بوعلی سینا اسبات کے قائل ہیں کہ بعض لوگوں کو جنکے نفس کامل ہیں یا زہد و مجاہدہ و ریاضات سے اُن کے نفوس میں تجرد حاصل ہوا ہی اُنکو خواب میں ملاء اعلی سے ایک قسم کے علم کا فیضان ہوتا ہی اور وہ فیضان اُنکے صور خیالیہ میں سے کسی صورت میں جو اُس فیضان علم کے مناسب ہی متمثل ہوتا ہی اور وہ تمثل حس مشترک میں منتقش ہوجاتا ہی اور اُسکے مطابق اُنکو خواب دکہائی دیتا ہی — شاہ ولی الله صاحب کہتے ہیں کہ یہی ایک خواب اس قابل ہوتا ہی کہ اُسکی تعبیر دی جاوے اور اس کے سوا کوئی خواب تعبیر کے لایق نہیں ہوتا *

ملاء اعلی کے مفہوم کو متعدد لفظوں سے تعبیر کیا جاتا ہی — کبھی تو ایک عالم مثال قرار دیا جاتا ہی جسمیں اس عالم کی تمام باتیں ماکان وما یکون بطور مثال کے موجود ہیں اور اُسکا عکس مجملاً یا تفصیلاً خواب میں انسان کے نفس پر پڑتا ہی — اور کبھی نفوس فلکی کو ما کان اور مایکون کا عالم سمجھا جاتا ہی اور اُس سے نفس انسانی پر فیض پہونچنا مانا جاتا ہی اور کبھی عقول عشرہ مفروضہ حکماء کو عالم ماکان و مایکون قرار دیکر اُس کے فیضان کو تسلیم کیا جاتا ہی اور کبھی اُس سے ملائکہ مقصود ہوتے ہیں *

صوفیہ کرام نے چند اصطلاحات قرار دی ہیں جن کے مجموعہ پر ملاء اعلی یا منبع الخیر والجود یا مبداء الاعلی یا حضرت القدس اطلاق ہوتا ہی اور اُس کی یہہ تفصیل ہی *

تدلیات — جن سے مطلب ہی اُن امور متعینہ کا جو قوائے افلاک میں مکنون ہیں

قَالُوا یٰاَبَانَا مَا لَکَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰی یُوْسُفَ وَ اِنَّا لَهٗ لَنَاصِحُوْنَ (۱۱)

اور جنکو حکماء نفوس فلکي سے تعبیر کرتے هیں *

لاهوت — اصطلاح فلاسفه میں اُسکو انا نیة اولی سے تعبیر کیا جاتا هی *

جبروت — فلاسفه نے اُس کو عقل سے تعبیر کیا هی اور علماء شرح نے ملائکه سے *

رحموت — جسکو حکماء نفس کهتے هیں *

ناسوت — اسکو حکماء هیولی قرار دیتے هیں *

لاهوت تو بمنزله ماهیت کے هی اور جبروت بمنزله اُس کے لوازم کے اور رحموت بمنزله ایک کلي کے جو فرد واحد میں منحصر هو اور ناسوت کو ایسا قرار دیا هی جیسے نفس بدن کے لیئے یا صورت هیولی کے لیئے *

اس امر کو تفسیر کبیر میں اور زیادہ صاف طرح پر بیان کیا هی اُس میں لکھا هی که

قد ثبت انه سبحانه خلق جوهرالنفس الناطقة بحیث یمکنها الصعود الی عالم الافلاک ومطالعة اللوح المحفوظ والمانع لها من ذالک اشتغالها بتدبیر البدن وفي وقت النوم یقل هذه التشاغل فتقوی علی هذه المطالعة فاذا وقعت الروح علی حالته من الاحوال ترکت اثارا مخصوصة مناسبة لذلک الادراک الروحاني الی عالم الخیال —
(تفسیر کبیر)

یهه بات ثابت هوگئي هی که خدا تعالی نے نفس ناطقه کو اس طرح کا پیدا کیا هی که اُس کے لیئے یهه بات ممکن هی که عالم افلاک تک پهونچ جاوے اور لوح محفوظ کو پڑھ لے اسبات سے جو اُسکو مانع هی وہ اُس کا تدبیر بدن میں مشغول رهنا هی اور سونے کے وقت میں اُس کي یهه مشغولي کم هو جاتي هی اور قوۃ لوح محفوظ کے پڑھ لینے کي قوی هو جاتي هی پس جب روح کا کوئي ایسا حال هو جاتا هی تو وہ انسان کے خیال میں خاص اثر جو اس ادراک روحاني کے مناسب هوتا هی ڈال دیتي هی — مطلب یهه هی که اثر اُن ادراکات کا خیال میں متمثل هوکر بطور خواب کے دکهائي دیتا هی *

اب همارا سوال یهه هی که بلا شبهه عقل انساني بلکه مشاهدہ اور تجربه اسبات کو ضرور ثابت کرتا هی که ایک واجب الوجود یا علة العلل خالق جمع کائنات موجود هی ولا نعلم ماهیته ولا حقیقة صفاته الا ان نقول عالم حي قادر خالق لا تاخذہ سنة ولا نوم له مافي السموات وما في الارض وهو علی کل شیء قدیر — اور یهه تمام الفاظ صفاتي جو اُس واجب الوجود کي نسبت منسوب کرتے هیں صرف مجاز هی لان حقیقة صفاته غیر معلومة پس مفهوم ملاء اعلی کا جو صوفیه کرام اور علماء اسلام اور فلاسفه عالیمقام نے قرار دیا هی یهه

[يوسف کے بھائیوں نے کہا کہ اے ہمارے باپ کیا ہی تجھکو کہ تو ہمکو امین نہیں سمجھتا
یوسف پر اور بے شک ہم اُس کے لیئے بھلائی چاہنے والے ہیں ۱۱]

صرف خیال ھي خیال ھی اُس کي صداقت اور واقعیت کا کوئي ثبوت نہیں ھی اور جب اُسکا کوئي ثبوت نہیں ھی تو کسي امر کو گو کہ وہ واقعات خواب ھي کیوں نہوں اُسپر مبني کرنا نقش بر آب ھی واما الا حادیث المرویة في ھذاالباب فکلہا غیرثابت وانما ھي مقالات الصوفیة ومن یشابہم ولیس من کلام النبي محمد صلعم •

ھاں کہا جاتا ھی کہ بعد سلوک طریقت اور اختیار کرنے زھد و مجاھدہ و ریاضت کے بہہ راز کہلتا ھی اور حجابات اُٹھہ جاتے ھیں اور حقیقت نفس و ماھیت ملاء اعلي وما فیہا منکشف ھوجاتي ھي ہم قبول کرتے ھیں کہ کچھہ منکشف ھوتا ھوگا مگر ہم کسطرح تمیز کریں کہ جو کچھہ منکشف ہوا ھی وہ حقیقت ھی یا وھي خیالات ھیں جو متمثل ھوگئے ھیں جسطرح کہ اور خیالات متمثل ھوجاتے ھیں - الا عندي کمال الانسان ان یکون متمثلا بمرضاتہ و مرضاتہ مکنونة في مخلوقاتہ وقد شرحہا في کلامہ علی لسان رسولہ محمد صلعم و ھي مکتوبة في کتابہ فحسبنااللہ و رسولہ و کتابہ الذي سماہ بقران المجید والفرقان الحمید تبارک و تعالی شانہ وما اعظم برھانہ •

پس ہمارے نزدیک بجز اُن قوی کے جو نفس انساني میں مخلوق ھیں اور کوئي قوت خوابوں کے دیکھنے میں موثر نہیں ھی اور یوسف علیہ‌السلام کي خواب جنکا نفس نہایت متبرک اور پاک تھا اور اُن دو جوانوں کے خواب جو یوسف علیہ‌السلام کے ساتھہ قید خانہ میں تھے اور کفر و ضلالت میں مبتلا تھے اور اُن کے نفوس بسبب آلایش کفر پاک نہ تھے اور اسي طرح فرعون کا خواب جو خود اپنے آپ کو خدا سمجھتا تھا اور اُس کا نفس مبداء فیاض سے کچھہ مناسبت نرکھتا تھا اور با این ھمہ سب کے خواب یکسان مطابق واقعہ کے اُسي ایک قسم کے تھے اور اس سے صاف ثابت ھوتا ھی کہ بجز قواے نفس انساني کے اور کوئي قوت خوابوں کے دیکھنے میں موثر نہیں ھی گو کہ وہ خواب کیسي ھي مطابق واقعہ کے ھوں •

اب حضرت یوسف علیہ‌السلام کے خوابوں کو دیکھو — پہلا خواب اُن کا یہہ ھی کہ اُنہوں نے گیارہ ستاروں کو اور سورج اور چاند کو اپنے تئیں سجدہ کرتے دیکھا •

حضرت یوسف علیہ‌السلام کے اُن کے سوا گیارہ بھائي اور تھے اور ماں اور باپ تھے باپ اور ماں کا تقدس اور عظم و شان اور قدر و منزلت اُن کے دل میں منقش تھي بھائیوں کو بھي وہ اپنے باپ کي ذریات جانتے تھے مگر اس سبب سے کہ اُن کے باپ اُن کو سب سے زیادہ

اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَ يَلْعَبْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۱۲

چاہتے تھے اور خود اُن کے باپ و ماں اور اُن کے سبب سے اُن کے بھائي اُن کي تابعداري بسبب چاہ و محبت کے کرتے تھے اور اس لیئے اُن کے دل میں یہہ بات بیٹھي ہوئي تھي کہ ماں باپ اور بھائي سب میرے تابع و فرماں بردار اور میري منزلت و قدر کرنے والے ہیں *

یہہ کیفیت جو اُن کے دماغ میں منقش تھي اُس کو متخیلہ نے سورج اور چاند اور ستاروں کي شکل میں جن کو وہ ہمیشہ دیکھتے تھے اور اُن کا تفاوت درجات بھي اُن کے خیال میں ممکن تھا متمثل کیا اور اُنہوں نے خواب میں دیکھا کہ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند مجھکو سجدہ کرتے ہیں پس اُس کي تعبیر حالت موجودہ میں یہہ تھي کہ ماں باپ بھائي سب اُن کے فرماں بردار ہیں *

سجدہ کے لفظ سے بعض مفسرین نے واقعي سجدہ کرنا مراد لي ہی اور بعض نے اطاعت و تواضع جیساکہ تفسیر کبیر میں لکھا ہی المراد بالسجود نفس السجود او التواضع مگر میں قول ثاني کو ترجیح دیتا ہوں گو خواب میں یہہ دیکھنا کہ سورج اور چاند اور ستارے زمین پر اوترے آئے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں کوئي تعجب کي بات نہیں – مگر یہہ روایت کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ فلاں فلاں ستارے زمین پر اوترے تھے محض بے اصل اور غلط بلکہ جھوٹي ہی *

اِس واقعہ کے ایک مدت بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے ماں باپ بھائیوں کا مصر میں جانا اور موافق داب سلطنت کے اداب بجا لانا اور حضرت یوسف علیہ السلام کا فرمانا کہ ھذا تاویل رویاي من قبل قد جعلھا ربي حقا ایک امر اتفاقي تھا کیونکہ یہہ بات قرآن مجید سے نہیں پائي جاتي کہ حضرت یعقوب علیہ السلام بھي جو نبي تھے اُس خواب سے یہہ سمجھے تھے کہ حضرت یوسف ایسي منزلت میں پہنچینگے کہ ماں باپ اور بھائي جاکر اُن کو سجدہ کرینگے – اگر قرآن مجید سے اس خواب کي کچھہ تعبیر پائي جاتي ہی وہ صرف یہہ ہی کہ حضرت یعقوب نے حضرت یوسف سے کہا کہ خدا تجھکو حوادث عالم کا مآل تعلیم کریگا اور اپني نعمت تجھپر اور یعقوب کي اولاد پر اِسي طرح پوري کریگا جس طرح کہ اُس نے ابراہیم اور اسحق پر پوري کي ہی – اور یہہ تعبیر ایک عام تعبیر ہی جو ایک جوان صالح کے عمدہ خواب کي تعبیر میں بیان ہوسکتي ہی چاند سورج ستاروں کے سجدہ کرنے سے حوادث عالم کے علم کو تعبیر کرنا نہایت پر لطف قیاس تھا *

کال اُس کو ہمارے ساتھ بھیج تاکہ خوب کھاوے اور کھیلے - اور بیشک ہم اُس کے لئے نگہبان ہیں ﴿۱۲﴾

دوسرا اور تیسرا خواب اُن دو جوانوں کا ہے جو حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ قید خانہ میں تھے اُن میں سے ایک نے دیکھا کہ میں شراب نچوڑ رہا ہوں دوسرے نے دیکھا کہ اُس کے سر پر روٹی ہے اور پرند اُس کو کھا رہے ہیں یہہ دونوں شخص کسی جرم کے متہم ہوکر قید ہوئے تھے پہلا شخص جو غالباً ساقی تھا در حقیقت بے گناہ تھا اور اُس کے دل پر یقین تھا کہ وہ بے گناہ قرار پاکر چھوٹ جاویگا وہی خیال اُس کا سوتے میں شراب تیار کرنے سے جو اُس کا کام تھا متمثل ہوکر خواب میں دکھائی دیا *

دوسرا شخص جو غالبا نانبائی تھا در حقیقت مجرم تھا اور اُس کے دل میں یقین تھا کہ وہ سولی پر چڑھایا جاویگا اور جانور اُس کا گوشت نوچ نوچ کر کھاوینگے وہی خیال اُس کا سوتے میں روٹی سر پر رکھہ کر لیجانے سے جو اُس کا کام تھا اور پرندوں کا روٹی کو کھانے سے متمثل ہوکر خواب میں دکھائی دیا حضرت یوسف علیہ السلام اُس مناسبت طبعی کو جو اُن دونوں خوابوں میں تھی سمجھے اور اُس کے مطابق دونوں کو تعبیر دی اور مطابق واقعہ کے ہوئی *

چوتھا خواب وہ ہے جو عزیز مصر بادشاہ نے دیکھا تھا کہ سات موٹی تازی گائیں ہیں اُن کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات ہری بالیں ہیں اور اور سوکھی *

ملک مصر ایک ایسا ملک ہے جس میں مینہہ بہت کم برستا ہے دریاے نیل کے چڑھاؤ پر کھیتی ہونے یا قحط پڑنے کا مدار ہے - چڑھاؤ کے موسم میں اگر بیس فیٹ چڑھ جاوے تو فصل اچھی ہوتی ہے اور چوبیس فیٹ چڑھ میں غرقی ہوجاتی ہے اور اگر صرف اٹھارہ یا ساڑھے اٹھارہ فیٹ چڑھاؤ ہو تو قحط ہو جاتا ہے *

قدیم مصریوں نے دریاے نیل کے چڑھاؤ کے جس پر اچھی فصل کا یا قحط کا ہونا منحصر تھا متعدد جگہہ اور متعدد طرح سے پیمانے بنا رکھے تھے اور اُن کو بہت زیادہ اچھی فصل ہونے یا قحط ہونے کا خیال اور ہمیشہ اُسی کا چرچا رہتا تھا *

مصر میں قحط ہونے کا یہہ سبب نہیں ہوتا ہے کہ دریاے نیل کی طغیانی کے چڑھاؤ کے بہاؤ کا رخ اس طرح پر پڑ جاوے کہ زراعت کی زمینیں پانی پہنچنے سے محروم رہ جاویں حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں اور اُس سے پہلے بھی دریاے نیل بے اعتدالی کے طور پر بہتا تھا یعنی ملک مصر میں اُس کے مناسب اور یکساں بہنے کے لئے کوئی انتظام نہیں کیا گیا تھا *

قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَ اَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ
وَ اَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳﴾ قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ
اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ اَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ
فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ وَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا
وَ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَ جَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ﴿۱۶﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ
اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ تَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ

اس زمانہ میں بھی جب کسی ندی یا دریا کا رخ بدلنا معلوم ہوتا ہی تو لوگ اندازہ کرتے ہیں اور آپس میں چرچا کرتے ہیں کہ اتنے دنوں میں دریا اُس طرف بہنے لگیگا اور فلاں طرف کی زمینیں چھوٹ جاوینگی اسی طرح غالبا اُس زمانہ میں مصر کی نسبت امر قحط پڑنے کی نسبت چرچے ہوئے ہونگے اور بادشاہ مصر کو اُس کا بہت خیال رہتا ہوتا ہو، خیال پیداوار کے زمانہ کا موٹی تازی گایوں اور ہری ہری بالوں سے اور قحط کے زمانہ کا دبلی گایوں اور سوکھی بالوں سے متمثل ہوکر فرعون کو خواب میں دکھائی دیا اور حضرت یوسف علیہ السلام نے اُسی حالت کے مناسب تعبیر دی جو مطابق واقع کے ہوئی کما قال الفارابی ان التعبیر ہو حدس من المعبر یستخرج بہ الاصل من الفرع *

اگر عبری توریت کے حساب کو صحیح مانا جاوے تو یہہ قحط سنہ ۲۲۹۶ دنیاوی یعنی سنہ ۱۷۰۸ قبل مسیح میں شروع ہوا تھا اور سنہ ۲۳۰۲ دنیاوی یعنی سنہ ۱۷۰۲ قبل مسیح میں ختم ہوا تھا *

مصر کا قحط افریقہ کے اکثر حصوں اور بالخصوص یمن میں اور تمام فلسطین میں نہایت شدید تھا مگر یہہ سمجھنا کہ اُن برسوں میں اُن ملکوں میں مطلق کچھہ پیدا نہیں ہوا تھا صحیح نہیں ہی بلکہ جو حال عموماً قحط زدہ ملکوں کا ہوتا ہی ویسا ہی اُن ملکوں کا تھا اور اسی لیئے قرآن مجید میں سبعا شداداً کا لفظ آیا ہی اور شدید قحط میں یہی ہوتا ہی کہ پیداوار اُن ملکوں میں نہایت قلیل ہوتی ہی اور پھر متواتر

یعقوب نے کہا کہ بیشک مجھکو غمگین کرتا ہی کہ تم اُس کو لیجاؤ اور اس سے ڈرتا ہوں کہ اُس کو بھیڑیا کھا جاوے اور تم اُس سے بے خبر ہو (۱۳) اُنھوں نے کہا کہ اگر اُس کو بھیڑیا کھا جاوے اور ہم ایک قوي گروہ ہیں تو اُس وقت بے شک ہم نقصدار ہیں (۱۴) پھر جب اُس کو لیگئے اور سب گتھہ تئے کہ اُس کو دالدیں گہرے اندھے کوئیں میں اور ہم نے اُس کے پاس (یعني یوسف کے پاس) وحي بھیجي کہ البتہ تو اُن کو منتبہ کردیگا اُنکے اس کام سے اور وہ نہ جانتے ہونگے (۱۵) اور وہ آئے اپنے باپ کے پاس شام کو روتے ہوئے (۱۶) اُنھوں نے کہا اے ہمارے باپ بے شک ہم لگے ایک دوسرے سے دور میں بڑہ جانا اور ہم نے چھوڑا یوسف کو اپنے اسباب کے پاس پھر کھا لیا اُس کو بھیڑئے نے

قحط ہوتا ہی اور شدید ہوجاتا ہی کیونکہ غلہ کا ذخیرہ موجود نہیں رہتا *

خوابوں کي نسبت اب صرف ایک بحث باقي ہی کہ اگر وہی چیزیں خواب میں دکھائي دیتی ہیں جو دماغ میں اور خیال میں جمع ہیں تو یہہ کیوں ہوتا ہی کہ بعضي دفعہ یا اکثر دفعہ وہي امر واقع ہوتا ہی جو خواب میں دیکھا گیا ہی *

مگر اس باب میں خواب کي حالت اور بیداري کي حالت برابر ہی — بہت دفعہ ایسا ہوتا ہی کہ بیداري کي حالت میں آدمي باتیں سوچتا ہی اور اپنے دل میں قرار دیتا ہی کہ یہہ ہوگا اور وہي ہوتا ہی یا کسي شخص کو یاد کرتا ہی اور وہ شخص آجاتا ہی اور بہت دفعہ اُس کے مطابق نہیں ہوتا پس اُس کي بیداري کے خیال کے مطابق واقعہ کا ہونا ایک امر اتفاقي ہوتا ہی — اسي طرح خواب میں بھي جو باتیں وہ دیکھتا ہی اور وہ وہی ہوتي ہیں جو اُس کے دماغ اور خیال میں جمع ہوئی ہوتي ہیں پس کبھي اُن کے مطابق بھي کوئي واقعہ اسي طرح واقع ہوتا ہی جس طرح کہ بیداري کي حالت میں خیالات کے مطابق واقع ہو جاتا ہی *

ہاں اس میں شبہہ نہیں کہ انبیاء اور صلحاء کے خواب بسبب اس کے کہ اُن کے نفس کو تجرد فطري و خلقي یا اکتسابي حاصل ہوتا ہی اُن کے خواب بالکل سچے اور اصلي اور مطابق اُن کي حالت نفس کے ہوتے ہیں اور اُن سے اُن کے نفس کا تقدس اور متبرک ہونا ثابت ہوتا ہی *

وَ مَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَ لَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿١٧﴾ وَ جَآءُوْ

عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ

اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿١٨﴾

وَ جَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ قَالَ يٰبُشْرٰى

هٰذَا غُلٰمٌ وَ اَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾ وَشَرَوْهُ

بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ وَ كَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿٢٠﴾

وَ قَالَ الَّذِي اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ اَكْرِمِيْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى

اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَ كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ

وَ لِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢١﴾ وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗٓ اٰتَيْنٰهُ

حُكْمًا وَّ عِلْمًا وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٢٢﴾ وَ رَاوَدَتْهُ

الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَ غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَ قَالَتْ

هَيْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ اِنَّهٗ

لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَ لَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَ هَمَّ بِهَا لَوْلَآ

اور تو ہم پر یقین کرنے والا نہیں اور گو کہ ہم ہوں سچے ۱۷ اور ڈال لائے اُس کے کرتہ پر
جھوٹ مت خون یعقوب نے کہا کہ (یوسف کا یہہ خون نہیں ہے) بلکہ تمہارے دل نے
تمہارے لیئے ایک بات بنالی ہے - پھر صبر اچھا ہے اور اللہ سے مدد منگی گئی ہے
اُس پر جو تم بیان کرتے ہو ۱۸ اور آیا ایک قافلہ پھر اُنہوں کے بوجھا اپنے اپنے اگوے کو
(پانی کے لیئے) پھر ڈالا اُس نے اپنا ڈول - بولا آؤ مژدہ ہو - یہہ لڑکا ہے اور چھپا لیا
اُس کو دولت سمجھہ کر اور اللہ جانتا ہے جو کچھہ وہ کرتے تھے ۱۹ اور اُنہوں نے اُس کو
بیچا بتیمت گنتی کے کھوٹے داموں کے اور وہ تھے اُس کی قدر نہ پہچاننے والوں میں سے ۲۰
اور کہا اُس شخص نے جس نے مصر والوں میں سے اس کو خریدا تھا اپنی بیوی سے کہ
اُس کو عزت سے رکھہ شاید کہ ہمکو نفع دے یا ہم اُس کو بنالیں بیٹا اور اُس طرح ہمنے
رکھا یوسف کو اُس ملک میں اور تاکہ ہم اُس کو سکھاویں حوادث عالم کے مآل کو اور
اللہ زبردست ہے اپنے کام پر ولیکن اکثر آدمی نہیں جانتے ۲۱ اور جب یوسف اپنی
جوانی کو پہونچا ہم نے اُس کو دیا حکم اور علم اور اسی طرح ہم بدلا دیتے ہیں نیک کام
کرنے والوں کو ۲۲ اور لگاوٹ کی اُس سے (یعنی یوسف سے) اُس عورت نے جس کے گھر
میں وہ تھا اُس کو (یعنی یوسف کو) اپنے آپے کی حفاظت سے ڈگمگا دینے کو اور بند
کردیئے دروازے اور کہا (یوسف سے) تُو تیرے لیئے (ہوں) — یوسف نے کہا کہ خدا کی
پناہ بے شک وہ میرا مربی ہے (یعنی مصر والوں میں سے وہ شخص جس نے یوسف کو
خریدا تھا اور جس کا ذکر اکیسویں آیت میں ہے) اور عزت سے رکھا ہے بے شک اسمیں
کچھہ شک نہیں کہ فلاح نہیں پاتے ظلم کرنے والے ۲۳ ہاں اُس عورت نے اُس کے (یعنی
یوسف کے) ساتھہ قصد کیا اور یوسف نے اُس عورت کے ساتھہ قصد کیا ہوتا اگر نہ

ان را برهان ربه كذلك لنصرف عنه السوء والفحشاء
انه من عبادنا المخلصين ۲۴ واستبقا الباب وقدت
قميصه من دبر والفيا سيدها لدا الباب قالت ما جزاء
من اراد باهلك سوء الا ان يسجن او عذاب اليم ۲۵
قال هي راودتني عن نفسي وشهد شاهد من اهلها
ان كان قميصه قد من قبل فصدقت وهو من الكذبين ۲۶
وان كان قميصه قد من دبر فكذبت وهو من الصدقين ۲۷
فلما را قميصه قد من دبر قال انه من كيدكن ان كيدكن
عظيم ۲۸ يوسف اعرض عن هذا واستغفري لذنبك
انك كنت من الخطئين ۲۹ وقال نسوة في المدينة
امرات العزيز تراود فتها عن نفسه قد شغفها حبا انا
لنرها في ضلل مبين ۳۰ فلما سمعت بمكرهن ارسلت
اليهن واعتدت لهن متكا واتت كل واحدة منهن
سكينا وقالت اخرج عليهن فلما راينه اكبرنه وقطعن

یہہ ہوتا کہ دیکھي یعني سمجھي اُس نے دلیل اپنے رب یعني مربي کي — ایسا ہوا تاکہ ہم پھیر دیں اُس سے یعني یوسف سے برائي اور بے حیائي کو بیشک وہ ہی ہمارے مخلص بندوں میں سے ۲۴ اور دونوں نے دوڑ کر ایک دوسرے سے پہلے پہونچنا چاہا دروازہ کو (یعني یوسف نے اس لیئے کہ دروازہ کي راہ بھاگ جاوے اور عورت نے اس لیئے کہ اُس کو پکڑ لے اور بھاگنے نہ دے) اور عورت نے پہاڑ ڈالا اُس کا یعني یوسف کا کرتا پیچھے سے (یعني یوسف تو ہاتھہ نہ آئے مگر پیچھے سے اُن کا کرتا ہاتھہ آیا جس کو پھاڑ لیا) اور پایا اُن دونوں نے عورت کے خاوند کو دروازہ کے پاس — عورت نے کہا کیا سزا ہی اُس شخص کي جو ارادہ کرے تیري جورو کے ساتھہ برے کام کا مگر یہہ کہ قید کیا جاوے یا دکھہ دینے والا عذاب (دیا جاوے) ۲۵ یوسف نے کہا اس عورت نے لگاوٹ کي مجھہ سے مجھکو اپنے آپ کي حفاظت سے ڈگمگا دینے کو اور حاضر ہوا ایک حاضر ہونے والا (اُس نے فیصلہ کیا کہ) اگر ہی اُس کا کرتا پھٹا ہوا آگے سے تو وہ ہی سچي اور وہ ہی جھوٹوں میں سے ۲۶ اور اگر ہی اُس کا کرتا پھٹا ہوا پیچھے سے تو وہ ہی جھوٹي اور وہ ہی سچوں میں سے ۲۷ پھر جب اُس کے خاوند نے دیکھا اُس کے کرتے کو پھٹا ہوا پیچھے سے اُس نے کہا بیشک یہہ ہی تمھارے مکر سے بیشک تمھارا مکر بڑا ہی ۲۸ اے یوسف درگذر کر اس سے اور اے عورت معافي مانگ اپنے گناہ کي بیشک تو تھي خطا کرنے والوں میں سے ۲۹ اور کہا چند عورتوں نے شہر میں کہ عزیز کي عورت لگاوٹ کرتي ہی اپنے غلام سے اُس کو اپنے آپ کي حفاظت سے ڈگمگا دینے کو بے شک اُس کا دل پھٹ گیا ہی محبت سے بیشک ہم دیکھتي ہیں اُس کو علانیہ گمراهي میں ۳۰ پھر جب عزیز مصر کي عورت نے سنیں اُن کي مکر کي باتیں اُن کے پاس بلاوا بھیجا اور طیار کي اُن کے لیئے دعوت اور دي اُن میں سے ہر ایک کو چھري اور کہا (یوسف کو) نکل آ ان کے سامنے پھر جب اُن عورتوں نے یوسف کو دیکھا تو اُس کو بڑا جانا اور کاٹ لیئے

اَیۡدِیَهُنَّ وَ قُلۡنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَکٌ کَرِیۡمٌ ﴿۳۱﴾ قَالَتۡ فَذٰلِکُنَّ الَّذِیۡ لُمۡتُنَّنِیۡ فِیۡهِ

ولقد همت به و هم بها — کي نسبت مفسرین نے بہت لمبي لمبي دور ازکار بحثیں کي هیں — کہیں اس پر بحث هی که ' هم بها ' کے لفظ سے حضرت یوسف سے گناہ صادر هوا یا نہیں — کہیں اسپر بحث هی که رویت برهان سے کیا مراد پہر ایک روایت کہی جاتي هی که حضرت یعقوب کي صورت دانتوں میں اُنگلي کاٹتے هوئے دکہائي دي ایک روایت بنائي جاتي هی که مکان کي چہت پر بہت الفاظ لکہے هوئے دکہائي دیئے اسیطرح کي بہت سي بے فائدہ و بیہودہ باتیں تفسیروں میں لکہي هیں اور اُنپر جرح و قدح و تعدیل و تصویب کي هی — مگر قرآن مجید کا مطلب بہت صاف هی البتہ کسیقدر قواعد نحو کے مطابق اُسپر بحث هوسکتي هی اگرچہ همارے نزدیک اخفش و سیبویہ یا بصریئین و کوفیئین کے منضبطه قواعد نحو سے قرآن مجید کو جکڑنا اور اُسپر جرح محض غلط و نا واجب هی کیونکه کتنا هي استقراء کیا جاوے کسي زبان کے تمام محاورات و طرز ادا اور ایدیم کا استقراء نہیں هوسکتا لیکن هم اول اصلي و صاف معني قرآن مجید کے بیان کر کے بقدر ضرورت مسئله نحوي پر بهي بحث کرینگے *

پہلي آیت میں خدا نے فرمایا تہا که اُس عورت نے مکان کے دروازے بند کردیئے اور یوسف سے کہا که آؤ میں تیرے لیئے هوں یعني حضرت یوسف سے فحش کي خواهش کي حضرت یوسف نے کہا خدا کي پناہ یعني انکار کیا — اور یہه دلیل پیش کي که جس نے مجہکو گہر میں رکہا هی یعني اُس عورت کا شوهر وہ میرا رب یعني مربي هی اور مجہکو عزت سے رکہا هی اور ظلم کرنے والے فلاح نہیں پاتے *

اب دوسري آیت میں جو لفظ ' وهم بها ' کا هی اُس کے یہه معني که حضرت یوسف نے اُس عورت سے فحش کا قصد کیا یا اُن کے دل میں اُس کا ارادہ آیا کسي طرح صحیح نہیں هوسکتے کیونکه پہلي آیت میں صاف اُس کام سے انکار بطور نص قطعي بیان هوچکا هی اور اس لیئے ضرور هی که ' هم بها ' کے معني عدم وقوع ' هم ' کے هوں پس هم بها لولا کي جزا هی اور جزا بسبب اهم اور مقصود بالذات هونے کے شرط پر مقدم هوگئي هی — اس لیئے دوسري ایت کے صاف معني جو نص قرآني سے پائے جاتے هیں یہه هیں که " اگر یوسف نے دلیل اپنے رب کي نه دیکہي هوتي یعني نه سمجہي هوتي تو یوسف نے اُس کے ساتھ

اپنے هات اور کہنے لگیں ڈوهائي خدا کي نہیں هی یہہ انسان نہیں هی مگر بزرگ فرشتہ (۳۱)

عزیز مصر کي عورت نے کہا کہ یہہ وهي هی کہ جس کي بابت تم مجھکو ملامت کرتي هو

قصد کیا هوتا پس قرآن مجید سے فحش کا قصد کرنا یا اُس کا ارادہ دل میں آنا حضرت یوسف کي نسبت بیان نہیں هوا هی *

رویت کا لفظ آنکھہ سے هي دیکھنے پر مخصوص نہیں هی بلکہ دل میں جو بات یقین اور استحکام سے آجاتي هی اُس پر بھي رویت کا اطلاق هوتا هی — اس آیت میں جو لفظ " رأ " هی اُس کي نسبت بھي تفسیر کبیر میں آنکھہ سے دیکھنے کے معني نہیں بیان هوئے هیں بلکہ اُس رویت قلبي کے معني لئے هیں جو انبیاء و صلحاء کو منکرات پر اقدام کرنے سے روکتي هی *

والمراد بالرؤیة حصول ذلک الاخلاق (یعني تطهیر نفوس الانبیاء) و تذکیر الاحوال الرادعة لهم عن الاقدام علی المنکرات — (تفسیر کبیر)

فالهم عبارة عن جواذب الطبیعة ورؤیة البرهان عبارة عن جواذب العبودیة — (تفسیر کبیر)

اب یہہ بات غور طلب هی کہ " برهان ربہ " سے کیا مراد هی — تعجب هی کہ تمام مفسرین نے پہلي آیت میں جو لفظ " ربي " هی اُس سے وہ شخص مراد لیا هی جس نے حضرت یوسف کو خرید کر اپنے گھر میں رکھا تھا اور پرورش کیا تھا اور دوسري آیت میں جو لفظ " ربہ " هی اُس سے خدا مراد لیا هی جس کے لیئے کوئي قرینہ نہیں هی بلکہ بلحاظ سیاق پہلي آیت کے دوسري آیت میں بھي وهي شخص مراد هی جو پہلي آیت میں تھا *

اب معني آیت کے اور لفظ " برهان " کے بالکل صاف هیں یعني اگر یوسف نے یہہ دلیل نہ سمجھي هوتي کہ جس نے اپنے گھر میں مجھکو رکھا هی اور میرا رب یعني مربي یا پرورش کرنے والا هی اُس کي عورت کے ساتھہ فحش ظلم هی اور ظلم کرنے والے فلاح نہیں پاتے تو یوسف نے اُس کے ساتھہ قصد کیا هوتا *

اب رهي یہہ بحث کہ " لولا " جب بطور شرط کے واقع هو تو جزا کا اُس پر مقدم کرنا بموجب قواعد مستنبطہ نحو جائز هی یا نہیں اُس کي نسبت تفسیر کبیر میں لکھا هی کہ هم اسبات کو نہیں مانتے کہ حضرت یوسف نے اُس عورت کے ساتھہ قصد کیا تھا کیونکہ

لا نسلم ان یوسف علیہ السلام هم بها والدلیل علیہ انہ تعالی قال و هم بها لولا ان راء برهان

وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهُ عَنْ نَّفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَا اٰمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ (۳۲)

وهو جواب لولا مقدما وهو كما يقال قد كنت من الهالكين لولا ان فلانا خلصك — (تفسير كبير)

خدا نے کہا ہے کہ اس کے ساتھہ قصد کیا ہوتا اگر نہ دیکھتا دلیل اپنے پروردگار کی — اس جگہہ جواب لولا کا مقدم ہے اور اس کی ایسی مثال ہے کہ کوئی کہے کہ تو ہوتا مرے ہوؤں میں سے اگر نہ فلاں شخص مجھکو بچاتا *

اس پر زجاج کا اعتراض نقل کیا ہے اس کا اعتراض یہہ ہے کہ ' لولا ' کا جواب پہلے لانا شاذ ہے اور کلام فصیح میں موجود نہیں ہے *

اس کا جواب انہوں نے یہہ دیا ہے کہ جواب ' لولا ' کا موخر لانا بہتر ہے مگر مقدم لانا ناجائز نہیں ہے اور جواب ' لولا ' کے مقدم آنے پر سورہ قصص کی اس آیت سے سند لی ہے — موسی کی ماں کا دل بے صبر ہوگیا قریب تھا کہ اس کو ظاہر کردیوے اگر ہم نے نہ بندش رکھی ہوتی اس کے دل پر *

واصبح فواد ام موسی فارغا ان كادت لتبدي به لولا ان ربطنا على قلبها لتكون من المؤمنين (سورہ قصص) —

اسپر زجاج کا دوسرا اعتراض نقل کیا ہے کہ ' لولا ' کا جواب بغیر لام کے نہیں آتا اگر ' هم بها ' ' لولا ' کا جواب ہوتا تو یوں کہا جاتا — ولقد همت به ولهم بها لولا ان رأى برهان ربه *

اس کا جواب یہہ دیا ہے کہ ' لولا ' کا جواب لام کے ساتھہ آتا ہے مگر اس سے یہہ لازم نہیں آتا کہ بغیر لام کے لانا جائز نہیں ہے *

اس کے بعد تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ ' لولا ' جواب چاہتا ہے اور یہہ یعنی ' وهم بها ' اس کا جواب ہوسکتا ہے پھر ضرور ہے کہ وہ اس کا جواب ہو — یہہ بات کہنی نہیں چاہیئے کہ ہم اس کے جواب کو مضمر مانینگے اور بہت جگہہ قرآن میں جواب کو چھوڑ دیا جاتا ہے کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ اس بات میں کہ قرآن میں جواب چھوڑ دیا گیا ہے کچھہ جھگڑا نہیں ہے مگر اصلی بات یہہ ہے کہ جواب کا محذوف ہونا نہیں چاہیئے صرف اسی جگہہ اس کا حذف کرنا یا چھوڑنا بہتر ہوتا ہے جبکہ لفظ میں ایسی دلالت پائی جاوے کہ اس سے وہ جواب محذوف متعین ہوجاوے اور اگر اس جگہہ ہم جواب کو محذوف مانیں تو لفظ میں کوئی دلالت ایسی نہیں ہے جو جواب محذوف کو متعین

اور بیشک میں نے اُس سے لگاوٹ کی اُس کو اپنے آپ کی حفاظت سے ڈگمگانے کو پھر وہ بچا رہا اور اگر وہ نہ کریگا جو میں اُس کو کہتی ہوں تو وہ ضرور قید کیا جویگا اور

البتہ ہوگا چُھٹ بھیوں میں سے ۳۲

کردے اور اس جگھہ بہت سے جواب مضمر ہوسکتے ہیں اور ایک کو باقیوں سے بہتر سمجھنے کی دلیل نہیں ہی — انتہی *

صاحب تفسیر کبیر نے اس بات کی کوئی مثال نہیں دی کہ ' لولا ' کا جواب بغیر لام کے بھی آیا ہی مگر قرآن مجید میں متعدد اس کی مثالیں ہیں سورہ نور میں ہی — و لولا فضل اللہ علیکم و رحمتہ مازکی منکم من احد ابدا (آیت ۲۱)— اور سورہ واقعہ میں ہی فلولا ان کنتم غیر مدینین ترجعونہا ان کنتم صادقین (آیت ۸۵ و ۸۶) اور اس شعر زمانہ جاہلیت میں بھی جواب ' لولا ' کا بغیر لام کے آیا ہی اور وہ شعر یہہ ہی :—

ولولا انني رجل حرام * هصرت قرونها ولثمت فاها

اور فرزدق نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی شان میں کہا ہی —

ماقال لاقط الافي تشهده * لولا التشهد كانت لاءه نعم

اگرچہ ان آیتوں اور شعروں میں ' لولا ' کا جواب موخر ہی مگر جبکہ اُس کا جواب بحالت موخر ہونے کے بغیر لام کے آیا ہی تو کوئی وجہہ نہیں ہی کہ بحالت مقدم ہونے کے بغیر لام کے نہ آوے چنانچہ ہم اس کی مثال بھی پیش کرینگے *

بلاشبہہ صاحب تفسیر کبیر نے نہایت عمدہ طریق پر بیان کیا ہی کہ ' وہم بہا ' جواب مقدم ہی ' لولا ' کا لیکن ہم مختصر طور پر یہہ بات کہتے ہیں کہ خود قرآن مجید سے ثابت ہی کہ ' وہم بہا ' جواب مقدم ہی ' لولا ' کا کیونکہ پہلی آیت سے کسی قسم کے ' ہم ' یعنی قصد سے انکار بیان ہوچکا ہی — تو دوسری آیت میں ہر قسم کے ' ہم ' یعنی قصد کی نفی ہونی چاہیئے اور اُس کی نفی نہیں ہونی جب تک کہ ' وہم بہا ' کو ' لولا ' کا جواب مقدم نہ قرار دیا جاوے پس نص قرآنی سے ثابت ہی کہ ' ہم بہا ' جواب مقدم ' لولا ' کا ہی *

ہم اسیقدر پر اکتفا کرنا نہیں چاہتے بلکہ بیان کرتے ہیں کہ عرب کے اشعار میں بغیر لام کے بھی لولا کا جواب مقدم آیا ہی امرأ القیس کہتا ہی *

يغالين فيه الجزء لولا هو اجر * جنادبها صرعي لهن نصيص

غلو کرتیں وہ اونٹنیاں قناعت کرنے میں پانی سے چارہ پر اگر ایسی دوپہر نہوتی جس

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَ اَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۳﴾

میں ندیاں زمین پر گری پڑی هوں اور وہ چر چر بول رهي هیں گویا بهنے کي وہ چر چراهت هی *

زهیر جو بہت مشہور اور قدیم شاعر زمانہ جاهلیت کا هی کہتا هی —

المجد في غيرهم لولا ماثرة * و صبره نفسه والحرب تستعر

بزرگي اُس کے سوا اوروں میں هوتي اگر نہوتي اُس کي یعني ممدوح کي خوبیاں اور استقلال نفس ایسي حالت میں کہ لڑائي بهوک رهي هی *

(شهد شاهد) شاهد کا لفظ زیادہ تر گواہ کے معنوں میں مستعمل هی مگر ایسے گواہ پر جس نے اُس واقعہ کو جس کا وہ گواہ هی بچشم خود دیکها هو اس لیئے قران مجید کے مترجموں نے اس کا ترجمہ کیا هی (گواهي داد گواهے) اور اُردو میں ترجمہ کیا هی (گواهي دي گواہ نے) مگر یہہ ترجمہ صریح غلط هی کیونکہ اگر ' شاهد ' کے معني گواہ کے لیئے جاویں تو اُس کي گواهي " ان كان قميصه قد من قبل الى آخره " هوگي اور صاف ظاهر هی کہ وہ گواهي نہیں هی بلکہ وہ ایک واقعہ کي نسبت حکم یا فیصلہ هی پس خود سیاق قرآن ان معنوں سے جو مترجموں نے اختیار کیئے هیں انکار کرتا هی اسي لیئے اُس تفسیر کے مصنف نے جو تفسیر ابن عباس کے نام سے مشہور هی " شهد شاهد " کي تفسیر میں لکها هی ' حكم حاكم ' شاهد سے حاکم مراد لینا گو سیاق قرآن کے مناسب هو مگر لفظ کي دلالت سے بہت بعید هی *

شهد اور شاهد کا لفظ جیساکہ گواہ کے معنوں میں مستعمل هی اُس سے زیادہ حاضر اور موجود هونے کے معنوں میں مستعمل هی پس صحیح ترجمہ اُن لفظوں کا وہ هی جو هم نے اختیار کیا هی کہ (حاضر هوا حاضر هونے والا) یعني اُس تنازع کے وقت جو اُس عورت اور حضرت یوسف میں هوا ایک شخص آیا اور اُس نے یہہ فیصلہ کیا کہ " ان كان قميصه قد من قبل الخ " *

اب اس بات پر بحث هی کہ وہ شاهد کون تها — تفسیر کبیر میں متعدد روایتیں اس کي نسبت لکهي هیں جو اُسي قسم کي هیں جیسیکہ بے سروپا روایتیں تفسیروں

انه كان لها ابن عم وكان رجلا حكيما واتفق في ذالك الوقت انه كان مع الملك يريد ان يدخل

یوسف نے کہا اے میرے پروردگار قید خانہ مجھے زیادہ پیارا هی اُس بات سے جو وہ مجھہ سے چاهتي هیں — اور اگر تو نہ پھیریگا مجھہ سے اُن کا مکر (تو مجھے خوف هی) میں جھک جاؤنگا اُن کي طرف اور هو جاؤنگا جاهلوں میں سے ۳۳

علیها فقال قد سمعنا الجلبة من وراء الباب وشق القمیص الا انا لاندري ایکما قدام صاحبه فان كان شق القمیص من قدامه فانت صادقة والرجل کاذب و ان کان من خلفه فالرجل صادق و انت کاذبة فلما نظروا الی القمیص وراوا الشق من خلفه قال ابن عمها انه من کید کن ان کید کن عظیم اے من عملکن ثم قال لیوسف اعرض عن ھذا واکتمه و قال لها استغفري لذنبک و ھذا قول طائفة عظیمة من المفسرین (تفسیر کبیر)

میں هوتي هیں — مگر وہ روایت جس پر ایک گروہ مفسرین کو اتفاق هی اس قابل هی کہ اُس پر اعتماد کیا جاوے اور وہ یہہ هی کہ اُس عورت کا ایک چچا زاد بھائي تھا اور وہ ایک حکیم آدمي تھا اتفاق سے اُس وقت وہ بادشاہ کے ساتھہ تھا اور اُس عورت کے پاس جانے والا تھا اُسنے کہا کہ میںنے دروازہ سے وہی کھینچا تانی اور آواز قمیص پھٹنے کي سني مگر میں نہیں جانتا کہ تم دونوں میں سے کون آگے تھا — پس اگر کرتا آگے سے پھٹا هو تو تو سچي هی اور وہ شخص جھوتا هی اور اگر پیچھے سے پھٹا هو تو وہ شخص سچا هی اور تو جھوتي هی — پھر جب قمیص کو دیکھا اور معلوم هوا کہ وہ پیچھے سے پھٹا هی تو اُس عورت کے چچا زاد بھائي نے کہا کہ بیشک یہہ تمہارا مکر هی اور بیشک تمہارا مکر بڑا هی — یعني یہہ تمہارا کام هی — پھر اُس نے یوسف سے کہا کہ اس سے درگذر کرو اور اس کو پوشیدہ رکھو اور اُس عورت سے کہا کہ تو معافي مانگ اپنے گناہ سے — یہہ قول هی ایک گروہ عظیم کا مفسرین میں سے " پس یہہ روایت ایسی هی کہ اُس کو تسلیم کیا جاسکتا هی اور اس روایت سے بھی معلوم هوتا هی کہ شہد شاهد کا لفظ بمعني گواہ کے نہیں آیا بلکہ ایسے شخص کي نسبت آیا هی جو وهاں حاضر تھا *

اُنتیسویں اور تیسویں آیت کے اکثر الفاظ نہایت غور طلب هیں اور مفسرین نے بلاشبہہ اُن پر غور کي هی اور اپني سمجھہ کے موافق اُن کي تفسیر بیان بھي کي هی مگر تشفي کے قابل نہیں هی خصوصا اس وجہہ سے کہ وہ تفسیر نا معتمد روایتوں پر مبني هی هم چاهتے هیں کہ جہاں تک هوسکے خود قرآن مجید کي دوسري آیتوں سے اُن کي تفسیر سمجھیں *

اُن آیتوں میں هی کہ جب شہر کي عورتوں نے حضرت یوسف کے ساتھہ عزیز مصر

فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ إِنَّهٗ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۳۴﴾

کي عورت کے عشق کا چرچا کیا اور کہا کہ وہ علانیہ گمراہي میں هی اور جب عزیز مصر کي عورت نے اُن کا چرچا کرنا سنا تو اُن کو دعوت میں بلایا جس میں حضرت یوسف بهي موجود تهے — مفسرین لکهتے هیں کہ وہ چار پانچ عورتیں تهیں ایک عزیز مصر کے شراب پلانے والے کي عورت — دوسري اُسکي روٹي پکانے والے یعني داروغہ باورچیخانہ کي عورت — تیسري افسر جیلخانہ کي عورت — چوتهي داروغہ اصطبل کي عورت — پانچویں حاجب یعني افسر منتظم دربار کي عورت *

ان آیتوں میں جو الفاظ قابل غور هیں منجملہ اُن کے ایک لفظ ' بمکرهن ' هی یعني جب عزیز مصر کي عورت نے اُن عورتوں کا چرچا کرنا سنا تو اُس کو بالفظ بمکرهن سے تعبیر کیا پس غور کرنے کي بات هی کہ اُن کے اس چرچے کو کیوں اس لفظ سے تعبیر کیا — تفسیر کبیر میں اور اسیطرح اور تفسیروں میں لفظ ' بمکرهن ' کي تفسیر بقولهن کي هی پهر اس پر بحث کي هی کہ اُن کے قول کو مکر کے لفظ سے کیوں تعبیر کیا هی — تفسیر کبیر میں اس کي تین وجهیں لکهي هیں جو صحیح نهیں معلوم هوتیں *

اول یہہ کہ — اس چرچہ سے اُن کا مطلب یہہ تها کہ عزیز مصر کي عورت همکو بهي یوسف کو دکها دے — مگر یہہ کسقدر بعید از عقل هی کہ اُن عورتوں نے جو عزیز مصر کے محل میں آنے جانے والي اور اُس کے افسروں کي عورتیں تهیں اور حضرت یوسف بهي وهیں رهتے تهے اور اُنهوں نے اُن کو کبهي ندیکها هو *

دوسرے یہہ کہ عزیز مصر کي عورت کے عشق کا راز اُن کو معلوم تها مگر اُس کے چهپانے کو کہا تها جب اُنهوں نے اُس کا چرچا کیا تو یہہ دغا بازي و مکر هوا — تسلیم کرو کہ دغابازي اور خلاف وعدگي هوئي راز داري نهوئي مگر اُس میں مکر کیا هوا *

تیسرے یہہ کہ اُنهوں نے عزیز مصر کي عورت کي پوشیدہ پوشیدہ غیبت کي جو مکر کے مشابہ تهي اس توجیہہ کا بودا پن خود اُس سے ظاهر هی اب هم قرآن مجید هي سے تلاش کرتے هیں کہ اُن عورتوں نے جو چرچا کیا اُس پر مکر کا کیوں اطلاق کیا — قرآن مجید کي اور آیتوں سے جن کا هم ذکر کرینگے معلوم هوتا هی کہ وہ عورتیں خود حضرت یوسف کے عشق میں مبتلا تهیں اور حضرت یوسف کو اپني طرف ملتفت کرنا چاهتي تهیں اور ظاهر میں عزیز مصر کي عورت کو یوسف کے عشق پر ملامت کرتي تهیں اور اس لئے اُن کے اُس چرچے اور ملامت کرنے کو اُنکے مکر سے تعبیر کیا هی — اور اس سے ظاهر هوتا

پھر قبول کی اُس کی دعا اُس کے پروردگار نے پھر پھیر دیا اُس سے اُن کا مکر بیشک وہ سننے والا ھی جاننے والا (۳۴)

ھی کہ وہ عورتیں معہ عزیز مصر کی عورت کے اُس عشق بازی میں شریک تھیں اور ایک کو دوسرے کا حال معلوم تھا اور اسی سبب سے عزیز مصر کی عورت نے اُنکی بات چیت کو مکر سے تعبیر کیا اور اسی سبب راز دار ہونیکے یوسف کی دعوت میں اُنکو بلایا اور سب نے ملکر حضرت یوسف کو فحش کے ارتکاب پر مجبور کرنا یا اُنکو کسی جرم کے حبلہ میں پھسانا چاہا تھا کیونکہ حضرت یوسف پہلے جرم کے اتہام سے بری ہوچکے تھے — اور وہ مجلس جسمیں حضرت یوسف اور وہ عورتیں بلائی گئی تھیں دعوت کی تھی جس میں متعدد قسم کے کھانے تھے اور اُن کے کھانے کے لیئے ھر ایک کو چھری دی گئی تھی چنانچہ

تفسیر کبیر اور در تفسیر موسوم بابن عباس میں لکھا ھی کہ وہ عورتیں دعوت میں بلائی گئی تھیں اور پھل کاٹنے یا گوشت کاٹنے کو چھریاں اُنکو دی تھیں اور وہ گوشت کو چھری سے کاٹ کر کھاتے تھے — مگر اُن عورتوں نے صرف حضرت یوسف کو جرم میں پھسانے

حاصل الکلام انہا دعت اولئک النسوۃ اعدت لکل واحدۃ منھن متکئا ای الاحال ای اعدت او الاحل قطع اللحم (تفسیر کبیر) —
وآتت (اعطت) کل واحدۃ منھن سکینا — لقطع بہا اللحم لانھم کانوا لا یاکلون الا یقطعون بسکاکینھم (تفسیر ابن عباس) —

کے لیئے خود دانستہ اپنے ھاتھ کاٹ لیئے اور اسی جرم کے اتہام میں اُنکو قید خانہ میں بھیجا *

اب اس مطلب کو ہم قرآن مجید کی آیتوں سے ثابت کرتے ہیں — جب بادشاہ نے خواب کی تعبیروں کو جو حضرت یوسف نے اُسے دیں سنکر کہا کہ حضرت یوسف کو قید خانہ سے لاؤ تو جو شخص لینے آیا تھا اُس سے حضرت یوسف نے کہا کہ تو پھر جا اپنے مالک کے پاس اور اُس سے پوچھ کہ کیا حال ھی اُن عورتوں کا جنھوں نے اپنے ھاتھ کاٹے تھے بیشک میرا رب یعنی وہ جس نے میری

فارجع الی ربک فسئلہ ما بال النسوۃ التی قطعن ایدیھن ان ربی بکیدھن علیم (آیت ۵۰)

پرورش کی ھی اُن کے مکر کو جانتا ھی — اس آیت سے ظاہر ہوتا ھی کہ اُنھوں نے اپنے ھاتھ خود مکر کرنے کے لیئے کاٹے تھے *

اُس پر بادشاہ نے یا عزیز مصر نے اُن سے پوچھا کہ تمھاری کیا حالت تھی جب کہ تم نے لگاوٹ کی یوسف سے اُس کو اپنے آپ کی حفاظت سے ڈگمگا دینے کو اُن عورتوں نے کہا دھائی خدا کی ہم نے یوسف میں کوئی برائی

قال ما خطبکن اذ راودتن یوسف عن نفسہ قلن حاش للہ ما علمنا علیہ من سوء — (آیت ۵۱)

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا رَأَوُا الْآيٰتِ

نهيں جاتي - اس آيت سے صاف ظاهر هى كه جس طرح عزيز مصر كي عورت نے حضرت يوسف سے لگاوٹ كي باتيں كي تهيں وهي حال أن عورتوں كا تها جنهوں نے دانستہ مكر كرنے كے ليئے اپنے هاتهه كاٹ ليئے تهے *

تفسير كبير ميں بادشاه كے اس قول كي نسبت "اذراودتن يوسف عن نفسه" دو احتمال لكهے هيں ايک يهه كه اگرچه راودتن صيغه جمع كا هى ليكن أس سے مراد واحد هى يعني وهي عورت عزيز مصركي - مگر يهه احتمال محض غلط هى اول تو اس ليئے كه صيغه جمع سے واحد مراد لينے كي كوئي وجه نهيں دوسرے يهه كه بادشاه نے حضرت يوسف كے پيغام پر يهه سوال كيا تها اور حضرت يوسف

ان قوله اذراودتن يوسف عن نفسه و ان كانت صيغة الجمع فالمراد منها الواحدة لقوله تعالى الذين قال لهم الناس ان الناس قد جمعوا لكم (والثاني) ان المراد منه خطاب الجماعة ثم ههنا وجهان (الاول) ان كان واحدة منهن راودت يوسف عن نفسها - (والثاني) ان كل واحدة منهن ارادت يوسف لاجل امراة العزيز -

نے صاف كها تها كه أن عورتوں كا كيا حال هى جنهوں نے اپنے هاتهه كاٹ ليئے تهے پس أنهي عورتوں سے بادشاه نے 'اذراودتن يوسف عن نفسه' كهه كر سوال كيا پس تحقيق معلوم هوا كه وه صيغه جمع كا أن عورتوں كي نسبت بولا گيا هى جو تعداد ميں چار پانچ تهيں پهر أس سے واحد مراد لينا خلاف واقع اور خلاف حقيقت هى - دوسرا احتمال يهه لكها هى كه أس سے گروه عورتوں كا مراد هى خواه أنميں سے هرايک نے حضرت يوسف كو خود اپنے ساتهه فحش كرنے كي لگاوٹ كي هو خواه عزيز مصر كي عورت كے ساتهه مگر گو يهه احتمال أس تفسير كا مويد هى جو هم نے بيان كي هى مگر اس احتمال ميں بهي جو دو شقيں بيان هوئي هيں أن ميں سے هم پهلي شق كو ترجيح ديتے هيں كيونكه وه زياده تر الفاظ قران كے مناسب هى *

ان آيتوں كے بعد كي آيت ميں جو عزيز مصر كي عورت كا يهه قول هى كه يهه وهي شخص هى جس كي بابت تم مجهكو ملامت كرتي هو - اس كي تفسير ميں مفسرين نے

قالت فذالكن الذي لمتنني فيه (آيت ۳۲)

لكها هى كه أن كي ملامت يوسف كے ساتهه عشق ركهنے كي تهي - مفسرين نے اس واقعه كي صورت اس طرح سمجهي هى كه أن عورتوں نے حضرت يوسف كو كبهي نهيں ديكها تها اور عزيز مصر كي عورت نے أن كو دعوت ميں بلايا كه جب وه يوسف كے حسن و جمال كو

اس کے بعد پیدا ہوئي اُن کے لیئے بعد اُس کے کہ دیکھیں اُنہوں نے نشانیاں

دیکھیں گي تو ملامت نہیں کرتے کیوں جب اُنہوں نے دفعتاً حضرت یوسف کو دیکھا تو اُن کے حسن و جمال کے سبب اُن کو ہوش نرہا اُنہوں نے بجاے گوشت یا میوہ کے اپنے ہاتھہ کاٹ لیئے اور کہا کہ یہہ تو انسان نہیں ہے بلکہ فرشتہ ہی — اُس وقت عزیز مصر کي عورت نے کہا کہ یہہ وہي ہی جس کے عشق کي بابت تم مجھکو ملامت کرتي ہو *

مگر جس طرح کہ ہم نے قرآن مجید کی ایک آیت کي دوسري آیت سے تفسیر بیان کي ہی اُس سے صورت واقعہ اُس کے برخلاف ہی جو مفسرین نے نکالي ہی بلکہ صورت واقعہ یہہ تھی کہ اُن عورتوں کي ملامت اس بات پر تھي کہ عزیز مصر کي عورت جو بہت اعلی درجہ کي ہی ایک اپنے غلام پر اس طرح فریفتہ ہو جاوے اور وہ اُس پر ملتفت نہو— پس اُس مجلس دعوت میں جب اُن عورتوں نے بھي ہر طرح سے حضرت یوسف کي خوشامد اور اُن سے لگاوٹ کي اور آخر کار اُن کو دھمکایے اور ڈرانے اور مجرم ٹھہرانے کے لیئے اپنے ہاتھہ بھي کاٹ لیئے اور جب بھي حضرت یوسف فحش کے مرتکب نہوئے تو اُن عورتوں نے کہا کہ یہہ تو انسان نہیں ہی بلکہ ایک بزرگ فرشتہ ہی کہ کسي طرح داؤں میں نہیں آیا — اُس پر عزیز مصر کی عورت نے کہا کہ یہہ وہي ہی جس کي بابت تم مجھکو ملامت کرتي ہو کہ میں تو اُس پر فریفتہ ہوں اور وہ مجھہ پر ملتفت نہیں ہوتا اس کے بعد عزیز مصر کي عورت کا یہہ کہنا کہ میں نے اُس سے لگاوٹ کي اُس کو اپنے

ولقد راودته عن نفسه فاستعصم و لئن لم يفعل ما آمره ليسجنن وليكونا من الصاغرين (آیت ۳۲)

آپے کي حفاظت سے ڈگمگانے کو مگر وہ نہیں ڈگمگایا اور بچا رہا اور اگر وہ نہ کریگا جو میں اُس کو کہتي ہوں تو وہ ضرور قید کیا جاویگا اور البتہ ہوگا چھوٹے بھیوں میں سے اُس پر حضرت یوسف کا یہہ کہنا کہ " اے میرے خدا قید خانہ مجھے زیادہ پیارا ہی اُس بات سے

قال رب السجن احب الي مما تدعونني اليه — (آیت ۳۳)

جو وہ مجھہ سے چاہتي ہیں " بالکل موید و مثبت اُس واقعہ کا ہی جو ہم نے بیان کیا ہی پس ان تمام آیتوں کے ملانے سے اس واقعہ کي وہي تصویر سامنے آجاتي ہی جو ہمنے بیان کي ہی *

(ثم بدالهم من بعد ما راوالايات) اس میں کچھہ شبہہ نہیں ہوسکتا کہ حضرت یوسف کے قید میں بھیجنے کا ارادہ مجلس دعوت کے بعد پیدا ہوا پس سوال یہہ ہی کہ ذوھ

لَيَسْجُنُنَّهُ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۳۵﴾ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ قَالَ اَحَدُ

هُمَآ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ

رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ

قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ

لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَاۗءِيْٓ

اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ

میں بھیجنے کی بنیاد بھی پہلا واقعہ تھا جس میں کرتا پھٹا تھا یا اور کوئی نیا امر پیدا
ہوا ہمارے نزدیک عورتوں کے جلسہ میں اُن عورتوں کا مکر سے ہاتھ کاٹ لینا ایک نیا واقعہ
حضرت یوسف کو قید میں بھیجنے کا پیدا ہوا لیکن مفسرین اُس پہلے ہی واقعہ کو قید
کا سبب قرار دیتے ہیں بہر حال یہہ ایک ایسا خفیف امر ہی جس میں زیادہ بحث
کی ضرورت نہیں مگر تفسیر کبیر میں جو کچھہ اُس کی نسبت لکھا ہی اُس کو اس
مقام پر نقل کردینا مناسب معلوم ہوتا ہی

اعلم ان زوج المرأة لما ظهر له براءة ساحة
يوسف عليه السلام فلا جرم لم يتعرض له
فاحتالت المرأة بعد ذلك بجميع الحيل
حتى تحمل يوسف عليه السلام على موافقتها
على مرادها فلم يلتفت يوسف اليها فلما
ايست منه احتالت في طريق اخر و قالت
لزوجها ان هذا العبد العبراني فضحني في
الناس يقول لهم اني راودته عن نفسه و انا
لا اقدر على اظهار عذري فاما ان تاذن لي
فاخرج واعتذر و اما ان تحبسه كما حبستني

چنانچہ تفسیر کبیر میں لکھا ہی کہ ' جب
عورت کے شوہر کو حضرت یوسف کی پاکدامنی
معلوم ہوئی تو اُس نے حضرت یوسف سے کچھہ
تعرض نہیں کیا پس عورت نے اس کے بعد
ہر طرح کے حیلے کیئے تاکہ یوسف اُس کے
ڈھب پر چڑہ جائیں — لیکن وہ بالکل ملتفت
نہوئے پس جب وہ مایوس ہوگئی تو ایک
اور طریقہ نکالا اور اپنے شوہر سے کہا کہ اس

کہ قید کریں یوسف کو ایک مدت تک (۳۵) اور داخل ہوئے اُس کے ساتھہ قید خانہ میں دو جوان ایک نے اُن دونوں میں سے کہا کہ بیشک میں دیکھتا ہوں اپنے کو کہ نچوڑتا ہوں شراب کو (یعني انگوروں کو) اور دوسرے نے کہا کہ بیشک میں دیکھتا ہوں اپنے کو کہ اُٹھائے ہوں میں اپنے سر پر روٹیاں اُس میں سے پرند کھاتے ہیں بتا ہمکو اس کي تعبیر بیشک ہم دیکھتے ہیں تجھکو نیک لوگوں میں سے (۳۶) یوسف نے کہا کہ نہ آئیگا تمہارے پاس کھانا کہ وہ دیا جاتا ہی مگر بتاؤنگا میں تم دونوں کو اُس کي تعبیر اس سے پہلے کہ تعبیر کا مصداق تمہارے پاس آوے یہہ ہی تمہارے لئیے اُس چیز سے کہ سکھایا ہی مجھکو میرے پروردگار نے بیشک میں نے چھوڑ رکھا ہی (یعني کبھي پیروي نہیں کي) اُن لوگوں کے دین کي جو نہیں ایمان لاتے اللہ پر اور وہ آخرت سے بھي منکر ہیں (۳۷) اور تابعداري کي میں نے اپنے باپ دادا ابراھیم اور اسحٰق اور یعقوب کے دین کي اور نہیں ہی ہمارے لئیے کہ ہم شریک کریں اللہ کے ساتھہ کوئي چیز

معناہ ذلک وقع في قلب العزیز ان الاصلح حبسہ حتی یسقطعن السنۃ الناس ذکر ھذا الحدیث حتی تقل الفضیحۃ فھذاھوالمراد من قولہ — ثم بدالھم من بعد ما راواالایت لیسجننہ حتی حین لان البدء عبارۃ عن تغیر الراي عما کان علیہ في الاول والمراد من الایۃ براتہ بقدالقمیص من دبر وخمش الوجہ و الزام الحکم ایاھا قولہ انہ من کید کن ان کید کن عظیم — (تفسیر کبیر)

عبراني غلام نے مجھکو لوگوں میں رسوا کیا لوگوں سے کہتا ہی کہ میں نے اُس کو پھسلایا اور میں اُس کي کوئي دلیل نہیں کرسکتي یا تو مجھکو اجازت دو کہ میں گھر سے نکلکر اس کا دفعیہ کروں یا اُس کو قید کردو جیساکہ تم نے مجھکو قید کر دیا ہی — اِسی بات پر عزیز مصر کو خیال ہوا کہ یوسف کا قید ہي کرنا مناسب ہی تاکہ لوگوں کي زبانوں پر یہہ تذکرہ نرہے اور رسوائي کم ہو جائے اور خدا کے اس قول میں ثم بدالھم من بعد ماراوالایات کا یہي مطلب ہی کیونکہ بدء کے یہہ معني ہیں کہ پہلے جو رائے تھي وہ بدل جائے - اور آیت سے مراد حضرت یوسف کي پاکدامني ہی قمیص کے پیچھے کي جانب سے پھٹے ہونے سے اور فیصلہ کرنے والے کے اس الزام دینے سے کہ یہہ تمہارا فریب ہی اور تمہارا فریب بہت بڑا ہی *

اس کے بعد جو آیتیں ہیں وہ حضرت یوسف کے قید میں جانے اور دو قیدیوں اور فرعون مصر کے خوابوں کے متعلق ہیں جنکي تفسیر بیان ہوچکي ہی *

ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ
اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۳۹﴾ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً
سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنِ
الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّاۤ اَحَدُ
كُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا وَ اَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ
رَّاْسِهٖ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ﴿۴۱﴾ وَ قَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ
اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ فَاَنْسٰهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ
فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَ قَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْۤ اَرٰى
سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ سَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ
خُضْرٍ وَّ اُخَرَ يٰبِسٰتٍ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ
لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾ قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ وَ مَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ
الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾

يهه هى فضل الله كا همپر اور آدميوں پر وليكن اكثر آدمي شكر نهيں كرتے ۳۸ اے ميرے

دونوں ساتهيوں قيد خانه كے كيا چند معبود (جدا جدا كاموں كے) بهتر هيں يا ايک خداے

واحد اور سب پر غالب ۳۹ نهيں عبادت كرتے تم الله كے سوا (كسي اور كي) مگر كه وه

نام هيں كه تم نے اور تمهارے باپ دادا نے اُن كے نام ركهه ليئے هيں، نهيں بهيجي هى الله نے

اُن پر كوئي دليل نهيں هى حكم كرنا مگر خدا كو — اُسنے حكم كيا هى كه نه عبادت كرو

مگر اُسي كي يهه هى دين درست وليكن اكثر آدمي نهيں جانتے ۴۰ اے ميرے دونوں

ساتهيوں قيد خانه كے ليكن تم دونوں ميں كا ايک پس پلاويگا اپنے مالک يعني بادشاه كو

شراب وليكن دوسرا پس سولي ديا جاويگا اور اُس كے سر ميں سے پرند كهاوينگے —

فيصل كرديا گيا وه امر جس ميں اُن دونوں نے پوچها تها ۴۱ اور يوسف نے اُن دونوں

ميں سے اُس سے جس كي نسبت گمان كيا تها كه وه چهوٹ جاويگا كہا كه ذكر كيجيئو

ميرا اپنے مالک سے - پهر بهلا ديا اُس كو شيطان نے ذكر كرنے كو اپنے مالک سے پهر يوسف رها

قيد خانه ميں چند برس تک ۴۲ اور كہا بادشاه نے كه ميں نے خواب ميں ديكها كه سات

موٹي گائيں كهاتي هيں سات دبليوں كو — اور سات هري باليں اور اور سوكهي هوئي اے

درباريوں مجهكو جواب دو ميرے خواب (كے باب) ميں اگر تم خواب كي تعبير ديتے هو ۴۳

اُنهوں نے كہا كه يهه تو پريشان خواب هيں اور هم پريشان خوابوں كي تعبير جاننے والے

نهيں هيں ۴۴

وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيلِهِ
فَأَرْسِلُونِ ﴿۴۵﴾ يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَٰتٍ
سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنْبُلَٰتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ
يَابِسَٰتٍ لَعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۴۶﴾ قَالَ
تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ
إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ سَبْعٌ
شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تُحْصِنُونَ ﴿۴۸﴾
ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ
يَعْصِرُونَ ﴿۴۹﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ
قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الَّٰتِي قَطَّعْنَ
أَيْدِيَهُنَّ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ
رَٰوَدْتُنَّ يُوسُفَ عَنْ نَفْسِهِ قُلْنَ حَٰشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ
مِنْ سُوءٍ قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْـَٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا
رَٰوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّٰدِقِينَ ﴿۵۰﴾ ذَٰلِكَ لِيَعْلَمَ

اور کہا اُن دونوں میں سے اُس نے جو چھوٹ گیا تھا اور ایک مدت بعد یاد کیا کہ میں
بتا دونگا تمکو اُس کی تعبیر بس مجھکو بھیجدو (یعنی جانے دو قید خانہ میں) ۴۵
اے یوسف اے سچے ہمکو جواب دے سات موٹی گایوں کے سات دبلیوں کے کھالینے میں اور
سات ہری بالوں اور اَوْر سوکھی ہوئی میں تاکہ میں لوگوں کے پاس جاؤں تاکہ وہ
جانیں ۴۶ یوسف نے کہا تم کھیتی کرو سات برس پے درپے پھر جو کچھہ تم کاٹو اُس کو
اُسی کی بالوں میں چھوڑ دو مگر تھوڑی سی کو جس میں سے تم کھاؤ ۴۷ پھر آوینگے اس کے
بعد سات برس نہایت سخت (یعنی قحط کے) وہ کہا لینگے جو کچھہ پہلے سے اُن کے
لیئے تم نے اکھٹا کیا تھا مگر اُس میں سے تھوڑا سا جو تم بچا رکھو ۴۸ پھر اُس کے بعد ایک
برس آویگا اُس میں مینھہ برسایا جاویگا لوگوں پر اُس میں (انگور) نچوڑینگے ۴۹ اور
بادشاہ نے کہا اُس کو (یعنی یوسف کو) میرے پاس لے آؤ پھر جب اُس کے یعنی یوسف کے
پاس ایلچی آیا تو یوسف نے کہا کہ اپنے مالک کے پاس پھر جا اور اُس سے پوچھہ کہ کیا
حال ہی اُن عورتوں کا جنہوں نے کاٹ لیئے اپنے ہاتھہ بے شک میرا مالک (فی تفسیر ابن
عباس ربی سیدی) اُن کے مکر کو جانتا ہی ۵۰ یوسف کے مالک نے کہا (یعنی اُن عورتوں
سے پوچھا) کہ تمہاری کیا حالت تھی جبکہ تم نے لگاوٹ کی باتیں کیں یوسف سے اُس کو
اپنے آپ کی حفاظت سے ڈگمگا دینے کو — اُنہوں نے کہا دوھائی خدا کی ہم نے اُس پر کوئی
برائی نہیں جانی — عزیز کی عورت نے کہا کہ اب کھل گئی سچی بات — میں نے لگاوٹ
کی باتیں کیں یوسف سے اُس کو اُسکے آپ کی حفاظت سے ڈگمگا دینے کو اور بیشک وہ کچھہ
شبہہ نہیں کہ سچوں میں سے ہی ۵۱ یہہ اس لیئے تھا

اني لم اخنه بالغيب و ان الله لا يهدي كيد الخائنين ۵۲
و ما ابرئ نفسي ان النفس لامارة بالسوء الا ما رحم ربي ان
ربي غفور رحيم ۵۳ و قال الملك ائتوني به استخلصه
لنفسي فلما كلمه قال انك اليوم لدينا مكين امين ۵۴
قال اجعلني على خزائن الارض اني حفيظ عليم ۵۵
و كذلك مكنا ليوسف في الارض يتبوا منها حيث
يشاء نصيب برحمتنا من نشاء و لا نضيع اجر المحسنين ۵۶
و لاجر الاخرة خير للذين امنوا و كانوا يتقون ۵۷ و جاء
اخوة يوسف فدخلوا عليه فعرفهم و هم له منكرون ۵۸
و لما جهزهم بجهازهم قال ائتوني باخ لكم من ابيكم
الا ترون اني اوف الكيل و انا خير المنزلين ۵۹ فان
لم تاتوني به فلا كيل لكم عندي و لا تقربون ۶۰ قالوا
سنراود عنه اباه و انا لفاعلون ۶۱ و قال لفتينه اجعلوا
بضاعتهم في رحالهم لعلهم يعرفونها اذا انقلبوا الى اهلهم

تاکہ عزیز جان لے کہ میں نے اُس کے پیچھے اُس کي خیانت نہیں کي اور یہہ کہ اللہ نہیں چلنے دیتا خیانت کرنے والوں کے مکر کو ۵۲ اور میں اپنے آپ کو بري نہیں کرتا بیشک نفس البتہ فریب دینے والا ھی برائي پر مگر اُس وقت کہ میرا پروردگار مہربانی کرے بیشک میرا پروردگار بخشنے والا ھی مہربانی کرنے والا ۵۳ اور بادشاہ نے کہا کہ اُس کو میرے پاس لاؤ میں اُس کو خالص اپنے لیئے (یعني اپني خدمت کے لیئے) کرونگا — پھر جب بادشاہ نے اُس سے (یعني یوسف سے) بات چیت کي تو کہا بیشک تو آج کے دن بڑے درجہ کا امانت دار ھی ۵۴ یوسف نے کہا کہ مجھکو مقرر کرو زمین کے خزانوں پر بیشک میں نگہبانی کرنے والا جاننے والا ھوں ۵۵ اور اسي طرح ھم نے مقدرت دي یوسف کو اُس زمین (یعني ملک مصر) میں رہتا تھا اُس ملک میں جہاں چاھتا تھا — پہونچادیتے ھیں ھم اپني رحمت جس کو ھم چاھتے ھیں اور نہیں ضایع کرتے بدلہ نیک کام کرنے والوں کا ۵۶ اور البتہ آخرت کا بدلہ بہتر ھی اُن لوگوں کو جو ایمان لاتے ھیں اور پرھیزگار ھوتے ھیں ۵۷ اور آئے یوسف کے بھائي پھر اُس کے سامنے گئے یوسف نے اُن کو پہچانا اور وہ اُس کو نہیں پہچانتے تھے ۵۸ اور جب مہیا کردیا اُن کو اُن کا سامان تو کہا کہ لاؤ میرے پاس بھائي اپنے کو جو کہ تمھارے باپ سے ھی کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں پورے پیمانے دیتا ھوں اور میں بہت اچھي مہماني کرنے والوں سے ھوں ۵۹ پھر اگر تم اُس کو نہ لاؤگے تو تمھارے لیئے میرے پاس پیمانہ نہیں ھی (یعني تمکو اناج نہیں دینے کا) اور میرے پاس مت آؤ ۶۰ اُنھوں نے کہا کہ ھم اُس بھائي کي نسبت اُس کے باپ سے بات چیت کرینگے اور بیشک ھم (اس کام کو) کرنے والے ھیں ۶۱ یوسف نے اپنے خدمت گزاروں سے (في تفسیر ابن عباس لفتیانہ لخدامہ) کہا کہ رکھدو ان کي پونجي (یعني روپیہ جو اُنھوں نے غلہ کي عوض میں دیا تھا) اُن کي خورجیوں میں۔ شاید کہ وہ اُس کو جان لینگے جب کہ پھر کر جاوینگے اپنے لوگوں میں

لعلهم يرجعون (٦٢) فلما رجعوا الى ابيهم قالوا يا بانا
منع منا الكيل فارسل معنا اخانا نكتل و انا له لحفظون (٦٣)
قال هل امنكم عليه الا كما امنتكم على اخيه من
قبل فالله خير حفظا و هو ارحم الرحمين (٦٤) ولما
فتحوا متاعهم و جدوا بضاعتهم ردت اليهم قالوا يا بانا
ما نبغي هذه بضاعتنا ردت الينا و نمير اهلنا و نحفظ
اخانا و نزداد كيل بعير ذلك كيل يسير (٦٥) قال لن
ارسله معكم حتى تؤتون موثقا من الله لتاتنني به الا
ان يحاط بكم فلما اتوه موثقهم قال الله على ما نقول
وكيل (٦٦) و قال يبني لا تدخلوا من باب واحد
وادخلوا من ابواب متفرقة و ما اغني عنكم من الله
من شيء ان الحكم الا لله عليه توكلت و عليه فليتوكل
المتوكلون (٦٧) و لما دخلوا من حيث امرهم ابوهم
ما كان يغني عنهم من الله من شيء الا حاجة في نفس

شاید که وه پهر آویں ﴿۶۲﴾ پهر جب وه پهر کر گئے اپنے باپ کے پاس تو اُنہوں نے کہا اے
همارے باپ منع کیا گیا هی هم سے پیمانه (یعني اناج دینا) پهر بهیج همارے ساتهه
همارے بهائي کو تاکه هم پیمانه لیں اور بے شک هم اُس کے لیئے البته نگهبان هیں ﴿۶۳﴾
یعقوب نے کہا که میں تمکو اُس پر امانت دار نه بناؤں مگر جیسے که میں نے
امانت دار کیا تها تمکو اُس کے بهائي پر اس سے پہلے — پهر الله بہتر هی حفاظت کرنے
والا اور وه بہت بڑا مہربان هی مہربانوں کا ﴿۶۴﴾ اور جب اُنہوں نے کهولا اپنا اسباب اُنہوں نے
پایا که اُن کي پونجي پهیر دي گئي هی اُنهیں کو اُنہوں نے کہا که اے همارے باپ هم کیا
چاهیں اس سے زیاده هماري پونجي پهیر دي گئي هی همکو — اور (وهاں جاکر) اناج
لاویں اپنے لوگوں کے لیئے اور حفاظت کریں اپنے بهائي کي اور زیاده لاویں پیمانه ایک اونٹ
کا (یعني اناج ایک اونٹ کے بوجه کے لائق) یه پیمانه (یعني اناج جو لائے هیں) تهوڑا
هی ﴿۶۵﴾ یعقوب نے کہا که هرگز میں نه بهیجوں گا اُس کو تمہارے ساتهه جب تک که تم
ندو پکا قول خدا سے که ضرور پهر لاؤگے اُس کو میرے پاس مگر یهه که تم گهیر لیئے جاؤ
(یعني گرفتار هو جاؤ) پهر جب یعقوب کو اُنہوں نے پکا عهد دیا تو یعقوب نے کہا که الله
اُس پر جو هم کہتے هیں ذمه دار هی ﴿۶۶﴾ اور یعقوب نے کہا که اے میرے بیٹوں تم نه داخل
هو ایک دروازه سے اور داخل هو جدا جدا دروازوں سے اور میں بے پرواه نهیں کرتا تمکو
الله سے کسي چیز سے کسي کے لیئے حکم کرنا نهیں هی بجز خدا کے اُسي پر میں نے توکل
کیا اور اُسي پر چاهیئے توکل کریں توکل کرنے والے ﴿۶۷﴾ اور جبکه وه داخل هوئے (یعني مصر
میں) جس طرح که اُن کو حکم کیا تها اُن کے باپ نے نه تها که بے پروا کرے اُن کو الله سے
کسي چیز سے لیکن ایک خواهش تهي

يعقوب قضها و انه لذو علم لما علمنه و لكن اكثر الناس
لا يعلمون ﴿۶۸﴾ و لما دخلوا على يوسف اوى اليه اخاه
قال انى انا اخوك فلا تبتئس بما كانوا يعملون ﴿۶۹﴾
فلما جهزهم بجهازهم جعل السقاية فى رحل اخيه ثم
اذن مؤذن ايتها العير انكم لسارقون ﴿۷۰﴾ قالوا و اقبلوا
عليهم ماذا تفقدون ﴿۷۱﴾ قالوا نفقد صواع الملك و لمن جاء
به حمل بعير و انا به زعيم ﴿۷۲﴾ قالوا تالله لقد علمتم
ما جئنا لنفسد فى الارض و ما كنا سارقين ﴿۷۳﴾ قالوا فما
جزاؤه ان كنتم كذبين ﴿۷۴﴾ قالوا جزاؤه من وجد فى
رحله فهو جزاؤه كذلك نجزى الظلمين ﴿۷۵﴾ فبدا
باوعيتهم قبل وعاء اخيه ثم استخرجها من وعاء اخيه
كذلك كدنا ليوسف ما كان لياخذ اخاه فى دين الملك
الا ان يشاء الله نرفع درجت من نشاء و فوق كل ذى
علم عليم ﴿۷۶﴾ قالوا ان يسرق فقد سرق اخ له من قبل

یعقوب کے دل میں اُس کو پورا کیا اور بیشک وہ (یعنی یعقوب) صاحب علم تھا
اُس چیز سے کہ ہم نے اُس کو سکھلایا تھا ولیکن اکثر آدمي نہیں جانتے (٦٨) اور جب وہ
داخل ہوئے یوسف کے پاس تو یوسف نے جگہہ دي اپنے پاس اپنے بھائي کو میں
بیشک تیرا بھائي ہوں پھر تو غمگین نہو اُس سے جو وہ کرتے تھے (٦٩) پھر جب مہیا
کر دیا ان کا سامان رکھدیا پاني پینے کا پیالہ (جو کہ مرصع بجواہرات اور بیش‌قیمت
تھا) اپنے بھائي کي خورجي میں پھر پکارا پکارنے والا کہ اے قافلہ والو بے شک تم البتہ
چور ہو (٧٠) اُنہوں نے کہا اور اُن کے سامنے آئے کہ کیا چیز تمہاري جاتي رہي ہی (٧١) اُن
لوگوں نے کہا کہ جاتا رہا ہی پیالہ بادشاہ کا اور جو کوئي اُس کو لاوے اُس کے لیئے ہی
بوجھ ایک اونٹ کا اور ہم اُس وعدہ کے ضامن ہیں (٧٢) اُنہوں نے کہا خدا کي قسم بیشک
تم جانتے ہو کہ ہم اس لیئے نہیں آئے کہ فساد کریں زمین میں (یعني ملک میں) اور
ہم ہرگز چور نہیں ہیں (٧٣) اُن لوگوں نے کہا کہ پھر کیا بدلہ ہی اُس کا (یعني چرانے کا)
اگر تم جھوٹے ہو (٧٤) اُن لوگوں نے کہا اُس کا بدلہ وہي شخص ہی جسکي خورجي میں
وہ پایا جاوے پھر وہي اُس کا بدلہ ہی اسي طرح ہم سزا دیتے ہیں (اپنے ملک میں)
ظالم کرنے والوں کو (٧٥) پھر شروع کي یوسف نے اُن کي خورجیوں کي (تلاشي) پہلے اپنے
بھائي کي خورجي کي پھر نکالا اُس کو (یعني پیالہ کو) اپنے بھائي کي خورجي میں سے
اس طرح ہم نے مکر کیا یوسف کے لیئے - نہیں تھا کہ لیلوے اپنے بھائي کو بادشاہ کے قانون
میں مگر یہہ کہ اللہ چاہے - بلند کرتے ہیں ہم درجے جسکے چاہتے ہیں - اور برتر ہر جاننے
کے جاننے والا ہی (٧٦) اُنہوں نے کہا کہ اگر یہہ چراوے تو بے شک چرایا تھا اس کے ایک
بھائي نے اس سے پہلے —

فَاَسَرَّهَا يُوسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَ لَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۷۸﴾ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَ مِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ وَ هُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ وَ مَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَ مَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَسْئَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۸۳﴾ وَ تَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ

پھر پوشیدہ رکھا اسکو یوسف نے اپنے دل میں اور نہیں ظاہر کیا اسکو (یعني اُس کے
جواب کو) اُن پر اور کہا کہ تم شریر ہو اپني جگہہ میں اور اللہ جانتا هی جو کچھہ کہ
تم بیان کرتے ہو ۷۷ اُنھوں نے کہا کہ اے عزیز اُس کا ایک باپ هی بہت بڈھا پھر لے لے
هم میں سے ایک کو اُسکي جگہہ بے شک هم دیکھتے هیں تجھکو احسان کرنے والوں
میں سے ۷۸ یوسف نے کہا پناہ بخدا کہ هم لیویں سواے اُس شخص کے پایا هی همنے
اپنا مال اُسکے پاس بے شک اُس وقت هم ہونگے ظالموں سے ۷۹ پھر جب وہ نا اُمید
هوئے اُس سے تو الگ هو بیٹھے آپس میں مشورہ کرنے کو کہا اُن کے سب سے بڑے نے کیا نہیں
جانتے هو تم یہہ کہ تمھارے باپ نے بے شک لیا هی تم سے پکا عہد خدا سے اور اس سے پہلے
کیا تقصیر کي تھي تم نے یوسف کے حق میں پس میں نہ جاؤنگا اس سر زمین سے اُس
وقت تک کہ اجازت دے مجھکو میرا باپ یا حکم دے اللہ میرے لئے اور وہ بہتر هی حکم
کرنے والوں کا ۸۰ پھر جاؤ اپنے باپ پاس اور کہو اے همارے باپ بے شک تیرے بیٹے نے چوري
کي اور هم نے نہیں گواهي دي مگر اُسکي جو هم جانتے تھے (یعني اپنے ملک کے قانون کي
کہ جو چوري کرے وهي اُس کے بدلہ میں لیا جاوے) اور هم نہیں تھے غیب کي باتوں کے
نگہبان (یعني اس بات کو نہیں جانتے تھے کہ همارا بھائي چور نکلے گا) ۸۱ اور پوچھہ لے
اُس بستي سے جس میں هم تھے اور قافلہ سے جس میں هم آئے تھے اور بے شک هم سچے
هیں ۸۲ یعقوب نے کہا بلکہ بنا لي هی تمھارے لیئے تمھارے دل نے کوئي بات پس صبر
اچھا هی اُمید هی کہ اللہ میرے پاس لے آوے سب کو اکھٹا بیشک وہ جاننے والا هی
حکمت والا ۸۳ اور مونھہ پھیر لیا اُن سے اور کہا هاے میرا افسوس یوسف پر

وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۸۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۵﴾

اب تمام سورۃ میں صرف دو تین مقام قابل غور باقی رہ گئے ہیں ایک یہہ " وابیضت عیناہ من الحزن فہو کظیم — دوسرے یہہ — اذہبوا بقمیصي هذا فالقوہ علی وجہہ ابي یات بصیرا — فلما ان جاء البشیر القاہ علی وجہہ فارتد بصیرا — تیسرے یہہ — ولما فصلت العیر قال ابوہم اني لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون — پس اب ہم ان تینوں مقاموں کي تفسیر بیان کرني چاہتے ہیں *

" ابیضت عیناہ " سے زوال بصارت یعني اندھا ہو جانا مراد لینا صحیح نہیں ہی غم سے اور زیادہ رونے سے انسان کي آنکھوں میں اُس کي بینائي میں ضعف آجاتا ہی اور آنکھوں کے ڈھیلوں میں جو سفیدي ہی اُس کي رنگت اصلي سفید رنگ میں اور پر رونق نہیں رہتیں بلکہ بے رونق اور اصلي رنگ سے زیادہ سفید ہو جاتي ہیں اور تراوت کي بجاے خشکي آجاتي ہی یہاں تک کہ انسو نکلنے بھي موقوف ہو جاتے ہیں اور آنکہیں دگر دگر کرنے لگتي ہیں پس یہي حال حضرت یعقوب کی آنکھوں کا ہوگیا تھا قرآن مجید کے یہہ الفاظ کہ ' من الحزن فہو کظیم ' صاف اسي مطلب کو ظاہر کرتے ہیں *

لیکن یہہ حالت دفعتا بدل جاتي ہی جبکہ وہ غم دور ہو جاوے دل میں طاقت اور دماغ میں قوت آجاتي ہی خون کي گردش تیز ہوجاتي ہی اور ان سب باتوں سے آنکھوں پر رونق ہوجاتي ہی ضعف بصر جاتا رہتا ہی اور اصلي بصارت پھر آجاتي ہی اسي حالت کي نسبت یات بصیرا اور فارتد بصیرا کہا گیا ہی — یہہ سب اُمور طبعي ہیں جو انسان پر ایسي حالت میں گذرتي ہیں پس کوئي ضرورت نہیں کہ ہم ان طبعي واقعات کو بیہودہ اور بے سروپا روایتوں کي بنا پر دور ازکار قصی بناویں اور جھوٹے قصوں کو قرآن مجید کي تفسیر میں داخل کرکے کلام الہي کے ساتھہ بے ادبي کریں *

تفسیر کبیر میں بھي بعض اقوال ایسے لکھے ہیں جو بہت کچھہ اُس تفسیر سے جو ہمنے بیان کي ہی مناسبت رکھتے ہیں اس مقام پر اُن کا نقل کرنا خالي ار لطف نہوگا *

تفسیر کبیر میں لکھا ہی کہ " جب حضرت یعقوب نے کہا کہ ہاے افسوس یوسف پر —

انہ لما قال یا اسفي علي یوسف غلبہ البکاء	تو اُن پر رونے نے غلبہ کیا اور رونے کے وقت
و عند غلبۃ البکاء یکثر الماء في العین فتصیر	آنکھہ میں پاني بہت ہو جاتا ہی اور آنکھہ

اور سفید ہوگئیں اُس کی (یعني یعقوب کي) آنکھیں پھر وہ غم سے بھرا ہوا تھا ۸۴
اُنھوں نے کہا بخدا ہمیشہ تو رہیگا یاد کرتا یوسف کو یہاں تک کہ تو ہو جاوے مضمحل
یا ہو جاوے تو مرنے والوں میں سے ۸۵

العین کانها ابیضت من بیاض ذلک الماء و قوله ابیضت عیناه من الحزن کنایة عن غلبة البکاء والدلیل علی صحة هذا القول ان تاثیر الحزن فی غلبة البکاء لا فی حصول العمی فلو حملنا الابیضاض علی غلبة البکاء کان هذا التعلیل حسنا ولو حملناه علی العمی لایحسن هذا التعلیل فکان ماذکرناه اولی و هذا التفسیر مع الدلیل رواه الواحدي فی البسیط عن ابن عباس رضی الله عنهما (تفسیر کبیر)

ایسي ہوجاتي ہی کہ گویا سپید ہوگئی ہی اس پاني سے — اور خدا کا یہہ قول کہ یعقوب کي آنکھیں غم سے سپید ہوگئیں رونے کے غلبہ سے کنایہ ہی اور اس قول کی صحت کي دلیل یہہ ہی کہ غم کا اثر رونے کا غلبہ ہی نہ اندھا ہوجانا پس اگر ہم سپیدي کو غلبۂ بکا پر محمول کریں تو یہہ تعلیل معقول ہوگي اور اگر اندھے پن پر محمول کریں تو یہہ تعلیل موزوں نہوگی — اس لیئے ہم نے جو ذکر کیا وہي بہتر ہی — اور یہہ تفسیر باوجود اس دلیل کے حضرت ابن عباس سے مروي بھي ہی جیسا کہ واحدي نے بسیط میں روایت کیا ہی پس اس روایت سے جو حضرت ابن عباس سے بیان ہوتي ہی صاف ظاہر ہی کہ ابیضت عیناہ سے حضرت یعقوب کا اندھا ہوجانا مراد نہیں ہی *

ایک اور قول اسي مقام پر تفسیر کبیر میں لکھا ہی کہ

و منهم من قال ما عمی لکنه صار بحیث یدرک ادراکا ضعیفا (تفسیر کبیر)

"بعضوں نے کہا ہی کہ وہ اندھے نہیں ہوگئے تھے بلکہ اُن کو نظر آتا تھا لیکن کم نظر آتا تھا *

اس کے بعد تفسیر کبیر میں لکھا ہی کہ

فارتد بصیرا اے رجع بصیرا و معنی الارتداد انقلاب الشی الی حالة قد کان علیها وقوله فارتد بصیرا اے صیره الله بصیرا کما یقال طالت النخلة والله تعالی اطالها واختلفوا فیه فقال بعضهم انه کان قد عمی بالکلیة فالله تعالی جعله بصیرا فی هذا الوقت و قال اخرون بل کان قد ضعف بصره من کثرة البکاء وکثرة الاحزان فلما القوا القمیص علی وجهه وبشر بحیاة یوسف علیه السلام عظم فرحه وانشرح

"پھر وہ بصیر ہوگئے — اور ارتداد کے معني کسي شی کا اُس حالت پر واپس آ جانا ہی جو پہلي تھي اور خدا کا یہہ قول فارتد بصیرا اس کے یہہ معني ہیں کہ خدا نے اُن کو بصیر کردیا جیسا کہ محاورہ میں کہتے ہیں کہ کھجور لمبي ہوگئي اور خدا نے اُس کو لمبي کردیا — اور اس میں لوگوں نے اختلاف کیا ہی سو بعضوں نے کہا ہی کہ وہ بالکل اندھے ہوگئے تھے اور اللہ نے اُن کو اُس وقت بصیر کردیا —

قَالَ اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّیْ وَ حُزْنِیْٓ اِلَی اللّٰهِ وَ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَالَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ یٰبَنِیَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ یُّوْسُفَ وَ اَخِیْهِ

صدرہ و زالت احزانہ فعند ذالک قوی بصرہ و زال النقصان عنه (تفسیر کبیر) — اور بعضوں نے کہا هی کہ اُن کی نگاہ زیادہ رونے سے اور غم سے ضعیف هوگئی تهی پس جب اُن پر کرتہ ڈالا اور یوسف کی زندگی کی خوشخبری دی تو اُن کو بہت خوشی حاصل هوئی اور اُن کا سینہ کهل گیا اور غم جاتا رہا پس اُن کی نگاہ قوی هوگئی اور جو نقصان تها جاتا رہا *

اب ' لاجدریح یوسف ' پر غور کرنی باقی هی — یہہ بات بخوبی ظاهر هی کہ حضرت یعقوب کو اسبات پر کہ حضرت یوسف کو بهیڑیا کها گیا هرگز یقین نهیں تها اور وہ بلاشبہہ اُن کو زندہ سمجهتے تهے اور ایسے موقع پر یهی خیالات هوتے هیں کہ وہ کهیں چلا گیا هوگا اور کسی نے اُس کو اپنے پاس رکهہ لیا هوگا یا بطور غلام کے بیچ ڈالا هوگا اور اُس زمانہ کی حالت کے موافق یہہ اخیر خیال زیادہ قوی هوگا اُنهی وجوهات سے اُن کو همیشہ یوسف کی تلاش رهتی تهی اور همیشہ اُس کے ملنے کی توقع رکهتے تهے اور اُن کے تلاش کرنے کی تاکید کیا کرتے تهے — یہہ ایسا امر هی جو همیشہ هوتا هی اس زمانہ میں بهی اگر کسی کا لڑکا گم هو جاتا هی یا کهیں نکل جاتا هی تو همیشہ اُس کی تلاش میں رهتا هی اور اُس سے ملنے یا اُس کے مل جانے کی توقع رکهتا هی *

اُس زمانہ میں مصر کی ایسی حالت تهی کہ لڑکے اور لڑکیوں کو پکڑ لیجاکر وهاں بیچ ڈالنا زیادہ قرین قیاس تها اور کچهہ تعجب نهیں هی کہ حضرت یعقوب کو بهی یہہ خیال هو کہ کسی شخص نے یوسف کو پکڑلیا هو اور مصر میں لیجاکر بیچ ڈالا هو ـ تفسیر کبیر میں ایک روایت لکهی هی گو اُس روایت کا طرز بیان کیسا هی فضول هو مگر اُس کی فضولیات چهوڑکر دو نتیجے اُس سے نکالے جا سکتے هیں ایک یہہ کہ حضرت یعقوب کو یوسف کے زندہ هونے کا یقین تها دوسرے یہہ کہ اُنکو یوسف کے مصر میں هونے کا احتمال تها اور وہ روایت یہہ هی کہ " حضرت یعقوب نے کہا کہ میں خدا کی طرف

قال یعقوب علیہ السلام و اعلم من اللہ مالا تعلمون ای اعلم من رحمته واحسانه مالا تعلمون وهو انه تعالی یاتینی بالفرج من حیث لا احتسب فهواشارة الی انه کان یتوقع وصول یوسف الیه وذکروا لسبب هذا التوقع امورا احدها ان ملک الموت اتاه فقال له یا ملک الموت هل قبضت روح ابنی یوسف قال

اُس نے کہا کہ بات یہہ ہی کہ میري شکایت کرنا اپني بیقراري اور اپنے غم کي الله هي سے ہي اور میں جانتا هوں الله سے جو کچھہ کہ تم نہیں جانتے (۸۶) اے میرے بیٹو جاؤ اور خبر لگاؤ یوسف کي اور اُس کے بھائي کي

لا یا نبي الله ثم اشار الی جانب مصر و قال اطلبوه ہہنا — (تفسیر کبیر) سے وہ جانتا هوں جو تم نہیں جانتے یعني میں خدا کا وہ احسان اور رحمت جانتا هوں جو تم نہیں جانتے اور وہ یہہ هی کہ خدا میرے لیئے خوشي لائیگا اور مجھے پہلے سے اُس کي کچھہ خبر نہوگي پس یہہ اشارہ ہي اسبات کي طرف کہ حضرت یعقوب — یوسف کے ملنے کي اُمید رکھتے تھے اور لوگوں نے اس اُمید کي مختلف وجوہ بیان کیئے هیں ایک یہہ کہ ملک الموت اُن کے پاس آئے تو اُن سے یعقوب نے پوچھا کہ تم نے میرے بیٹے کي روح قبض کر لي اُنھوں نے کہا اے خدا کے پیغمبر نہیں — پھر ملک الموت نے مصر کي طرف اشارہ کیا اور کہا کہ اُدھر تلاش کیجیئے *

بلا شبہہ حضرت یعقوب نے مصر میں بھي تلاش کي هوگي مگر وہ عزیز مصر کے هاتھہ بیچے گئے تھے اور محلوں میں داخل تھے اور ایک مدت تک قید رہے اُن کا پتا نہیں لگ سکتا هوگا مگر جب حضرت یوسف کے بھائي مصر میں گئے اور حضرت یوسف بھي اُس زمانہ میں عروج کي حالت میں تھے اور رعایت اور سلوک کہ اُنھوں نے اپنے بھائیوں کے ساتھہ کیا تھا اور پھر اپنے حقیقي بھائي کے لانے کي بھي تاکید دي تھي اور کچھہ حالات بھي اُن کے سنے هونگے تو اُن کے بھائیوں اور اُن کے باپ کے دل میں ضرور شبہہ پیدا هوا هوگا کہ کہیں یہہ یوسف هي نہو مگر جس درجہ شاهي پر اُسوقت حضرت یوسف تھے یہہ شبہہ پختہ نہوتا هوگا اور دل سے نکل جاتا هوگا *

اس بات کا ثبوت کہ یوسف کے بھائیوں کو دلمیں بھي شبہہ تھا کہ وہ یوسف هي نہو خود قرآن مجید سے پایا جاتا هی کیونکہ جب حضرت یوسف نے اُن سے کہا کہ " تم جانتے هو کہ تم نے یوسف اور اُسکے بھائي کے ساتھہ کیا کیا تھا — تو بغیر اس کے کہ حضرت یوسف کہیں کہ میں یوسف هوں اُنکے بھائي بول اُوٹھے کہ ائنک لانت یوسف یعني کیا سچ مچ تم یوسف هو — اسیطرح حضرت یعقوب کے بیٹوں کے مصر میں انے جانے اور حالات سننے سے یوسف کي نسبت مصر میں هونے بلکہ یوسف کے یوسف هونے کا شبہہ قوي هوتا جاتا تھا اس امر کي تقویت کے علاوہ اُس پہلي روایت کي مؤید چند اور روایتیں تفسیر کبیر میں موجود هیں *

وَلَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُوْنَ ﴿۸۷﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰاَيُّهَا الْعَزِيْزُ

ایک روایت یہہ ہی کہ " سدي کا قول ہی کہ جب حضرت یعقوب کو اُنکے بیٹوں نے

قال السدی لما اخبروہ بذیرۃ ملک الملک و کمال حالہ فی اقوالہ وافعالہ طمع ان یکون ہو یوسف و قال یبعد ان یظہر فی الکفار مثلہ (تفسیر کبیر) —

عزیز مصر کي صفات اور اُن کے اقوال و افعال کے کمال سے مطلع کیا تو اُنکو اُمید ہوئي کہ وہ یوسف هي هونگے اور یہہ کہا کہ کافروں میں تو ایسا شخص پیدا نہیں ہوسکتا *

ایک یہہ هی کہ " اُنہوں نے قطعا جان لیا کہ بنیامین چوري نہیں کرسکتا اور یہہ

علم قطعا ان بنیامین لایسرق وسمع ان الملک ما اذاہ وماضربہ فغلب علی ظنہ ان ذالک الملک ہو یوسف (تفسیر کبیر) —

سنا کہ بادشاہ نے اُسکو نہ ستایا نہ مارا پس اُنکو گمان غالب ہوا کہ یہہ بادشاہ یوسف هي ہوگا *

ایک یہہ هی کہ " وہ اپني اولاد کي طرف متوجہ ہوئے اور اُن کے ساتھہ مہرباني

انہ رجع الی اولادہ و تکلم معہم علی سبیل اللطف وہو قولہ یابني اذہبوا فتحسسوا من یوسف واخیہ — و اعلم انہ علیہ السلام ما طمع فی وجدان یوسف بناء علی الامارات المذکورۃ فقال لبنیہ تحسسوا من یوسف — (تفسیر کبیر)

سے باتیں کیں جیسا کہ خدا نے کہا یا بني اذہبوا فتحسسوا من یوسف و اخیہ — اور جان تو کہ حضرت یعقوب کو جب اُن نشانیوں کي اُمید بندھي تو اُنہوں نے بیٹوں سے کہا کہ یوسف کا پتہ لگاؤ *

پس جبکہ حضرت یعقوب کا شبہہ اسقدر قوي ہوگیا تھا اور جو مہرباني یوسف نے اپنے بھائي کے ساتھہ کي تھي اُس کو سن کر اُن کو گمان غالب ہوگیا تھا کہ وہ بنیامین کا بھائي یوسف هی تو اُنکو یقین کامل ہوا کہ ابکے جو قافلہ واپس آویگا وہ ٹھیک خبر یوسف کی لاویگا جبکہ تیسري دفعہ یہہ لوگ مصر میں گئے تو حضرت یوسف نے مصر میں سب کے سامنے کہدیا تھا کہ میں یوسف ہوں اور حضرت یعقوب کو معہ تمام کنبہ کے بلا لے کو کہا تھا اور اُن کے لیئے بہت سا سامان مہیا کرنے کو حکم دیا تھا جس کے لیئے کچھہ عرصہ لگا ہوگا اس عرصہ میں حضرت یوسف کے مصر میں موجود ہونے کی خبر افواہا حضرت یعقوب کو پہنچ گئي ہوگي اُس افواہ پر اُن کو یقین ہوا اور اُنہوں نے فرمایا کہ " اني لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون ' یعني میں پاتا ہوں خبر یوسف کي اگر تم مجھکو بہکا ہوا نہ کہو *

اور نا اُمید نه هو الله کي رحمت سے بیشک نهیں نا اُمید هوتا کوئي الله کي رحمت سے بجز کافروں کي قوم کے (۸۷) پهر جب وه داخل هوئے یوسف پاس (یعني دوسري دفعه) تو اُنهوں نے کها اے عزیز

همکو نهیں معلوم هی که قرآن مجید میں کهیں " ریح " کا لفظ بمعنی بو کے آیا هو اس مقام پر ریح کا لفظ یوسف کي طرف مضاف هی تو اب همکو دیکهنا چاهیئے که قرآن مجید میں اور کهیں بهی ریح کا لفظ کسی شخص یا اُس شخص کي نسبت مضاف هوکر آیا هی یا نهیں اگر آیا هی تو اُس کے کیا معنی هیں — تلاش کے بعد همکو یهه آیت ملی واطیعوا الله و رسوله ولا تنازعوا فتفشلوا و تذهب ریحکم (سوره انفال ایت ۴۸) یعني جاتي رهیگي هوا تمهاري یعني قوت و اتفاق کي جو خبر مشهور هی اُس کي شهرت جاتي رهیگي *

علاوه اس کے خود ریاح کو بشرا یعني خبر دینے والي خدا نے کها هی " هوالذي یرسل الریاح بشرا بین یدی رحمته (سوره اعراف آیت ۵۵) اور ریاح کو مبشرات بهي کها هی یعني خبر دینے والیاں " ومن آیاته ان یرسل الریاح مبشرات (سوره لقمان آیت ۴۵) پس ریح یوسف سے یوسف کي مراد اُس اتفاقي خبر سے هی جس سے یوسف کا هونا حضرت یعقوب نے سنا تها *

مفسرین کے دل میں یهه کهاني بسي هوئي تهي که جب حضرت ابراهیم کو آگ میں ڈالا هی تو حضرت جبرئیل نے بهشت سے ایک قمیص لاکر حضرت ابراهیم کو پهنا دیا تها جسکے سبب وه آگ میں نهیں جلے — وه قمیص حضرت اسحٰق اور اُن کے بعد حضرت یعقوب پاس آیا حضرت یعقوب نے اُسکو بطور تعویذ کے چاندي میں منڈه کر حضرت یوسف کے گلے میں لٹکادیا تها — جب اُنکو اندهی کنوئیں میں ڈالا هی تو وه تعویذ اُن کے گلے میں ره گیا تها وهي قمیص اُنهوں نے بهیجا تها جب وه نکلا تو هوا لگ کر تمام دنیا میں بهشت کے قمیص کي خوشبو پهیل گئي اوروں نے نه جانا که کاهی کی بو هی مگر حضرت یعقوب نے بو کو پهچان لیا اور جان گئے که بهشت کي یا یوسف کے قمیص کی هی پس اس خیال پر قرآن مجید میں بهي ریح کے معني بو کے قرار دیدیئے — یهه قصه تفسیر کبیر میں بهي مندرج هی مگر افسوس هی که هم اُس پر یقین نهیں کرسکتے — جو اپنا کرتا که اُنهوں نے بهیجا تها بلاشبهه وه ایک شاهانه کرتا هوگا اور صرف بطور نشاني کے بهیجا تها کوئي اور عجیب بات اُس کرتے میں نه تهی بجز اسکے که اُس سے حضرت یعقوب کو پورا یقین اور اُن کے دلکو تسلي هوجاوے که یوسف زنده هی اور ایسے عالي درجه پر خدا نے اُسکو پهونچا دیاهی *

مَسَّنَا وَ اَهْلَنَا الضُّرُّ وَ جِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰيةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ
وَ تَصَدَّقْ عَلَيْنَا اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِى الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَالَ هَلْ
عَلِمْتُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَ اَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جَاهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾ قَالُوْٓا
ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَ هٰذَا اَخِىْ قَدْ مَنَّ
اللّٰهُ عَلَيْنَا اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَ يَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ اِنْ كُنَّا
لَخٰطِئِيْنَ ﴿۹۱﴾ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَ
هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِىْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى
وَجْهِ اَبِىْ يَاْتِ بَصِيْرًا وَاْتُوْنِىْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾ وَ لَمَّا
فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّىْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَا اَنْ
تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِىْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾ فَلَمَّا
اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ﴿۹۶﴾ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ
لَّكُمْ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۷﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا
ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِئِيْنَ ﴿۹۸﴾

چھو لیا ھمکو اور ھمارے لوگوں کو سختي نے اور ھم لائے ھیں ایک حقیر (یعني تھوڑي سي) پونجي پھر بھر دے ھمکو پیمانہ اور خیرات کر ھمپر بیشک اللہ جزا دیتا ھی خیرات کرنے والوں کو ﴿۸۸﴾ یوسف نے کہا کہ کیا جانتے ھو تم جو کچھہ کہ تم نے کیا یوسف اور اُسکے بھائي کے ساتھہ جبکہ تم جاھل تھے ﴿۸۹﴾ وہ بولے اُنھے کہ کیا بیشک تو البتہ تو ھي یوسف ھی یوسف نے کہا کہ میں یوسف ھوں اور یہہ میرا بھائي ھے بیشک احسان کیا ھی اللہ نے اُوپر ھمارے بیشک جو کہ پرھیز گاري کرے اور صبر کرے پھر بیشک اللہ نہیں ضایع کرتا اجر نیک کام کرنے والوں کا ﴿۹۰﴾ اُنھوں نے کہا قسم بخدا بیشک بزرگي دي ھی تجھکو اللہ نے ھمپر اور بیشک ھم تھے خطا کرنے والے ﴿۹۱﴾ یوسف نے کہا کہ کوئي سرزنش نہیں ھی تمپر آج کے دن بخشے اللہ تعالے تمکو اور وہ بہت بڑا رحم کرنے والا ھی رحم کرنےوالوں کا ﴿۹۲﴾ لے جاؤ میرے اس کرتہ کو اور ڈالدو اُوپر مونہہ میرے باپ کے (یعني اُس کے سامنے) آویگا بینا ھوکر اور لے آؤ میرے پاس اپنے کنبہ کو سب کو ﴿۹۳﴾ اور جبکہ جدا ھوا قافلہ (یعني جدا ھوا شہر مصر سے یعني واپس چلا) کہا اُن کے باپ نے کہ بیشک میں پاتا ھوں بوا یعني خبر (عام ترجمہ بو) یوسف کي اگر تم مجھکو بہکا ھوا نہ کہو ﴿۹۴﴾ جن سے مخاطب ھوکر یعقوب نے کہا تھا اُن لوگوں نے کہا کہ بخدا بیشک تو اپني قدیم گمراھي (یعني غلط خیال اور اُلٹي سمجھہ) میں پڑا ھوا ھی ﴿۹۵﴾ پھر جب آیا خوشخبري دینے والا ڈال دیا اُس کو یعني کرتے کو اُس کے مونہہ پر (یعني یعقوب کے سامنے) پھر وہ ھوگیا بینا ﴿۹۶﴾ یعقوب نے کہا کہ کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں جانتا ھوں اللہ سے وہ جو تم نہیں جانتے ﴿۹۷﴾ اُنھوں نے کہا اے ھمارے باپ ھمارے لیئے ھمارے گناھوں کي معافي مانگ بیشک ھم تھے خطا کرنے والے ﴿۹۸﴾

قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿۹۹﴾ فَلَمَّا
دَخَلُوا عَلَى يُوسُفَ آوَى إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ
إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ ﴿۱۰۰﴾ وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوا
لَهُ سُجَّدًا وَقَالَ يَا أَبَتِ هَذَا تَأْوِيلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ
جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ
وَجَاءَ بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ أَنْ نَزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِي وَ
بَيْنَ إِخْوَتِي إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿۱۰۱﴾
رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ
فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصّٰلِحِينَ ﴿۱۰۲﴾ ذٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ
الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا
أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ
بِمُؤْمِنِينَ ﴿۱۰۳﴾ وَمَا تَسْأَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ هُوَ إِلَّا
ذِكْرٌ لِلْعٰلَمِينَ ﴿۱۰۴﴾

یعقوب نے کہا کہ میں تمہارے لئے معافی مانگونگا اپنے پروردگار سے بے شک وہ بخشنے والا

هی مہربان ۹۹ پھر جب وہ (یعنی یعقوب معہ تمام خاندان کے) داخل ہوئے یوسف

کے پاس تو اُس نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہہ دی اور کہا داخل ہو مصر میں اگر

خدا کی مرضی ہو امن و امان سے ۱۰۰ اور اُس نے چڑھا لیا اپنے ماں باپ کو تخت

پر اور وہ سب جھک پڑے سجدہ کرتے ہوئے اور یوسف نے کہا اے میرے باپ یہہ هی

تعبیر میرے پہلے والے خواب کی بیشک اُس کو کیا میرے پروردگار نے سچ اور بیشک

بہت احسان کیا مجھہ پر جبکہ نکالا مجھکو قید خانہ سے اور تمکو لے آیا چٹیل میدان

سے بعد اس کے کہ کچوکا مارا شیطان نے مجھہ میں اور میرے بھائیوں میں بیشک میرا

پروردگار وهی جانتا والا هی حکمت والا ۱۰۱ اے میرے پروردگار تونے مجھکو دیا هی ملک

اور تونے مجھکو سکھایا هی علم حوادث عالم کے مآل کا † پیدا کرنے والا هی آسمانوں کا اور

زمین کا تو هی میرا مربی هی دنیا و آخرت میں مجھکو مسلمان مار اور ملادے مجھکو

نیکوں کے ساتھہ ۱۰۲ اے محمد یہہ هیں خبریں غیب کی هم وحی بھیجتے هیں اُس

کی تیرے پاس اور تو نہ تھا اُن کے پاس جب اُن سبھوں نے ٹھان لیا اپنا کام کرنا اور

وہ مکر کرتے تھے اور نہیں هیں اکثر آدمی — گو کہ تو حرص کرے — ایمان والے ۱۰۳ اور

تو اُن سے نہیں مانگتا اُس پر کچھہ بدلا وہ نہیں هی مگر نصیحت عالموں کے لئے ۱۰۴

---

† الحوادث جمع حدیث والحدیث هوالحادث و تاویلها مآلها و مآل الحوادث الی قدرۃ اللہ تعالی و تکوینہ و حکمتہ والمراد من تاویل الحدیث کیفیۃ الاستدلال باصناف الروحانیۃ والجسمانیۃ علی قدرۃ اللہ تعالی و حکمتہ و جلالہ (تفسیر کبیر تحت آیت ۶)

وَ كَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَ هُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَ مَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَ هُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِيْ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْئَسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ

(لقد كان في قصصهم عبرة) اب همكو غور كرني چاهيئے كه اس قصه ميں عبرت پكڑنے كي كيا چيزيں هيں — مفسرين نے جو كچهه لكها هو لكها هو مگر چند باتيں بلا شبهه اس ميں نهايت عبرت پكڑنے كي هيں •

سب سے اول حضرت يوسف كي پاكدامني هي — حضرت يوسف جوان تهے اور

اور بہت سي نشانیاں هیں آسمانوں اور زمین میں اُن پر گذرتي هیں اور وہ اُن سے مونہہ پھیر لینے والےهیں (۱۰۵) اور ایمان نہیں لاتے اُن میں کے اکثر اللہ پر، مگر ہاں وہ شریک کرنے والے هیں (۱۰۶) کیا وہ نڈر ہوگئے هیں اس بات سے کہ اُن پر کھٹا ٹوپ آوے عذاب اللہ کا یا آ جاوے اُن پر قیامت نا گہان اور وہ نہ جانتے هوں (۱۰۷) کہدے (اے محمد) یہہ هی میري راہ هے تمکو بلاتا هوں خدا کي طرف — سمجھہ کے ساتھہ میں اور جس نے میري تابعداري کي هی (یعني میں بھي سمجھہ یا دلیل کے ساتھہ خدا کي طرف بلاتا هوں اور جنھوں نے میري تابعداري کي هی وہ بھي سمجھہ اور دلیل کے ساتھہ خدا کي طرف بلاتے هیں) اور پاک هی اللہ اور هم نہیں هیں (خدا کے ساتھہ کسیکو) شریک کرنے والوں میں سے (۱۰۸) اور نہیں بھیجا هم نے تجھہ سے پہلے مگر آدمیوں کو — هم اُن کے پاس وحي بھیجتے تھے — بستیوں کے رهنے والوں میں سے پھر کیا وہ نہیں پھرے زمین (یعني ملک) میں تاکہ وہ دیکھتے کہ کسطرح هوا انجام اُن لوگوں کا جو اُن سے پہلے تھے اور بے شک آخرت کا گھر بہتر هی اُن کے لیئے جو ڈرتے هیں پھر کیا تم نہیں ڈرتے (۱۰۹) یہاں تک کہ جب نا اُمید هوگئے رسول اور اُن لوگوں نے گمان کیا کہ اُن کے (یعني رسولوں کي) طرف سے جھوٹ بولا گیا تو آئی اُن کے پاس هماري مدد پھر بچائے گئے وہ جس کو همنے چاها اور نہیں پھیرا جاتا همارا عذاب گنہگار قوم سے (۱۱۰) بے شک تھي اُن کے قصہ میں نصیحت سمجھہ والوں کے لیئے *

انسان کا نفس امارہ جواني کے زمانہ میں ادنی‌سي بات میں پاکدامني سے ڈگمگا دیتا هی — حضرت یوسف کو اُس ڈگمگا دینے کي اس قدر زیادہ ترغیبیں تھیں جو بہت کم کسي انسان کو هوسکتي هیں — عزیز مصر کي عورت جو ایک بادشاہ کي بوگم هونے کا درجہ رکھتي تھي اُس کي خواستگار تھي — وہ خود بھي جوان اور خوبصورت تھي دنیا

مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ تَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

تھی تمام نعمتیں یوسف کو دینے پر موجود تھی — وہ اور یوسف ایک منزل میں رہتے تھے — جب چاہیں تنہائی میں مل سکتے تھے متعدد دفعہ وہ عورت اس طرح پیش آئی کہ اس حالت میں ایک جوان مرد کا جوان عورت کی خواہش کو نہ پورا کرنا اگر ناممکن نہیں تو حد سے زیادہ مشکل ہی اور باوجود ان تمام باتوں کے حضرت یوسف کا صرف خدا کے ڈر سے اور اس احسانمندی کی وجہہ سے کہ اُس کے شوہر نے مجھے خریدا ہی اور پرورش کیا ہی اور اپنے گھر میں رکھا ہی میں کیونکر اُس کی خیانت کرسکتا ہوں پاک دامن رہنا یہ انتہا غور کرنے اور نصیحت پکڑنے کے قابل ہی — اُنکو خدا کا خوف اور خدا کے احکام کی اطاعت نصیحت دیتی ہی اور اُنکو محسن کے احسان کو کبھی نہ بھولنا اور قدرتی جذبات انسانی پر بھی احسانمندی کو غالب رکھنا انسانوں کے واسطے بہت بڑی نصیحت ہی *

جب عزیز مصر کی عورت نے کہا کہ اگر تو میری بات نہ مانیگا تو میں تجھکو قید خانہ میں بھیج دونگی اور ذلیل کردونگی تو یوسف نے اُس مصیبت اور ذلت کو گوارا کرکے کس سچے دل اور خلوص نیت سے کہا کہ اے میرے پروردگار قیدخانہ مجھکو بہت پیارا ہی اُس بات سے جو وہ مجھہ سے چاہتی ہی — یہہ قول حضرت یوسف کا کسقدر دل میں اثر کرنے والا اور عبرت اور نصیحت دینے والا ہی *

باپ سے کم سنی میں مفارقت بھائیوں کا ظلم — اندھے کنوئیں میں ڈال دیئے جانے کی مصیبت بطور غلام نے پکڑے اور بیچے جانے کی ذلت اور پھر عیش اور آرام میں آکر قیدخانہ میں ڈالے جانے کی ذلت و مصیبت سب کو صبر سے سہنا اور ہر حالت میں خدا کی مرضی پر راضی رہنا کبھی اُس کی شکایت نکرنا کیا انسانوں کے لیئے عمدہ سی عمدہ نصیحت نہیں ہی *

اُس کے بعد جب یوسف بادشاہت کے درجہ پر پہونچ گئے اور بھائیوں پر بخوبی قابو پایا تو اُن کے تمام ظلموں کو جو اُن کے ہاتھہ سے سہے تھے اور اُن کی تمام برائیوں اور بدسلوکیوں کو یکلخت بھلا دینا اور نہایت اخلاق و محبت سے اُن کے ساتھہ پیش آنا اور نہایت مصیبت کے وقت پے درپے اور طرح بطرح سے اُن کے ساتھہ سلوک کرنا دنیا میں اُن کی خطاؤں سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

المر تلک ایت الکتب والذی انزل الیک من ربک
الحق ولکن اکثر الناس لا یؤمنون ﴿۱﴾ اللہ الذی رفع
السموت بغیر عمد ترونها ثم استوی علی العرش و سخر
الشمس والقمر کل یجری لاجل مسمی یدبر الامر یفصل
الایت لعلکم بلقاء ربکم توقنون ﴿۲﴾ و هو الذی مد الارض
و جعل فیها رواسی و انهرا و من کل الثمرت جعل فیها
زوجین اثنین یغشی الیل النهار ان فی ذلک لایت لقوم
یتفکرون ﴿۳﴾ و فی الارض قطع متجورت و جنت من
اعناب و زرع و نخیل صنوان و غیر صنوان یسقی بماء
واحد و نفضل بعضها علی بعض فی الاکل ان فی ذلک
لایت لقوم یعقلون ﴿۴﴾ و ان تعجب فعجب قولهم ءاذا
کنا تربا ءانا لفی خلق جدید ﴿۵﴾ اولئک الذین کفروا
بربهم و اولئک الاغلل فی اعناقهم و اولئک اصحب النار

خدا کے نام سے جو بڑا رحم والا ھی بڑا مہربان

الٓمّر — یہہ ھیں آیتیں کتاب (یعنی قرآن) کي اور وہ جو بھیجي گئی ھی تیرے پاس تیرے پروردگار سے ٹھیک ھے ولیکن اکثر آدمي ایمان نہیں لاتے ۱ اللہ وہ ھی جس نے بلند کیا آسمانوں کو بغیر ایسے ستونوں کے کہ تم اُن کو دیکھو (في تفسیر ابن عباس یقال بعمد لا ترونہا) پھر قایم ھوا عرش پر اور حکم کے تابع کیا سورج کو اور چاند کو ھر ایک چلتا ھی میعاد معین تک — تدبیر کرتا ھی کام کي اور تفصیل کرتا ھی نشانیوں کي تاکہ تم اپنے پروردگار کے ملنے پر یقین کرو ۲ اور وہ ھی جس نے پھیلایا زمین کو اور پیدا کیا اُس میں پہاڑوں اور نہروں کو اور ھر قسم کے پھلوں کو — پیدا کیا اُس میں جوڑا جوڑا ڈھانک دیتا ھی رات سے دن کو اس میں بے شک نشانیاں ھیں اُن لوگوں کے لیئے جو سونچتے ھیں ۳ اور زمین میں کے ٹکڑے ایک دوسرے کے پاس پاس ھیں اور انگور کے باغ اور کھیتي اور کھجور کے درخت ھیں ایک جڑ سے پھوٹے ھوئے اور الگ اُوگے ھوئے سیراب کیئے جاتے ھیں ایک ھي پاني سے اور فضیلت دیدیتے ھیں ھم اُن میں سے ایک کو دوسرے پر مزے میں بیشک اس میں ھی البتہ نشانیاں اُن لوگوں کے لیئے جو سمجھتے ھیں ۴ اور اگر تو تعجب کرے (اُن کي باتوں میں) تو عجب ھی اُن کا کہنا کہ کیا جب ھم مٹي ھوجاوینگے تو کیا پھر ھم نئي پیدایش میں ھونگے ۵ یہی وہ لوگ ھیں جو منکر ھوئے اپنے پروردگار کے اور یہي لوگ ھیں کہ طوق ھونگے اُن کي گردنوں میں اور یہي لوگ ھیں آگ میں پڑنے والے

هم فيها خلدون ﴿٦﴾ و يستعجلونک بالسيئة قبل الحسنة
و قد خلت من قبلهم المثلت و ان ربک لذو مغفرة
للناس على ظلمهم و ان ربک لشديد العقاب ﴿٧﴾ و يقول
الذين كفروا لولا انزل عليه اية من ربه انما انت منذر
و لكل قوم هاد ﴿٨﴾ الله يعلم ما تحمل كل انثى و ما
تغيض الارحام و ما تزداد و كل شيء عنده بمقدار ﴿٩﴾
علم الغيب والشهادة الكبير المتعال ﴿١٠﴾ سواء منكم من
اسر القول و من جهر به و من هو مستخف باليل
و سارب بالنهار ﴿١١﴾ له معقبت من بين يديه و من
خلفه يحفظونه من امر الله ان الله لا يغير ما بقوم حتى
يغيروا ما بانفسهم و اذا اراد الله بقوم سوء فلا مرد له
و ما لهم من دونه من وال ﴿١٢﴾ هو الذي يريكم البرق خوفا
و طمعا و ينشئ السحاب الثقال ﴿١٣﴾ و يسبح الرعد
بحمده والملئكة من خيفته و يرسل الصواعق فيصيب

وہ اُسي میں ہمیشہ رہینگے (۶) اور جلدي چاہتے ہیں تجھہ سے برائي پہلے بھلائي کے اور
بے شک ہوچکي ہیں اُن سے پہلے سزائیں اور بے شک تیرا پروردگار بخشش والا
ہی انسان کے لیئے باوجود اُن کے ظالم ہونے کے اور بے شک تیرا پروردگار سخت
عذاب دینے والا ہی (۷) اور کہتے ہیں وہ جو کافر ہوئے کیوں نہیں بھیجي گئي اُس
پر کوئي نشاني اُس کے پروردگار سے — بات یہہ ہی کہ تو ڈرانے والا ہی (یعني قیامت
کے عذاب سے) اور ہر قوم کے لیئے ہدایت کرنے والا ہی (۸) اللہ جانتا ہی جو کچھہ
کہ اُٹھاتي ہی (یعني اپنے رحم میں) ہر ایک عورت اور جو کچھہ کہ گھٹا دیتے ہیں رحم
اور جو کچھہ کہ بڑھا دیتے ہیں (یعني مدت حمل میں) اور ہر ایک چیز اُس کے پاس
اندازہ پر ہی (۹) جاننے والا ہی چھپي اور کھلي کا بڑا ہی بلند مرتبہ کا (۱۰) برابر ہی نہ
تم میں سے جو کوئي چھپاوے بات کو یا اُس کو پکار کر کہدے اور جو شخص کہ وہ رات
میں چھپنے والا ہی یا دن میں رستہ چلنے والا ہی (۱۱) پے در پے ہیں اُس کے لیئے
(یعني محافظ) اُس کے آگے اور اُسکے پیچھے اُسکي حفاظت کرتے ہیں اللہ کے حکم سے —
بے شک اللہ نہیں بدلدیتا اُس چیز کو جو کسي قوم کے ساتھہ ہی جب تک کہ وہ بدل
ڈالیں اُس چیز کو جو اُن کے دلوں میں ہی — اور جب ارادہ کرتا ہی اللہ کسي قوم کے
ساتھہ برائي کا پھر اُس کے لیئے کوئي پھیر دینے والا نہیں ہی — اور کوئي اُن کے لیئے نہیں
ہی سوا اُس کے (یعني خدا کے) حمایت کرنے والوں سے (۱۲) وہ وہي ہی جو دکھاتا ہی
تمکو بجلي ڈرانے کو اور لالچ کرنے کو اور اُٹھاتا ہی بھاري بادل (۱۳) اور تسبیح کرتي ہی
کڑک ساتھہ اُس کي تعریف کے اور فرشتے اُس کے (یعني خدا کے) ڈر سے — اور بھیجتا ہی
بجلي کے شعلے پھر اُن کو پہونچا دیتا ہی

بها من يشاء و هم يجادلون في الله و هو شديد
المحال ﴿١٤﴾ له دعوة الحق والذين يدعون من دونه
لا يستجيبون لهم بشيء الا كباسط كفيه الى الماء ليبلغ
فاه و ما هو ببالغه و ما دعاء الكفرين الا في ضلل ﴿١٥﴾
و لله يسجد من في السموات والارض طوعا و كرها
و ظللهم بالغدو والاصال ﴿١٦﴾ قل من رب السموات والارض
قل الله قل افاتخذتم من دونه اولياء لا يملكون لانفسهم
نفعا ولا ضرا قل هل يستوي الاعمى والبصير ام هل
تستوي الظلمت والنور ام جعلوا لله شركاء خلقوا كخلقه
فتشابه الخلق عليهم قل الله خالق كل شيء و هو الواحد
القهار ﴿١٧﴾ انزل من السماء ماء فسالت اودية بقدرها
فاحتمل السيل زبدا رابيا و مما يوقدون عليه في النار
ابتغاء حلية او متاع زبد مثله كذلك يضرب الله الحق
والباطل فاما الزبد فيذهب جفاء و اما ما ينفع الناس

جس کوچاھتا ھی اور وہ جھگڑتے ھیں (خدا کي قدرت) میں - اور وہ سخت عذاب والا ھی ۱۳ أسیکے لیئے ھی پکارنا سچا - اور جو لوگ پکارتے ھیں اور کسي کو اُس کے سوا وہ اُن کو کچھہ بھي فائدہ مند جواب نھیں دیتے مگر اُن کي مثال ھتیلي پھیلانو پاني کي طرف جانے والي کي ھی کہ تا پھونچے پاني اُس کے منھہ میں اور وہ اُسمیں پھونچنے والا نھیں - اور نھیں ھی پکارنا کافروں کا بجز گمراھي کے ۱۵ اور خداھي کے واسطے سجدہ کرتے ھیں جوھیں آسمانوں میں اور زمین میں خوشي سے اور نا خوشي سے اور اُن کي پرچھائیاں صبح کو اور شام کو ۱۶ کھدے (اے پیغمبر) کون ھی پروردگار آسمانوں کا اور زمین کا — کھدے کہ الله - کھدے پھر کیا تم پکڑتے ھو اُس کے سوا حمایتي وہ اختیار نھیں رکھتے خود اپنے لیئے نفع کا نہ ضرر کا - کھدے کیا برابر ھی اندھا اور دیکھنے والا یا کیا برابر ھیں اندھیریاں اور اوجالا — کیا اُنھوں نے تھیرائے ھیں خدا کے لیئے شریک کہ اُنھوں نے پیدا کیا ھو مانند اُس کے (یعني خدا کے) پیدا کرنے کے پھر مشتبھہ ھوگئي ھی اُنپر پیدایش - کھدے الله پیدا کرنے والا ھر چیز کا ھی وھي یگانہ زبردست ھی ۱۷ برسایا آسمان سے پاني پھر بہ نکلیں ندیاں اپنے اندازہ کے موافق پھر اُتھایا رو نے جھاگ اُوپر ھي اُوپر اور اُس چیز میں جس کو ڈالتے ھیں آگ میں گھنا یا اور اسباب بنانے کے لیئے جھاگ (یعني کیت) ھی مثل اُس کي — اسیطرح الله بیان کردیتا ھی حق اور باطل کو — پھر جو کہ جھاگ ھی وہ جاتا رھتا ھی نکما ھوکر - اور جو کہ وہ چیز ھی جو نفع دیتي ھی آدمیوں کو

فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلَّذِيْنَ
اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ
مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ
سُوْٓءُ الْحِسَابِ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ يَّعْلَمُ
اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى اِنَّمَا
يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۹﴾ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا
يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ﴿۲۰﴾ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ
يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴿۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ
صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً وَّ يَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ
لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَ مَنْ صَلَحَ
مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ
مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾
وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَ يَقْطَعُوْنَ

تهرتي هی زمين ميں اسيطرح بيان كرتا هی الله مثالوں كو - اُن لوگوں كے ليئے
جنهوں نے قبول كيا هی اپنے پروردگار كو (يعني اُس كي توحيد كو) اچهائي اور جن
لوگوں نے نهيں قبول كيا اُسكو (يعني اُسكي توحيد كو) اگر هو اُن كے ليئے جو
كچهه كه زمين ميں هی سب كا سب اور اُسيكي مانند اُس كے ساتهه البته بدله
ديں ساتهه اُسكے (يعني ايسا هونا غير ممكن تو بدله دينا بهي غير ممكن هی) وهي لوگ
هيں كه اُنكے ليئے هی برائي حساب كي — اور اُنكي جگهه جهنم هی اور بري جگهه
هی ۱۸ كيا پهر وه شخص جو جانتا هی كه يهه جو بهيجا گيا هی تيرے پاس تيرے
پروردگار سے سچ هی اُس شخص كي مانند هی كه وه اندها هی - بات صرف اتني هي
هی كه نصيحت پكڑتے هيں عقل والے ۱۹ وه جو پورا كرتے هيں الله كے عهد كو اور نهيں
توڑتے عهد كو ۲۰ اور وه جو ملاتے هيں اُسكو جسكے ليئے الله نے حكم ديا هی كه وه ملائے جاويں
اور اپنے پروردگار سے ڈرتے هيں اور ڈرتے هيں برے حساب سے ۲۱ اور جن لوگوں نے صبر كيا
اپنے پروردگار كے مونهه كي (يعني خاص اُسيكي چاهت سے) اور قايم ركها نماز كو اور خرچ كيا
اُس ميں سے جو همنے اُنكو روزي دي هی چهپاكر يا ظاهر كر كر اور دور كرديتے هيں اچهي
بات سے بري بات كو وهي لوگ هيں جن كے ليئے هی پچهلا گهر يعني اُس كي بهلائياں ۲۲
بهشتيں هيں هميشه رهنے كي اُس ميں وه جاوينگے اور وه جو اچهے هيں اُن كے باپ دادوں
اور اُنكي جوروں اور اُنكي اولاد ميں اور فرشتے آوينگے اُن كے پاس هر دروازے سے ۲۳ (كهتے
هوئے كه) سلامتي هی تم پر اُس ليئے كه تم نے صبر كيا اور پهر اچها هی پچهلا گهر ۲۴
اور وه جو توڑتے هيں الله كا عهد اُس كے مضبوط كرنے كے بعد اور كاٹتے هيں

مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ
اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ
وَ يَقْدِرُ وَ فَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا
فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿٢٦﴾ وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ
عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْٓ
اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ﴿٢٧﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ
اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَ حُسْنُ مَاٰبٍ ﴿٢٨﴾ كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ
فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ
اِلَيْكَ وَ هُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْهِ مَتَابِ ﴿٢٩﴾ وَ لَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ
بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ
الْاَمْرُ جَمِيْعًا اَفَلَمْ يَايْئَسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ
لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ﴿٣٠﴾ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ

اُسکو جسکے لیئے اللہ نے حکم دیا ہی نہ ملایا جاوے اور فساد کرتے ھیں زمین میں وھی لوگ ھیں کہ اُنکے لیئے لعنت ھی اور اُنکے لیئے برا گھر ھی (۲۵) اللہ فراخ کرتا ھی روزي کو جس کے لیئے چاھتا ہی اور تنگ کرتا ھی - اور وہ خوش ھیں دنیا کی زندگی سے اور نہیں ھی دنیا کی زندگي آخرت (کے معاملہ میں) مگر بہت تھوڑي چیز (۲۶) اور کہتے ھیں وہ جو کافر ھوئے کیوں نہیں بھیجي گئي اُسپر کوئي نشاني اُسکے پروردگار کے پاس سے کہدے بےشک اللہ گمراہ کرتا ھی جسکو چاھتا ھی اور راہ دکھاتا ھی اپني اُسکو جو رجوع کرتا ھی (۲۷) جو ایمان لائے اور تسلي ھوتي اُنکے دلوں کو اللہ کي یاد سے سُن اللہ کي یاد سے تسلي پاتے ھیں دل - جو ایمان لائے اور اچھے کام کیئے خوش حالي ھی اُن کے لیئے اور اچھي ھی جگہہ پھر جائینگے (۲۸) اسیطرح ھم نے تجھکو بھیجا ھی ایک گروہ میں کہ گذر گئي ھیں اُن سے پہلے بہت سے گروھیں تاکہ تو اُن کو پڑہ سناوے جو کچھہ کہ وحي بھیجي ھی ھم نے تیرے پاس اور وہ کفر کرتے ھیں بڑے رحم کرنے والے (یعني خدا) کے ساتھہ - کہدے وھي میرا پروردگار ھی نہیں ھی کوئي معبود مگر وہ - اُسي پر میں نے توکل کیا ھی اور اُسي کي طرف ھی میرا رجوع (۲۹) اور اگر کوئي قرآن ایسا ھوتا کہ اُس سے پہاڑ اُڑائے جاتے یا اُس سے زمین پھاڑي جاتي یا اُس سے مردے بلائے جاتے (تو بھي وہ ایمان نہ لاتے) بلکہ خدا کے لیئے ھی تمام کام سب کے سب کیا پھر نہیں جانتے جو ایمان لائے ھیں کہ خدا چاھتا تو بے شک ھدایت کرتا لوگوں کو سب کو (۳۰) اور ھمیشہ ھوگا اُن لوگوں کو جو کافر ھوئے کہ پھونچیگا اُن کو

بما صنعوا قارعة او تحل قريبا من دارهم حتى ياتي وعد الله
ان الله لا يخلف الميعاد ﴿٣١﴾ ولقد استهزئ برسل من
قبلك فامليت للذين كفروا ثم اخذتهم فكيف كان
عقاب ﴿٣٢﴾ افمن هو قائم على كل نفس بما كسبت
وجعلوا لله شركاء قل سموهم ام تنبئونه بما لا يعلم
في الارض ام بظاهر من القول بل زين للذين كفروا
مكرهم وصدوا عن السبيل ومن يضلل الله فما له من
هاد ﴿٣٣﴾ لهم عذاب في الحيوة الدنيا ولعذاب الاخرة اشق
وما لهم من الله من واق ﴿٣٤﴾ مثل الجنة التي وعد
المتقون تجري من تحتها الانهار اكلها دائم وظلها تلك
عقبى الذين اتقوا وعقبى الكفرين النار ﴿٣٥﴾ والذين
اتينهم الكتب يفرحون بما انزل اليك ومن الاحزاب
من ينكر بعضه قل انما امرت ان اعبد الله ولا اشرك به
اليه ادعوا واليه ماب ﴿٣٦﴾ وكذلك انزلنه حكما عربيا

اُس سبب سے جو اُنھوں نے کیا ھی کچھ کا دینے والا عذاب یا آجاویگا اُن کے گھروں کے پاس جب تک آوے وعدہ اللہ کا بے شک اللہ نہیں خلاف کرتا وعدہ کو (۳۱) اور ھاں بےشک ٹھٹھا کیا گیا ھی رسولوں سے تجھہ سے پہلے پھر ہم نے مہلت دی اُن کو جو کافر ھوئے پھر ھم نے اُن کو پکڑا پھر کیسا تھا ھمارا عذاب (۳۲) کیا پھر وہ جو کھڑا ھی ھر ایک کی جان پر (جانتے ھوئے) اُس کو جو وہ کماتے ھیں اور وہ کرتے ھیں اللہ کے لیئے شریک کہدے (اے پیغمبر) نام رکھو اُن کے (یعنی اسما صفات جیسے رزاق یعنی پرورش کرنے والا روزی دینے والا خالق وغیرہ) یا تم اُس کو بتاتے ھو وہ چیز جسکو وہ نہیں جانتا زمین میں یا ظاھری باتوں میں سے — بلکہ بھلا دکھایا گیا ھی اُن لوگوں کے لیئے جو کافر ھوئے اُن کے مکر نے اور روکے گئے ھیں رستہ سے اور جسکو گمراہ کرے اللہ پھر نہیں اُس کے لیئے راہ بتانے والا (۳۳) اُن کے لیئے ھی عذاب دنیا کی زندگی میں اور بے شک عذاب آخرت کا زیادہ سخت ھی اور کوئی نہیں اُن کے لیئے اللہ سے بچانے والا (۳۴) مثال بہشت کی جسکا وعدہ کیا گیا ھی پرھیز گاروں سے (یہہ ھی کہ) بہتی ھیں اُن کے نیچے نہریں اُنکے میوے ھمیشہ ھیں اور اُنکی چھاویں— یہہ ھی آخری چیز اُن کی جو پرھیز گار ھوئے اور آخری چیز اُن کے جو کافر ھوئے آگ ھی (۳۵) اور وہ لوگ جنکو ھم نے دی ھی کتاب خوش ھوتے ھیں اُس سے جو اُتارا گیا ھی تیرے پاس اور اُن ھی میں سے بعضے لوگ ھیں جو انکار کرتے ھیں اُس کتاب کی بعض آیتوں کا کہدے اے پیغمبر کہ بات صرف اتنی ھی کہ میں حکم دیا گیا ھوں کہ عبادت کروں اللہ کی اور نہ شریک کروں اُس کے ساتھہ اُسیکی طرف بلاتا ھوں اور اُسیکی طرف ھی ھمارا رجوع (۳۶) اور اسی طرح ھم نے اُتارا ھی ایک حکم عربی زبان کا

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ
مِنَ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا وَاقٍ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ
وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ
بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ ﴿٣٨﴾ يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ
وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ ﴿٣٩﴾ وَإِنْ مَا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ
الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا
الْحِسَابُ ﴿٤٠﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا
وَاللَّهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ وَهُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٤١﴾ وَقَدْ
مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلَّهِ الْمَكْرُ جَمِيعًا يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ
نَفْسٍ وَسَيَعْلَمُ الْكُفْرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٤٢﴾ وَيَقُولُ الَّذِينَ
كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ
وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ﴿٤٣﴾

اور اگر تو تابعداری کرے اُن کی خواہشوں کی بعد اس کے کہ آ گیا ہی تجھکو علم تو نہیں ہی تیرے لیئے الله سے کوئی حمایت کرنے والا اور نہ بچانے والا ۳۷ اور بے شک ہم نے بھیجے رسول تجھہ سے پہلے اور کردیں ہم نے اُنکے لیئے جوروئیں اور کچھ بچے اور یہہ نہیں ہی رسول کے لیئے کہ لاوے کوئی نشانی مگر الله کے حکم سے ہر ایک کا وقت لکہا ہوا ہی ۳۸ مٹادیتا ہی الله جو چاہتا ہی اور قایم رکھتا ہی اور اُس کے پاس ہی ماں کتابوں کی ۳۹ اور اگر ہم تجھکو دکھادیں بعضی وہ چیزیں جن کا ہم اُن سے وعدہ کرتے ہیں یا ہم تجھکو موت دیں (یعنی بغیر اُن کے دکھائے) تو (ہر حال میں) بات صرف اتنی ہی کہ تجھہ پر حکم پہنچا دینا ہی اور ہم پر حساب لینا ہی ۴۰ کیا اُنہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم گھٹاتے آتے ہیں زمین عرب کو (یعنی اُس کے کفر کو) اُس کے کناروں سے (یعنی بسبب اسلام لے آنے اُن قوموں کے جو اُسکے اطراف میں رہتی ہیں) اور الله حکم کرتا ہی اور نہیں کوئی پیچھا کرنے والا اُس کے حکم کا اور وہ جلد حساب لینے والا ہی ۴۱ اور بے شک مکر کیا اُنہوں نے جو اُن سے پہلے تھے پھر الله کے پاس ہی مکر سب کا — جانتا ہی جو کماتا ہی (بھلائی یا برائی) ہر ایک متنفس اور جلد جان لینگے کافر کہ کس کے لیئے ہی پچھلا گھر ۴۲ اور کہتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہوئے تو نہیں ہی بھیجا ہوا کہدے کہ کافی ہی الله گواہ مجھہ میں اور تم میں اور وہ جن کے پاس ہی علم کتاب کا ۴۳

بسم الله الرحمن الرحيم

الر كتب انزلنه اليك لتخرج الناس من الظلمت
الى النور باذن ربهم الى صراط العزيز الحميد (١) الله
الذى له ما فى السموات و ما فى الارض و ويل للكفرين
من عذاب شديد (٢) الذين يستحبون الحيوة الدنيا
على الاخرة و يصدون عن سبيل الله و يبغونها عوجا
اولئك فى ضلل بعيد (٣) و ما ارسلنا من رسول الا
بلسان قومه ليبين لهم فيضل الله من يشاء و يهدى
من يشاء و هو العزيز الحكيم (٤) و لقد ارسلنا موسى
بايتنا ان اخرج قومك من الظلمت الى النور و ذكرهم
بايم الله ان فى ذلك لايت لكل صبار شكور (٥) و اذ
قال موسى لقومه اذكروا نعمة الله عليكم اذ انجيكم من
ال فرعون يسومونكم سوء العذاب و يذبحون ابناءكم
و يستحيون نساءكم و فى ذلكم بلاء من ربكم عظيم (٦)

خدا کے نام سے جو بڑا رحم والا ھی بڑا مہربان

الر — یہہ کتاب ھی ھم نے اُس کو اُتارا ھی تیرے پاس تاکہ تو نکالے لوگوں کو اندھیرے سے روشنی کی طرف اپنے پروردگار کے حکم سے رستہ پر بڑی عزت والے تعریف کیئے گئے کی ۱ اللہ وہ ھی جس کے لیئے ھی جو کچھہ کہ ھی آسمانوں میں اور جو کچھہ کہ ھی زمین میں پیٹنا ھی، کافروں کے لیئے سخت عذاب سے ۲ جنہوں نے قبول کی ھی دنیا کی زندگی آخرت پر اور روکا ھی اللہ کی راہ سے اور چاھتے ھیں اُس میں کجی وہ ھیں پرلے درجہ کی گمراھی میں ۳ اور نہیں بھیجا ھم نے کوئی رسول مگر اُسکی قوم کی زبان میں تاکہ اُن کو سمجھاوے پھر گمراہ کرتا ھی اللہ جس کو چاھتا ھی اور ھدایت کرتا ھی جس کو چاھتا ھی اور وہ بہت بڑی عزت والا ھی حکمت والا ۴ اور ھاں بے شک ھم نے بھیجا موسی کو اپنی نشانیوں کے ساتھہ کہ نکال اپنی قوم کو اندھیرے سے روشنی کی طرف اور نصیحت کر خدا کے دنوں سے (یعنی اُن دنوں سے جن میں خدا کی رحمت یا خدا کا غضب لوگوں پر نازل ھوا ھی) بے شک اس میں ھی نشانیاں ھر صبر کرنے والے شکر کرنے والے کے لیئے ۵ اور جبکہ کہا موسی نے اپنی قوم کو کہ یاد کرو اللہ کی نعمتیں اپنے پر — جب نجات دی تم کو فرعون کے لوگوں سے تمکو دیتے تھے برا عذاب ذبح کرڈالتے تھے تمہارے بیٹے اور زندہ رکھتے تھے تمہاری عورتیں اور اس میں آزمایش تھی تمہارے پروردگار سے بہت بڑی ۶

وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَ لَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ
عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ﴿٧﴾ وَ قَالَ مُوْسٰى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ
فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿٨﴾ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ﴿٩﴾ وَالَّذِيْنَ مِنْ
بَعْدِهِمْ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا
اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَ قَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَ اِنَّا
لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿١٠﴾ قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ
شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ
وَ يُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ﴿١١﴾ قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا
تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ
مُّبِيْنٍ ﴿١٢﴾ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَ لٰكِنَّ
اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ
بِسُلْطٰنٍ ﴿١٣﴾ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٤﴾
وَ مَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَ قَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا وَ لَنَصْبِرَنَّ

اور جب خبردار کردیا تمھارے پروردگار نے کہ اگر تم شکر کروگے تو البتہ زیادہ دونگا

تم کو اور اگر تم کفر کروگے تو بےشک میرا عذاب البتہ سخت هی ۷ اور کہا موسی نے اگر

تم کافر هو جاؤ تم اور وہ جو زمین میں هیں سب کے سب تو بے شک الله بے پرواہ هی

تعریف کیا گیا ۸ کیا نہیں پہونچی تم کو خبر اُن کی جو تم سے پہلے تھے قوم نوح کی اور

عاد کی اور ثمود کی ۹ اور اُن کی جو اُن کے بعد تھے نہیں جانتا کوئی اُن کو سوائے الله کے —

آئے اُن کے پاس اُن کے رسول دلیلوں سمیت پھر ڈالے اُنھوں نے اپنے هاتھہ اپنے مونھوں میں

اور کہا بے شک هم نہیں مانتے اُس کو جس کے ساتھہ تم بھیجے گئے هو اور بے شک هم البتہ

شک میں هیں اُس سے جس کی طرف تم هم کو بلاتے هو زیادہ شک کرنے والے ۱۰ اُن کے

رسولوں نے کہا کہ کیا الله میں شک هی — پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمین کا — تم کو

بلاتا هی تاکہ بخشے تمھارے لیئے تمھارے گناہ اور مہلت دے تمکو ایک وقت معین تک ۱۱

بولے کہ تم نہیں هو مگر ایک آدمی هم سے — چاهتے هو کہ روکو هم کو اُس سے کہ جو

عبادت کرتے تھے همارے باپ دادا پھر همارے پاس اس کی کوئی صاف دلیل لاؤ ۱۲ اُن کے

رسولوں نے کہا کہ هم نہیں هیں مگر آدمی تم جیسے — لیکن الله عنایت کرتا هی جسپر

چاهتا هی اپنے بندوں میں سے اور همارے لیئے نہیں هی کہ هم لاویں تمھارے پاس کوئی دلیل

(یعنی معجزہ) ۱۳ مگر الله کے حکم سے اور الله پر چاهیئے بھروسا کریں ایمان والے ۱۴

اور کیا هی همارے لیئے کہ هم نہ توکل کریں الله پر اور بے شک اُس نے همکو بتائے هیں

همارے رستے — اور هاں هم صبر کرینگے

على ما اذيتمونا و على الله فليتوكل المتوكلون ﴿۱۵﴾ وقال
الذين كفروا لرسلهم لنخرجنكم من ارضنا او لتعودن
فى ملتنا فاوحى اليهم ربهم لنهلكن الظلمين ﴿۱۶﴾ ولنسكننكم
الارض من بعدهم ذلك لمن خاف مقامى و خاف
وعيد ﴿۱۷﴾ واستفتحوا و خاب كل جبار عنيد ﴿۱۸﴾ من
ورائه جهنم و يسقى من ماء صديد ﴿۱۹﴾ يتجرعه ولا يكاد
يسيغه و ياتيه الموت من كل مكان و ما هو بميت
و من ورائه عذاب غليظ ﴿۲۰﴾ مثل الذين كفروا بربهم
اعمالهم كرماد اشتدت به الريح فى يوم عاصف لا يقدرون
مما كسبوا على شىء ذلك هو الضلل البعيد ﴿۲۱﴾ الم تر
ان الله خلق السموات والارض بالحق ان يشا يذهبكم
و يات بخلق جديد ﴿۲۲﴾ و ما ذلك على الله بعزيز ﴿۲۳﴾
و برزوا لله جميعا فقال الضعفؤا للذين استكبروا انا كنا
لكم تبعا فهل انتم مغنون عنا من عذاب الله من شىء ﴿۲۴﴾

اسپر جو ایذا دو تم همکو اور الله پر چاهیئے که بهروسا کریں بهروسا کرنے والے ۱۵ اور کہا
اُنهوں نے جو کافر هوئے اپنے رسولوں کو که البته هم تمکو نکال دینگے اپنے ملک سے یا یهه
که تم پهر آؤ همارے دین میں پهر وحي بهیجي الله نے اُن کے پاس که البته هم هلاک کرینگے
ظالموں کو ۱۶ اور البته تمکو هم بساوینگے ملک میں اُن کے بعد - یهه اُس کے لیئے هی جو
ڈرتا هی میرے سامنے حاضر هوکر کهڑے هونے سے اور ڈرتا هی میرے عذاب سے ۱۷ اور اُنهوں
نے فتح چاهي اور برباد هوگئے تمام سرکش اور عناد کرنے والے ۱۸ اور اس کے بعد جهنم هی
اور پلایا جاویگا پاني کچ لهوسا ۱۹ گهونٹ گهونٹ اُس کا لیگا اور یهه نهوسیگا که اُس کو
حلق سے اوتار سکے اور اُس کے پاس آویگي موت هر جگهه سے اور وه مرده نهوگا اور
اُس کے بعد عذاب هی سخت ۲۰ مثال اُن لوگوں کي جو کافر هوئے (یهه هی که) اُن کے
اعمال راکهه کي مانند هیں جسپر شدت سے هوا چلي هو جهکڑ کے دن میں — نه قابو
رکهیں گے اپنے کمائے هوئے میں سے کسي چیز پر اور یهه هی وهي پرلے درجه کي گمراهي ۲۱
کیا تو نهیں دیکهتا که الله نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو ٹهیکم ٹهیک اگر چاهے
اُٹهالے تمکو اور لے آوے نئي خلقت ۲۲ اور یهه نهیں هی الله پر کچهه مشکل ۲۳ اور
حاضر هونگے الله کے سامنے سب پهر کهینگے ضعیف لوگ اُن سے جو تکبر کرتے تهے که بیشک
هم تمهارے تابع تهے پهر کیا تم هم سے اُٹها دینے والے هو الله کے عذاب سے کچهه بهي ۲۴

قالوا لو هدىنا الله لهدينكم سواء علينا اجزعنا ام صبرنا

ما لنا من محيص ﴿٢٥﴾ و قال الشيطن لما قضي الامر ان الله

وعدكم وعد الحق و وعدتكم فاخلفتكم و ما كان لي عليكم

من سلطن ﴿٢٦﴾ الا ان دعوتكم فاستجبتم لي فلا تلوموني

و لوموا انفسكم ما انا بمصرخكم و ما انتم بمصرخي اني

كفرت بما اشركتمون من قبل ان الظلمين لهم عذاب

اليم ﴿٢٧﴾ و ادخل الذين امنوا و عملوا الصلحت جنت

تجري من تحتها الانهار خلدين فيها باذن ربهم تحيتهم

فيها سلم ﴿٢٨﴾ الم تر كيف ضرب الله مثلا كلمة طيبة كشجرة

طيبة اصلها ثابت و فرعها في السماء ﴿٢٩﴾ تؤتي اكلها كل

حين باذن ربها و يضرب الله الامثال للناس لعلهم

يتذكرون ﴿٣٠﴾ و مثل كلمة خبيثة كشجرة خبيثة اجتثت

من فوق الارض ما لها من قرار ﴿٣١﴾ يثبت الله الذين

امنوا بالقول الثابت في الحيوة الدنيا و في الاخرة و يضل

کهینگے که اگر الله همکو هدایت کرتا تو هم تمکو هدایت کرتے — برابر هی هم پر که هم ترپیا کریں یا هم صبر کریں نہیں هی همارے لیئے کوئي جگهه مخلصي کي ۲۵ اور شیطان نے کہا که جب فیصل کردیا گیا کام بیشک الله نے تمکو وعدہ دیا سچا وعدہ اور میں نے تمکو وعدہ دیا پھر میں نے تم سے وعدہ خلاف کیا اور نه تها مجهکو تمپر کنچهه زور ۲۶ مگر یهه که میں نے تمکو بلایا (یعني اپني تابعداري کرنے کو) پهر تمنے مجهکو مان لیا پهر مجهکو ملامت مت کرو اور ملامت کرو اپنے آپ کو — اور میں نہیں تمہاري فریاد کو پهونچنے والا اور نه تم میري فریاد کو پهونچنے والے — بے شک میں نے کفر کیا اس سے که شریک کیا تم نے مجهکو اس سے پہلے بیشک ظالم اُن کے لیئے هی عذاب دکهه دینے والا ۲۷ اور داخل هووینگے وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچهے کام کیئے جنت میں بہتي هیں اُس کے نیچے نهریں همیشه رهینگے اُس میں اپنے پروردگار کے حکم سے اُن کي دعا اُس جگهه آپس میں ملنے میں هی سلام ۲۸ کیا تونے نہیں دیکها که کیونکر بتائي الله نے مثال — اچهي بات اچهے درخت کي مانند هی اُس کي جڑ مضبوط هی اور اُس کي ٹہنیاں آسمان میں هیں ۲۹ دیتا هی اپنا میوہ هر وقت اپنے پروردگار کے حکم سے — اور بتاتا هی الله مثالیں لوگوں کو تاکه وہ نصیحت پکڑیں ۳۰ اور مثال بري بات کي برے درخت کي مانند هی که جم گیا هی زمین کے اوپر سے اور اُس کو کنچهه پائداري نہیں هی ۳۱ مضبوط رکهتا هی الله اُن لوگوں کو جو ایمان لائے مضبوط بات پر دنیا کي زندگي میں اور آخرت میں — اور گمراہ کرتا هی

اللّٰہ الظّٰلمین و یفعل اللّٰہ ما یشاء (۲۷) الم تر الی الذین
بدلوا نعمت اللّٰہ کفرا و احلوا قومھم دار البوار (۲۸)
جھنم یصلونھا و بئس القرار (۲۹) و جعلوا للّٰہ اندادا
لیضلوا عن سبیلہ قل تمتعوا فان مصیرکم الی النار (۳۰)
قل لعبادی الذین امنوا یقیموا الصلوۃ و ینفقوا مما رزقنھم
سرا و علانیۃ من قبل ان یاتی یوم لا بیع فیہ و لا
خلل (۳۱) اللّٰہ الذی خلق السموت و الارض و انزل من
السماء ماء فاخرج بہ من الثمرت رزقا لکم و سخر لکم
الفلک لتجری فی البحر بامرہ و سخر لکم الانھار
و سخر لکم الشمس و القمر دائبین و سخر لکم الیل
و النھار و اتیکم من کل ما سالتموہ و ان تعدوا نعمت
اللّٰہ لا تحصوھا ان الانسان لظلوم کفار (۳۴) و اذ قال
ابرھیم رب اجعل ھذا البلد امنا و اجنبنی و بنی ان
نعبد الاصنام (۳۵) رب انھن اضللن کثیرا من الناس فمن

الله ظالموں کو اور کرتا هی الله جو چاهتا هی ۳۲ کیا تونے غور نهیں کي اُن لوگوں کي طرف
جنهوں نے بدل دیا الله کي نعمت کو کفر سے اور گرا دیا اپني قوم کو هلاکي کے گهر میں ۳۳
که جهنم هي پهونچینگے وهاں اور بهت بري هی ٹهرنے کي جگهه ۳۴ اور ٹهیرایا انهوں نے
الله کے لیئے شریک تاکه گمراه کریں اُس کے رسته سے پهر فائده اٹها او پهر بیشک تمهارا جانا
هی آگ کي طرف ۳۵ کهدے (اے پیغمبر) اُن لوگوں کو جو ایمان لیئے هیں ادا کرتے هیں
نماز کو اور دیتے هیں اُس میں سے جو هم نے اُن کو روزي دي هی چهپاکر اور ظاهر کرکر
اُس سے پهلے که آوے وه دن که نه اُسمیں بیچنا هی اور نه دوستي ۳۶ الله وه هی جس نے
پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور برسایا آسمان سے پاني پهر اُس سے نکالي میووں میں سے
تمهارے لیئے روزي اور تمهاري مرضي کے مطابق کیا کشتي کو تاکه چلے دریا میں اور تمهاري
مرضي کے موافق کیا نهروں کو - اور تمهاري مرضي کے موافق کیا سورج اور چاند کو جو اپنا کام
یکساں کرتے رهینگے اور تمهاري مرضي کے موافق کیا رات کو اور دن کو اور دیا تمکو اُس
هر چیز سے که تم نے اُس کو مانگا اور اگر تم گنو الله کي نعمتوں کو نه سبکو جمع کرسکوگے
بےشک انسان البته ظالم هی کفران کرنے والا ۳۷ اور جب کها ابراهیم نے اے میرے پروردگار
کردے اس قصبه (یعني مکه) کو امن والا اور الگ رکهه مجهکو اور میرے بیٹوں کو اس سے
که هم پوجیں بتوں کو ۳۸ اے میرے پروردگار بے شک اُنهوں نے گمراه کیا بهتوں کو لوگوں

میں سے پهر جس نے میري

تبعني فانه مني و من عصاني فانك غفور رحيم ﴿۳۹﴾
ربنا اني اسكنت من ذريتي بواد غير ذي زرع عند
بيتك المحرم ربنا ليقيموا الصلوة فاجعل افئدة من
الناس تهوي اليهم و ارزقهم من الثمرت لعلهم يشكرون ﴿۴۰﴾
ربنا انك تعلم ما نخفي و ما نعلن و ما يخفى على الله
من شيء في الارض ولا في السماء الحمد لله الذي
وهب لي على الكبر اسمعيل و اسحق ان ربي لسميع
الدعاء ﴿۴۱﴾ رب اجعلني مقيم الصلوة و من ذريتي ربنا
و تقبل دعاء ربنا اغفرلي و لوالدي و للمؤمنين يوم
يقوم الحساب ﴿۴۲﴾ ولا تحسبن الله غافلا عما يعمل الظلمون
انما يؤخرهم ليوم تشخص فيه الابصار ﴿۴۳﴾ مهطعين
مقنعي رءوسهم لا يرتد اليهم طرفهم و افئدتهم هواء و
انذر الناس يوم ياتيهم العذاب ﴿۴۴﴾ فيقول الذين ظلموا
ربنا اخرنا الى اجل قريب ﴿۴۵﴾ نجب دعوتك و نتبع

پیروی کي تو بے شک وہ مجھہ سے هی اور جس نے میري نافرماني کي تو پھر تو بخشنے والا هی مہربان (یعني اُن کے گناہ کو بخش کر سیدھي راہ پر لا) ۳۹ اے همارے پروردگار بے شک میں نے بسایا هی اپني اولاد میں سے بن کھیتي کے میدان میں تیري حرمت والے گھر کے پاس اے همارے پروردگار اس لئے کہ ادا کرتے رهیں نماز (معلوم هوتا هی کہ اُس زمانہ کي نماز حلقہ باندہ کر اور پھرتے جاکر خدا کا ذکر کرنا تھي جس کو اس زمانہ میں طواف کہتے هیں) پھر کردے لوگوں میں سے چند دل ایسے کہ جھکیں اُن کي طرف اور روزي دے اُن کو پھلوں سے تاکہ شاید وہ شکر کریں ۴۰ اے همارے پروردگار تو جانتا هی جو کچھہ هم چھپاتے هیں اور جو کچھہ هم ظاهر کرتے هیں اور نهیں چھپي هوئي هی اللہ پر کوئي چیز بھي زمین میں کي اور نہ آسمانوں میں کي — تمام شکر هی اللہ هي کے لیئے جس نے بخشا مجھکو بڑھاپے پر اسمعیل کو اور اسحق کو بےشک میرا پروردگار البتہ سننے والا هی دعا کا ۴۱ اے میرے پروردگار مجھکو کر همیشہ ادا کرنے والا نماز کا اور میري اولاد میں بھي اے همارے پروردگار اور قبول کر میري دعا — اے همارے پروردگار بخش دے مجھکو اور میرے ماں باپ کو اور مسلمانوں کو جس دن قایم هو حساب ۴۲ اور هرگز مت خیال کر (اے مخاطب) اللہ کو بے خبر اُس چیز سے کہ کرتے هیں ظالم — بات صرف یہہ هی کہ اُن کو پیچھے رکھتا هی اُس دن کے لیئے جس میں پتھرا جاوینگي آنکھیں ۴۳ دیکھتے هوئے اپنے سروں کو اونچا کیئے هوئے نہ جھپکیگي اُن کي طرف اُن کي پلک اور اُن کے دل اُڑے جاتے هیں اور ڈرا لوگوں کو اُس دن سے کہ آویگا اُن کو عذاب ۴۴ پھر کہینگے وہ لوگ جو ظالم هوئے اے همارے پروردگار اخیر کو رکھہ همکو تھوڑي مدت تک ۴۵ هم قبول کریں تیرے بلانے کو اور هم پیروي کریں

الرسل او لم تكونوا اقسمتم من قبل مالكم من زوال ﴿٤٦﴾
و سكنتم في مسكن الذين ظلموا انفسهم و تبين لكم كيف
فعلنا بهم و ضربنا لكم الامثال و قد مكروا مكرهم و عند
الله مكرهم و ان كان مكرهم لتزول منه الجبال ﴿٤٧﴾ فلا
تحسبن الله مخلف وعده رسله ان الله عزيز ذو انتقام ﴿٤٨﴾
يوم تبدل الارض غير الارض والسموت و برزو لله الواحد
القهار ﴿٤٩﴾ و ترى المجرمين يومئذ مقرنين في الاصفاد ﴿٥٠﴾
سرابيلهم من قطران و تغشى وجوههم النار ليجزي الله
كل نفس ما كسبت ان الله سريع الحساب ﴿٥١﴾ هذا
بلغ للناس و لينذروا به و ليعلموا انما هو اله واحد
و ليذكر اولوا الالباب ﴿٥٢﴾

رسولوں کي (جواب ملیگا) کہ کیا تم قسم نہ کھاتے تھے اس سے پہلے کہ نہیں ھی
تمہارے لیئے کچھہ زوال ۴۶ اور تم رھتے سے اُن لوگوں کے رھنے کي جگھہ میں
جنھوں نے ظلم کیا اپنے پر آپ اور ظاھر ھوا تم پر کہ کس طرح ھم نے کیا اُن نے ساتھہ
اور بتائیں ھم نے تمکو مثالیں - اور بے شک اُنہوں نے مکر کیا تھا اپنا مکر اور اللہ کے
پاس ھی اُن کا مکر - اور نہ تھا اُن کا مکر کہ ٹل جاوے اُس سے پہاڑ (یعني ایسا نہ تھا
کہ حق کو باطل کردے) ۴۷ پھر ھرگز خیال مت کر اللہ کو کہ خلاف کرنے والا ھی
اپنے وعدہ کو اپنے رسولوں کے ساتھہ - بے شک اللہ بڑا ھی بدلا لینے والا ۴۸ اُس دن کہ بدل
جاویگي زمین اور طرح اس زمین کے اور (بدل جاوینگے) آسمان اور حاضر ھونگے سامنے
اللہ واحد قہار کے ۴۹ اور تو دیکھیگا گنھگاروں کو اُس دن جکڑي ھوئي زنجیروں میں ۵۰
لباس اُن کے قطران کے ڈھانک لیگي اُن کے مونہوں کو آگ تاکہ بدلہ دے اللہ ھر ایک
شخص کو جو اُس نے کمایا ھی بےشک اللہ جلد لینے والا ھی حساب کا ۵۱ یہہ پہونچا
دینا ھی لوگوں کو اور تاکہ وہ اُس سے ڈریں اور جان لیں کہ بات صرف یہہ ھی کہ وھی
ھی معبود اکیلا اور تاکہ نصیحت پکڑیں عقل والے ۵۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَ قُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿١﴾ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿٢﴾ ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَ يَتَمَتَّعُوْا وَ يُلْهِهِمُ
الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٣﴾ وَ مَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَ لَهَا
كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿٤﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَ مَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿٥﴾
وَ قَالُوْا يٰاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٦﴾
لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٧﴾ مَا نُنَزِّلُ
الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ مَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ﴿٨﴾ اِنَّا نَحْنُ
نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿٩﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ
فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٠﴾ وَ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ
يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿١١﴾ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٢﴾
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ قَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣﴾ وَ لَوْ فَتَحْنَا
عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ﴿١٤﴾ لَقَالُوْٓا اِنَّمَا
سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ﴿١٥﴾ وَ لَقَدْ جَعَلْنَا

خدا کے نام سے جو بڑا رحم والا ہے . بڑا مہربان

الر — یہہ ہیں آیتیں کتاب کی اور بیان کرنے والی قرآن کی ١ کسی نہ کسی وقت چاہینگے وہ جو کافر ہوئے — اگر ہم مسلمان ہوتے (تو کیا اچھا ہوتا) ٢ چھوڑ دے اُن کو کھاویں اور فائدہ اُٹھاویں اور غفلت میں ڈال اُن کو دور دراز اُمید پھر وہ جلد جان لینگے ٣ اور ہم نے ہلاک نہیں کیا کسی بستی کو مگر اُس کے لیئے لکھا ہوا معلوم تھا ٤ نہیں آگے بڑھ جاتی کوئی گروہ اپنے وقت سے اور نہ پیچھے رہ جاتی ہی ٥ (کافروں نے) کہا اے وہ شخص جس پر اُتارا گیا ہی ذکر (یعنی قران) — بے شک تو دیوانہ ہی ٦ کیوں نہیں لاتا ہمارے پاس فرشتے اگر تو سچوں میں سے ہی ٧ ہم نہیں اُتارتے فرشتے مگر ٹھیک وقت پر اور وہ اُس وقت نہونگے مہلت دیئے گئے ٨ بے شک ہم نے اُتارا ہی ذکر (یعنی قران) ہ اور بے شک ہم اُس کے لیئے البتہ حفاظت کرنے والے ہیں ٩ اور البتہ ہم نے بھیجے تھے (پیغمبر) تجھہ سے پہلے اگلے فرقوں میں ١٠ اور نہیں آیا تھا اُن کے پاس کوئی پیغمبر مگر کہ وہ اُس کے ساتھہ ٹھٹا کرتے تھے ١١ اسی طرح ہم راہ دیتے ہیں ٹھٹے کو گنہگاروں کے دل میں ١٢ وہ اُس پر ایمان نہیں لاتے اور اسی طرح پر چلا گیا ہی طریقہ پہلوں کا ١٣ اور اگر ہم اُن پر کہولدیں ایک دروازہ آسمان سے پھر وہ ہیں کہ اُس میں چڑھ جاویں ١٤ البتہ کہینگے کہ اور کچھہ نہیں بجز اس کے کہ ہماری آنکھوں پر ڈھمک بندی کی ہی بلکہ ہم ایک گروہ ہیں جادو کیئے ہوئے ١٥ اور بے شک ہم نے بنائے ہیں

فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَّ زَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ (۱۶) وَ حَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ (۱۷)

(۱۶) — في السماء بروجاً — بروج صيغه جمع کا هی اور برج اُس کا واحد هی برج کے معني اُس شے کے هوں جو ظاهر اور اپنے هم مثل چیزوں سے ممتاز هو — عمارت کا وہ حصہ جو ایک خاص صورت پر بنایا جاتا هی گو وہ جزو اُس عمارت کا هوتا هی مگر عمارت کے اور جزوں سے ممتاز اور نمایاں هوتا هی اُسکو برج کهتے هیں *

اهل هیئت نے جب ستاروں پر غور کي اور اُنکو دیکها کہ کچهہ ستارے ایسي طرح پر متصل واقع هوئے هیں کہ باوجودیکہ وہ اوروں سے بڑے اور اوروں سے کچهہ زیادہ روشن نهیں هیں مگر ایک خاص طرح پر واقع هونے سے وہ اور سب سے علیحدہ دکهائي دیتے هیں اور نمایا هیں — پهر اُن کے نمایاں هونے کي ایک بڑي وجهہ یهہ هوئي کہ اُنهوں نے دیکها کہ سورج هوائي چال پر چلتا هوا نهیں معلوم هوتا بلکہ حمائلي طور پر چلتا هوا معلوم هوتا هی اور یهہ اُس کا چلنا اُنهیں ستاروں کے نیچے نیچے معلوم هوتا هی — اسوجهہ سے وہ ستارے اور ستاروں سے زیادہ ممتاز و نمایاں هوگئے *

اسکے بعد اهل هیئت نے دیکها کہ اسطرح پر اور ایسے موقع سے جو اوروں سے ممتاز هوں متعدد مجمعے ستاروں کے واقع هیں مگر اُن میں بارہ مجمعوں کو اس طرح پر پایا کہ وہ ایسي ترتیب سے واقع هیں کہ اگر اُن سب پر ایک دائرہ فرض کیا جاوے تو کرہ پر دائرہ عظیمہ هوگا — پهر اُن کو سورج بهي اس طرح پر چلتا هوا دکهائي دیا اور اُسي طرح سورج کے چلنے سے اختلاف فصول اُن کو متحقق هوا — پس اُنهوں نے اُن ستاروں کے بارہ مجمعوں کي تعداد کے موافق آسمان کے بارہ مساوي حصہ فرض کیئے اور هر ایک حصہ اُن ستاروں کے ایک ایک مجمعے کے لیئے قرار دیا اور هر حصہ کا نام برج رکها کیونکہ اپنے ستاروں کے خاص مجمع سے وہ علیحدہ ممتاز اور نمایاں تها *

اسکے بعد اهل هیئت نے چاها کہ هر ایک برج کے جدے جدے نام رکهے جاویں تاکہ اُس نام سے اُس حصہ اور ستاروں کے مجمع کو بتا سکیں اُنهوں نے خیال کیا کہ اگر ان ستاروں کے مجمع میں سے جو ستارے کناروں پر واقع هیں اگر اُن کو خطوط سے ملا هوا فرض کریں تو کیا صورت پیدا هوتي هی اس طرح خیال کرنے سے کسي کي صورت انسان کي بن گئي کسي کي کسي جانور کي وغیرہ وغیرہ اسي لیئے اُنهیں ناموں سے اُنهوں نے اُسي حصہ کو اور

آسمان میں برج اُن کو خوشنما بنایا ہی دیکھنے والوں کے لیئے (۱۶) اور ہم نے اُن کو محفوظ

رکھا ہی ہر ایک شیطان راندے گئے سے (۱۷)

اُس مجمع ستاروں کو موسوم کیا اور اُس کے یہہ نام قرار دیئے *

حمل — ثور — جوزا — سرطان — اسد — سنبلہ — میزان — عقرب — قوس — جدی — دلو — حوت *

غالبا یہہ تقسیم اول مصریوں نے کی ہوگی جنکا آسمان ہمیشہ ابر وغیرہ سے صاف رہتا تھا اور ہمیشہ اُنکو ستارونکے دیکھنے کا اور اُنکو پہچاننے کا بخوبی موقع ملتا تھا مگر یہہ نام اور یہہ تقسیم تمام قوموں میں اور بہت قدیم زمانہ کی عرب جاہلیت میں عام ہوگئی تھی اور آسمان کے اُس حصہ کو برج سے اور اُس کے کل حصوں کو جو تعداد میں بارہ ہیں بروج سے نامزد کرتے تھے اُسی کی نسبت خدا نے فرمایا ولقد جعلنا فی السماء بروجاً وزینٰہا للناظرین — پس جن مفسرون نے بروجا کی تفسیر قصوراً سے کی ہی بلاشبہہ یہہ اُنکا قصور ہی خدا نے تو اُسی چیز کو بروج کہا ہی جسکو اہل عرب بلکہ تمام قومیں بروج سمجھتی تہیں — اور نہایت نادانی ہی اگر اُن بروج کی تفسیر میں سورہ نسا کی یہہ آیت پیش کی جاوے کہ — اینما تکونوا یدرککم الموت و لو کنتم فی بروج مشیدۃ *

((۱۷)) و حفظناہا من کل شیطان رجیم — اس آیت کے تو یہہ معنی ہیں کہ ہمنے اُس کو یعنی آسمان کو یا اُنکو یعنی برجوں کو محفوظ رکھا شیطان دھتکارے گئے سے — اور سورۂ صافات میں اسی کی مانند ایک آیت ہی جسکے معنی یہہ ہیں کہ — ہمنے خوشنما کیا دنیا کے آسمان کو ستاروں کی خوشنمائی سے اور محفوظ کیا ہر شیطان سرکش سے

انا زینا السماء الدنیا بزینة الکواکب و حفظا من کل شیطان مارد — ۳۷ صافات — ۶ و ۷

— شاہ رفیع الدین صاحب نے حفظا کو جو سورہ صافات میں ہی — مفعول لہ قرار دیا ہی زینا کا اور اُس کا یہہ ترجمہ کیا ہی کہ "واسطے حفاظت کے ہر شیطان سرکش سے" — جس کا یہہ مطلب ہی کہ ستاروں سے آسمان کو محفوظ کیا ہی — یہہ ترجمہ صحیح نہیں ہی اور ابن عباس کے نام سے جو تفسیر مشہور ہی اُس میں حفظا کی تفسیر کی ہی کہ "حفظت بالنجوم" یعنی میںنے آسمان کی حفاظت کی ستاروں سے — اس تفسیر سے بھی حفظا مفعول لہ پایا جاتا ہی — یہہ تفسیر بھی صحیح نہیں ہی حفظا کے پہلے حرف واو عاطفہ ہی اور عطف جملہ کا جملہ پر ہی مگر بوجود موجود

اِلَّا مَنِ اسۡتَرَقَ السَّمۡعَ فَاَتۡبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۸﴾

ہونے واو کے حفظا کو مفعول لہ قرار دینا درحالیکہ اُس کے ما قبل کوئي مفعول لہ جسپر اُس کا عطف ہوسکے نہیں ہی — صحیح نہیں ہوسکتا — پس صاف بات ہی کہ یہہ جملہ علحدہ ہي اور بقرینہ علحدہ ہونے جملہ کے حفظا مفعول ہی فعل محذوف حفظنا کا — پس شاہ ولي اللہ صاحب نے جو فارسي ترجمہ کیا ہی وہ صحیح ہی، کہ " و نگاہ داشتیم از ہر شیطان سرکش " مگر اُنھوں نے اُس کے مفعول کو ظاہر نہیں کیا کہ ' کرانگاہ داشتیم — پس اگر اُس کا مفعول بتادیا جاوے تو مطلب صاف ہو جاتا ہی — یعني و نگاہ داشتیم آسمان را یا کواکب را — مگر جب ہم قرآن مجید کي ایک آیت کي تفسیر دوسري آیت سے کریں تو صاف یہہ تفسیر ہوتي ہی کہ خدا تعالی نے سورہ حجر کي آیت میں صاف فرمایا ہی کہ " و حفظناها " پس سورہ صافات میں جو الفاظ حفظا آئے ہیں اُن کي تفسیر اُسي کے مطابق یہہ ہی کہ و حفظناها حفظا من کل شیطان مارد — یعني ہم نے آسمان کو یا ستاروں کو ہر طرح کي حفاظت میں شیطان سرکش سے محفوظ رکھا ہی *

سورہ ملک میں جو خدا نے یہہ فرمایا ہی کہ " و زینا السماء الدنیا بمصابیح و جعلناها رجوما للشیاطین — رجوما کے معني مارنے یا پتھر مارنے کے اور شیاطین سے جن یا اور کوئي وجود غیر مرئي سمجھنا رجما بالغیب بات کہني ہی صاف بات ہی کہ شیاطین سے شیاطین الانس مراد ہیں اور رجوما سے اُن شیاطین کا رجما بالغیب یعني اُن کي اٹکل پچو باتیں بتانا مراد ہي چنانچہ مفسرین نے بھي کہا ہی کہ شیاطین سے مراد شیاطین الانس ہیں جو کہتے تھے کہ ہمکو آسماني چیزیں مل جاتي ہیں اور ستاروں کے حساب سے اُن کو سعد و نحس ٹھیراکر پیشین گوئي کرتے تھے — تفسیر کبیر میں بھي اسي کے مطابق ایک قول نقل کیا ہی کہ ہمنے آسمان کے ستاروں کو ایک ظن اور غیب کي اٹکل پچو بات کہنے کو آدمیوں کے شیطانوں کے لیئے بنایا ہی اور یہہ وہ لوگ ہیں جو نجوم سے احکام بتاتے ہیں *

رجوما للشیاطین اے انا جعلناها ظنونا و رجوما للغیب لشیاطین الانس و هم الاحکامیون من المنجمین — تفسیر کبیر متعلق سورۃ الملک صفحہ ۳۲۰ —

پس خدا تعالی کے اس کلام — و حفظناها من کل شیطان رجیم و حفظا من کل شیطان مارد کے معني یہہ ہیں کہ ہمنے آسمان کے برجوں کو یا آسمان کے ستاروں کو شیاطین الانس سے محفوظ رکھا ہی اور اسي لیئے وہ اُن سے کوئي سچي اور صحیح پیشین گوئي نہیں حاصل کرسکتے — بجز ظن اور رجما للغیب کے *

مگر جس نے چورایا سننے کو (یعنی کوئی بات معلوم کرلی) تو پیچھے پڑتا ہی اُس کے شعلہ روشن ۱۸

یہہ اعتقاد جو کفار عرب کا تھا کہ جن آسمانوں پر جاکر ملاء اعلی کی باتیں سن آتے ھیں اور کاھنوں کو خبر کر دیتے ھیں اُس کی نفی خدا تعالی نے سورہ صافات میں فرمائی

لا یسمعون الی الملاء الاعلی و یقذفون من کل جانب دحورا و لھم عذاب واصب الامن خطف الخطفۃ فاتبعہ شہاب ثاقب — ۳۷ صافات ۸ و ۹ و ۱۰

ھی جہاں کہا ھی نہیں سن سکتے ھیں ملاء اعلی کو اور ڈالا جاتا ھی اُن پر شہاب ھر طرف سے مردود ھونے کو مگر جس نے اوچک لیا اوچک لینا اُس کے پیچھے پڑتا ھی شہاب روشن *

اور اس سورۃ میں فرمایا ھی الا من استرق السمع فاتبعہ شہاب مبین — یعنی ھمنے محفوظ کیا ھی آسمان کے برجوں کو ھر ایک شیطان رجیم سے مگر جو چرالیوے سننے کو پھر پیچھے پڑتا ھی اُس کے شہاب روشن — اس آیت کے مطلب میں اور سورہ صافات کی آیت کے مطلب میں کچھہ فرق نہیں ھی سورہ صافات میں آیا ھی خطف الخطفۃ یعنی اوچک لیا اوچک لینا اور یہہ نہیں بتایا کہ کیا اوچکا اُس سے سمع کا اوچک لینا تو ھو نہیں سکتا اس لیئے کہ اُسکی نفی کی گئی ھی نہایت شدت سے سمع کے سوا اور مہم کو مشدد کرکے پس کسی اور امر کا اُچک لینا سواے سمع کے مراد ھی *

مگر سورہ حجر میں استراق سمع بیان کیا ھی تو ظاھر ھی کہ اُس جگہہ لفظ سمع کا کفار کے خیال کی مناسبت سے بولا گیا ھی نہ حقیقی معنوں میں اُس کو یوں سمجھنا چاھیئے کہ مثلا لوگ کسی کی نسبت کہیں کہ فلاں شخص بادشاہ کے دربار کی باتیں سن سنکر لوگوں کو بتادیا کرتا ھی اُس کے جواب میں کہا جاوے کہ نہیں وہ بادشاہ کے دربار تک کب پہونچ سکتا ھی اور بادشاہ کے دربار کی باتیں کب سن سکتا ھی یوں ھی ادھر اُدھر سے کوئی بات اُڑا لیتا ھی یا سن لیتا ھی تو اس سے ھرگز یہہ مطلب نہیں ھوتا کہ وہ شخص در حقیقت دربار کی باتیں سن لیتا ھی اسی طرح ان دونوں آیتوں میں الفاظ خطف الخطفۃ اور استرق السمع کے واقع ھوئے ھیں جو کسیطرح واقعی سننے پر دلالت نہیں کرتے خصوصا ایسی حالت میں کہ سمع سے بتاکید نفی آئی ھی — بات یہہ ھی کہ کاھن پیشین گوئی کرنے کے دو حیلے کرتے تھے ایک یہہ کہ جن ملاء اعلی کی باتوں کو سنکر اُن کی خبر کر دیتے ھیں دوسرے ستاروں کی حرکت اور ھبوط و عروج اور منازل بروج اور کواکب کے سعد و نحس ھونے سے احکام دیتے تھے وہ سب غلط اور جھوٹ تھے مگر بعض صحیح بھی

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَ اَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿۱۹﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَ اِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَ مَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۱﴾ وَ اَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ

هونے تھے مثلاً کسوف و خسوف کی پیشین گوئی یا کواکب کے اقتران اور هبوط و عروج کی پیشین گوئی اسی امر کو جو درحقیقت ایک حسابی امر مطابق علم هیئت کے هی خدا تعالی نے دو جگهه ایک جگهه بلفظ استرق السمع اور دوسری جگهه بلفظ خطف الخطفه سے تعبیر کیا هے اور اسی کے ساتهه فاتبعه شهاب ثاقب سے — اُس سے زیادہ کی پیشین گوئی کو معدوم کردیا هی *

فاتبعه شهاب مبین — شهاب کے معنی هیں شعله آتش کے اور اُس انگارے کو جو بهڑکتا هوا هو اُس کو خدا نے شهاب مبین سے تعبیر کیا هی جیسا که سورۃ نمل میں بیان هوا هی *

فاتبعه شهاب ثاقب — ۳۷ — صافات — ۱۰

اذ قال موسی لاهله انی انست نارا سآتیکم منها بخبر او آتیکم بشهاب قبس لعلکم تصطلون — ۲۷ — نمل ۷

و انا کنا نقعد منها مقاعد للسمع فمن یستمع الان یجد له شهابا رصدا — ۷۲ — سورۃ جن ۹

و انا لمسنا السماء فوجدناها ملئت حرسا شدیدا و شهبا ۷۲ — جن — ۸

شهاب یا شهاب ثاقب یا شهاب مبین کا اُس آتشی شعله پر اطلاق هوتا هی جو کائنات الجو میں اسباب طبعی سے پیدا هوتا هی اور جو کسی جهت میں دور تک چلاجاتا هی اور جس کو اُردو زبان میں تارہ توٹنا بولتے هیں *

اب یهه بات دیکهنی چاهیئے که عرب جاهلیت میں تاروں کے توٹنے سے یعنی جبکه کائنات الجو میں کثرت سے شهاب ظاهر هوتے تهے تو اُن سے کیا فال لیتے تهے یا کس بات کی پیشین گوئی کرتے تهے — کچهه شبهه نهیں که وہ اُسے بد فالی اور کسی حادثه عظیم کے واقع هونے کا یقین کرتے تهے جس طرح که تطیر سے بد فالی سمجهتے تهے *

تفسیر کبیر میں زهری سے روایت لکهی هی که چند آدمی رسول خدا کے ساتهه بیٹهے تهے که ایک تارہ توٹا آنحضرت نے پوچها که

روی الزهری عن علی بن الحسین عن ابن

اور زمین اُس کو ہم نے پھیلایا اور ہم نے ڈالے اُس میں پہاڑ. اور ہم نے اُوگائي اُس میں
ہر ایک چیز سوروں ۱۹ اور ہم نے پیدا کي تمہارے لیئے اُس میں معیشتیں اور اُس
کے لیئے نہ تم نہیں ہو اُس کو روزي دینے والے ۲۰ اور نہیں کوئي چیز مگر ہمارے پاس
اُس کے خزانے ہیں اور ہم اُس کو نہیں اُتارتے مگر ایک اندازہ معلوم سے ۲۱ اور ہم نے
بھیجا ہوا کو بوجھل کرنے والي (یعني بادلوں کو)

عباس رضي الله عنهما بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس في نفر من الانصار اذ رمي بنجم فاستنار فقال ما كنتم تقولون في مثل هذا في الجاهلية فقالوا كنا نقول يموت عظيم او يولد عظيم الحديث الى آخره —
تفسیر کبیر صفحہ ۳۷۳ سورہ جن آیت ۹

تم زمانہ جاهلیت میں اس میں کیا کہتے تھے اُنہوں نے کہا کہ ہم کہتے ہیں کہ کوئي بڑا شخص مر جاویگا یا کوئي حادثہ عظیم پیدا ہوگا — غرضکہ اُس کو زمانہ جاهلیت میں فال بد یاشگون بد سمجھتے تھے — اس زمانہ کے لوگ بھي کثرت سے تاروں کے ٹوٹنے کو شگون
بد سمجھتے ہیں — پس شیاطین الانس کے اعتقاد کے نا کامي کو اُن کے کسي شگون بد سے تعبیر کرنے کے لیئے خدا نے فرمایا کہ فاتبعه شهاب ثاقب جو کنایت هي فصیح استعارہ هي منجمین کے و بال کے بیان کرنے کو اور جس کا مقصود یہہ هی کہ فاتبعهم الشوم والخسران والحرمان فيما املوا —

سورہ جن میں انا لمسنا السماء کا لفظ هی تفسیر کبیر میں لکھا هی کہ مس سے استعارہ طلب کیا جاتا هی اور یہہ قول منجمین کا هی پس معنی یہہ ہوئے کہ ہم نے ڈھونڈھا آسمان کو اُس کو پایا بھرا ہوا حفاظ یعني موانع شدید اور شهب یعني وبال سے جن سبب ہم اپنے مقصد کو حاصل نہیں کرسکتے — پھر اُنہوں

اللمس المس فاستعير للطلب لان الماس طالب متعرف يقال لمسه والتمسه — تفسیر کبیر

نے کہا کہ ہم ملاء اعلي کي باتوں کے سننے یعني دریافت کرنے کو بیٹھتے تھے مگر اب قرآن سننے کے بعد اس کے لیئے جو کوئي سنے یعني دریافت کرنا چاهے ہم اُس کے لیئے شہاب یعني وبال معین پاتے ہیں — پس ان تمام اُمور کو اجنہ مطلونہ اور مزعومہ سے منسوب کرنا جن کا وجود بھي قرآن مجید سے ثابت نہیں هی کسقدر بے اتکل اور رجما للغیب بات هی فتدبر *

فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ وَ مَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ (۲۲)
وَ اِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَ نُمِيْتُ وَ نَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ (۲۳) وَ لَقَدْ
عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَ لَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ (۲۴)
وَ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ (۲۵) وَلَقَدْ
خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ (۲۶) وَالْجَآنَّ
خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ (۲۷)

---

(۲۷) والجان خلقناه من قبل من نار السموم — هم سورة انعام میں لفظ جن اور جان اور ابلیس پر بحث کرچکے هیں اور بیان کیا هی که جان اور جن سے ایک هي چیز مراد هی اور ابلیس یعني شیطان مغوي الانسان کو بهي جن کہا هی پس ان تینوں لفظوں کا مفهوم واحد هی *

یهه بهي همنے تسلیم کیا هی که مظنونات عرب سے یهه بات تهي که عرب جنوں کي ایک خلقت هوائي ناري غیر مرئي مقابل انسان کے سمجهتے تهے اور اُس مخلوق موهوم کو صاحب قدرة متعددہ اور قادربه تشکل باشکال مختلفه اور انسان کو نقصان اور نفع پهونچانے والا سمجهتے تهے اور اُس موهوم مخلوق کي عبادت کرتے تهے *

یهه بهي بیان کیا هی که قران مجید سے ایسي کسي مخلوق غیرمرئي کا پیدا هونا جیسا که عرب جاهلیت کا اعتقاد تها یا جیسا که اس زمانه میں بهي مسلمانوں کا خیال هی ثابت نهیں هی *

یهه بهي بیان کیا هی که قران مجید میں ابلیس اور اُسي معني میں شیطان کا لفظ ایا هی اور جہاں لفظ جن یا لفظ جان جیسا که اس سورة میں بمعني ابلیس یا شیطان کے آیا هی اُس سے اور اُن لفظوں سے کوئي وجود خارج از انسان مراد نهیں هی بلکه بلحاظ انسان کے قواي بهیمیه السابقه پر اُن کا اطلاق هوا هی اسبات کو بهي یاد رکهنا چاهیئے که حکماء وفزیالوجسٹ نے خلق مخلوقات کي اصل تین چیزیں قرار دي هیں — مادہ — حرارت —

پھر ہم نے برسایا آسمان سے مینھہ پھر ہم نے اُسے تمکو پلایا اور تم نہ تھے اُس کو خزانہ

میں رکھنے والے ۲۲ اور بے شک ہم جلاتے ھیں اور ہم مار ڈالتے ھیں اور ہم ھیں وارث ۲۳

اور بے شک البتہ ہم نے جانا ھی تم سے اگلوں کو اور بے شک ہم نے جانا ھی پچھلوں

کو ۲۴ اور بے شک تیرا پروردگار اکھٹا کریگا اُن کو بے شک وہ حکمت والا ھی جاننے

والا ۲۵ اور بے شک ہم نے پیدا کیا انسان کو کھادر کی مٹی سڑی ہوئی کالی کیچڑ بنی

ہوئی سے ۲۶ اور جان اُس کو ہم نے پیدا کیا اُس سے پہلے آگ سے ہوائے گرم کے

(یعني اوپر کي گرمی سے) ۲۷

و حرکت — مادہ کي ماھیت وہ نہیں بیان کرسکتے مگر جہاں اُس کا وجود تسلیم کرتے ھیں اُس میں حرارت کا پیدا ہونا مانتے ھیں اور اُس کے سبب سے اجزاے مادہ کي حرکت تسلیم کرتے ھیں — بہر حال خدا تعالی نے خلق مخلوقات کے لیئے قبل اس کے کہ وہ کسي شکل میں متشکل ہو حرارت کو جس پر نارسموم کا اطلاق ہوسکتا ھی پیدا کیا اور وھی شی انسان میں بھي پائي جاتي ھی جو منشاء قوائي بہیمیہ ھی اُسي قوت کو کبھي شیطان سے اور کبھي جان سے تعبیر کیا ھی اور اُس کے وجود کو قبل تشکل انسان بتایا ھی جیساکہ اس سورۃ میں فرمایا ھی والجان خلقناہ من قبل من نارالسموم *

یہہ بھي ہم بیان کرچکے ھیں کہ جہاں لفظ جن یا جان کا جب کسي پر اطلاق ہوا ھی اُس کا دو طرح پر اطلاق کیا گیا ھی — ایک مظنونات عرب جاھلیت کے مطابق اور اُن کو معبود یا ذي قدرت ہونے کے ابطال کي غرض سے پس اس طرح کے اطلاق سے واقعي اُن کا مخلوق مستقل ہونا ثابت نہیں ہوتا بلکہ اُس مظنونات عرب جاھلیت کا اظہار مقصود ہوتا ھی نہ واقعي مخلوق مستقل کا ہونا *

دوسرے یہہ کہ جہاں جن کے لفظ کا في الواقع ایک مخلوق مستقل پر اطلاق ہوا ھی اُس سے جنگلي اور وحشي انسان مراد ھیں جو پوري پوري تمدني حالت میں نہیں ھیں اگلے زمانہ میں بہت سي قومیں ایسی ھي حالت میں تھیں جو بدویین کہلاتي تھیں بلکہ اُن سے بھي زیادہ وحشي اور غیر تمدني حالت میں جیسیکہ اس زمانہ میں امریکہ کے

وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۸﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۳۱﴾

استریلیا کے اصلي باشندوں کي حالت هي *

اور اور ملکوں میں بهي اب تک اس قسم کے لوگ پائے جاتے هیں اور چونکہ یہہ لوگ همیشہ پہاڑوں اور جنگلوں میں چهپے رهتے تهے اسلیئے اُن پر جن کا اطلاق هوا جسکا اطلاق هر پوشیدہ اور مخفي چیز پر هوتا هی *

اس کا ثبوت خود قران مجید کے اُس بیان سے جو سورہ جن میں هوا هی ایسي صاف طرح پر هوتا هی جس سے انکار نہیں هوسکتا هم اُس کو بالتفصیل اُسي مقام پر بیان کرینگے هاں لغو اور بیہودہ گوئي کے طور پر بلا دلیل بلکہ بلا مس عقل کوئي یہہ کہہ دے کہ وہ سب حال جنوں هی کا هی مگر ایسي بیوقوفي کے کلام سے کوئي حقیقت باطل نہیں هو جاتي *

عرب جاهلیت کا کلام اس قدر قلیل دستیاب هوتا هی کہ وہ تمام محاورات اور استعمالات اور کنایات و اشارات کے جو عرب جاهلیت میں تهے دریافت یا استنباط کرنے کو کافي نہیں هي — اهل لغت جنہوں نے لغت عرب کي تدوین کي ایک زمانہ کثیر کے بعد پیدا هوئے نہایت مشکل هی اس بات پر یقین کرنا کہ اُس وقت تک اهل عرب کے اصلي محاورات اور استعمالات اور کنایات اور اشارات میں کچهہ تبدیلي نہیں هوئي تهي — اور اس سبب سے لغت کي کتابوں میں بہت سے معني اور اصطلاحیں وغیرہ ایسي داخل هیں جو اُس زمانہ میں مروج و مستعمل نہ تهیں — اور نیز اس پر بهي یقین نہیں هوسکتا کہ موجودہ لغت کي کتابوں میں عرب جاهلیت کا کوئي بهي محاورہ اور کنایہ چهوٹا نہیں هی — اس سے همارا مقصد یہہ هي کہ اگر قران مجید سے بطور قطعي کسي لفظ کے معني یا مرادیا اُس کا استعمال کسي طرح پر ثابت هو تو قران هي اُس کے ثبوت کے لیئے کافي هي اور قران کسي لغت یا کسي بوسیدہ سند کا محتاج نہیں — مگر علماء لغت نے ایسا نہیں کیا بلکہ حقیقت الامر مافي القران کے برخلاف اس زمانہ کے مزعومات پر اُس کو محمول کیا هی *

اور جب کہا تیرے پروردگار نے میں پیدا کرنے والا هوں آدمی کو کھنکھناتی مٹی سڑی

هوئی کالی کیچڑ بنی هوئی سے ﴿۲۸﴾ پھر جب میں اُس کو ٹھیک کرلوں اور پھونک

دوں اُس میں اپنی روح سے تو گرپڑو اُس کے لیئے سجدہ کرتے هوئے ﴿۲۹﴾ پھر سجدہ دیا

فرشتوں نے اُن کے هر ایک نے سب کے سب نے ﴿۳۰﴾ مگر ابلیس نے — اُسکو نہ مانا کہ

وہ هو سجدہ کرنے والوں کے ساتھہ ﴿۳۱﴾

اسکی مثال سورہ جن کے بیانات سے بخوبی ثابت هوتی هی کیونکہ کوئی ذی عقل یہہ بات نہیں کہہ سکتا کہ جو بیان مذاهب و عقاید اُن لوگوں کے جنہوں نے چھپکر قران سنا تھا اُس میں مذکور هیں وہ سواے انسانوں کے جو رسول خدا صلعم کے زمانہ میں تھے اور مختلف ادیان رکھتے تھے اور کسی کے هوسکتے هیں مگر جو کہ اُس سورۃ میں لفظ جن کا آیا هی بسبب اُن کے مخفی هونے کے اس لیئے اُن سب کو جن سمجھہ لیا اور وہ جن جو مزعومات اور مظنونات باطلہ عرب جاهلیت کے تھے *

زیادہ تر لطف کی یہہ بات هی کہ بعض روایتوں میں آیا هی کہ وہ لوگ جنہوں نے چھپکر رسول خدا کو قران پڑھتے سنا تھا وہ زوبعۃ کی قوم کے لوگ تھے — مگر جو کہ سورہ جن میں لفظ جن کا تھا اهل لغت نے زوبعۃ کو بھی جن مظنونہ و مزعومہ کا نام ٹھہرا دیا هی *

روی عاصم عن زر قال قدم رهط زوبعۃ واصحابہ مکۃ علی النبی صلعم فسمعوا قراۃ النبی علیہ السلام ثم انصرفوا فذلک قولہ و اذ صرفنا الیک نفر من الجن —
تفسیر کبیر جلد ٦ صفحہ ۳۷۰

اسی طرح جب حضرت سلیمان کے قصہ کا جو توریت اور قران مجید میں هی مقابلہ کیا جاوے تو معلوم هوگا کہ اُن وحشی اور جنگلی اور پہاڑی آدمیوں پر جو حضرت سلیمان کی سرکار میں عمارت کے لیئے پہاڑ سے پتھر لاتے اور جنگلوں سے لکڑی کاٹنے کا کام کرتے تھے قران مجید میں جن کا اطلاق هوا هی مگر همارے علماء اور اهل لغت اُس کے معنی بھی وهی جن مظنونہ و مزعومہ کے سوا کچھہ نہ لینگے — لیکن میرے نزدیک قران مجید سے جو ثابت هوا هی اُس کو تسلیم کرنا ضرور هی نہ اُن مظنونات اور مزعومات کو جنکی پیروی علماء نے یا اهل لغت نے کی هی — لغت خود فی نفسہ ظنی چیز هی جیسا کہ قاضی ابن رشد نے بیان کیا هی اور جس کا ذکر هم اپنی تفسیر میں کرچکے هیں *

قَالَ يٰٓا اِبْلِيْسُ مَا لَکَ اَلَّا تَکُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ لَمْ اَکُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّکَ رَجِيْمٌ ﴿۳۴﴾ وَّاِنَّ عَلَيْکَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۳۵﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ فَاِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۳۷﴾

همارے ایک دوست نے ان دنوں میں همارے پاس جذع بن سنان الغساني کے جو قدیم زمانه جاهلیت کا شاعر هی چند شعر کتاب خزانةالادب سے جو شیخ عبدالقادر بن عمر بغدادي کي تصنیف هی اور جسکے مصنف کے پاس اس شاعر کا دیوان موجود تها — نقل کر کے بهیجے هیں جنسے صاف پایا جاتا هی نص قاطع کے طور پر که اُن اشعار میں پهاڑي آدمیوں پر لفظ جن کا اطلاق کیا هی مگر اس جهالت کا کیا علاج هوسکتا هی اگر دوئي کہے که وه سب جن هي تهے اور قاشر جو اُس میں نام هی وه جن هي کا نام هی اور بنو ابیه سے اُس جن هی کے بهائي بهتیجوں کي اولاد مراد هی ایسا کلام بجز اسکے که اُس کے قایل کو مجنون کها جاوے اور کسي وقعت کے قابل نهیں هی غرض که مجهکو ذرا بهی شبهه نهیں هی که عرب جاهلیت جس طرح که جن کا اطلاق اپنے مظنونات اور مزعومات مخلوق موهوم پر کرتے تهے اسي طرح وحشي اور جنگلي آدمیوں پر بهي کرتے تهے اور کلام مجید میں اُس کا اطلاق بمعني حقیقي صرف وحشي و جنگلي آدمیوں پر هوا هی *

اشعار جذع بن سنان کے یهه هیں

اتوا ناري فقلت منون انتم	*	فقالوا الجن قلت عموا صباحا
نزلت بشعب وادي الجن لما	*	رایت الليل قد نشر الجناحا
اتيتهم غريبا مستضيفا *	*	راواقتلي اذا فعلوا جناحا
اتوني سافرين فقلت اهلاً	*	رايت وجوههم وسما صباحا
نحرت لهم و قلت الا هلموا	*	كلوا مما طهيت لكم سماحا
اتاني قاشر و بنو ابيه *	*	و قد جن الدجى والليل لاحا

خدا نے کہا اے ابلیس کیا تھا تجھکو کہ تو نہوا سجدہ کرنے والوں کے ساتھہ ۳۲ بولا کہ میں نہیں ہوں کہ سجدہ کروں آدمی کو کہ تونے اُس کو پیدا کیا ہی کھادر کی مٹي ستي هوئي کالي کیچڑ مٹي هوئي سے ۳۳ خدا نے کہا نکل جا اُن میں سے پھر بے شک تو راندا گیا هی ۳۴ اور بیہ شک تجھہ پر پھتکار هی روز قیامت تک ۳۵ ابلیس نے کہا اے میرے پروردگار مجھکو مہلت دے اُس دن تک کہ وہ اُٹھائے جاویں ۳۶ خدا نے کہا بے شک تو مہلت دیئے گئے میں سے هی ۳۷

فدارعني الرجاجة بعد وهن * مزجت لهم بها عسلا و راحا *

ان اشعار کے معني یہہ هیں کہ — میرے الاؤ کے پاس وہ آئے تو میں نے کہا کہ تم کون هو تو اُنہوں نے کہا کہ جن (یعني پہاڑي) میں نے کہا کہ تمہاري صبح اچھي هو — یہہ عرب کے محاورہ میں جملہ دعا اور سلام کے طور پر بولا جاتا تھا *

میں وادي الجن کی گھاٹي میں اُترا تھا جب کہ رات نے اپنے پر پھیلا دیئے تھے یعني رات کا اندھیرا چھا گیا تھا اور اس لیئے وهیں اُتر پڑا تھا *

میں اُنکے پاس گیا بطور ایک مسافر کے مہمان کے اور اُنہوں نے میرا مار ڈالنا اگر وہ ایسا کرتے ایک گناہ خیال کیا *

پھر وہ میرے پاس چل کر آئے تو میں نے کہا مبارک باد مجھکو اُنکے چہرے شباهت میں صبح کے سے روشن معلوم هوتے *

میں نے اُن کے لیئے اونٹ ذبح کیا اور کہا کہ هاں آؤ اور جو کچھہ میں نے تمہارے لیئے فراخ حوصلگي سے پکایا هی اُس کو کھاؤ *

میرے پاس قاشر اور اُس کے باپ کي اولاد آئي اور تاریکي چھا گئي تھي اور رات ظاهر هو گئي تھي *

اُس نے ذرا ٹھیر کر شراب کے پیالہ میں چھینٹا چھانٹي کي — اور میں نے اُن کے لیئے شراب میں شهد ملادیا تھا *

اب یہہ کہدینا کہ وہ سب جن هي تھے اور جنوں هي نے باتیں کي تھیں اور اونٹ کا گوشت کھایا تھا اور شراب پي تھي کسي ذي عقل کا تو کام نہیں هی *

اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِىْ
لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِى الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَكَ
مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَىَّ مُسْتَقِيْمٌ ﴿۴۱﴾ اِنَّ
عِبَادِىْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ
الْغٰوِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۳﴾ لَهَا
سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿۴۴﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ
فِىْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۴۵﴾ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَ نَزَعْنَا
مَافِىْ صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۷﴾ لَايَمَسُّهُمْ
فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَاهُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ﴿۴۸﴾ نَبِّئْ عِبَادِىْ اَنِّىْ
اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۹﴾ وَ اَنَّ عَذَابِىْ هُوَالْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ﴿۵۰﴾
وَ نَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ﴿۵۱﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا
قَالَ اِنَّامِنْكُمْ وَ جِلُوْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ
بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۵۳﴾ قَالَ اَبَشَّرْ تُمُوْنِىْ عَلٰٓى اَنْ مَّسَّنِىَ الْكِبَرُ فَبِمَ
تُبَشِّرُوْنَ ﴿۵۴﴾ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَاتَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ﴿۵۵﴾

وقت معلوم کے دن تک ۳۸ ابلیس نے کہا اے میرے پروردگار اس سبب سے کہ تونے
مجھے گمراہ کیا میں (برے کاموں کو) بھلا سنوار کر دکھاؤنگا اُن کو زمین (یعنی دنیا)
میں اور بیشک اُن کو بھکاؤنگا سب کو ۳۹ بجز تیرے بندوں کو اُس میں سے جو مخلص
ہیں ۴۰ خدا نے کہا یہہ رستہ مجھہ پر سیدھا ھی ۴۱ بے شک میرے بندے نہیں ھیں
تجھکو اُن پر غلبہ مگر جس نے تیری پیروي کي گمراھوں میں سے ۴۲ اور بے شک جہنم
اُن کي وعدہ کي گئي جگہہ ھی سب کي ۴۳ اُس کے سات دروازے ہیں اور ھر ایک دروازے
کو اُن میں سے حصہ بانٹا گیا ھی ۴۴ بے شک پرھیزگار بہشتوں اور پاني کے چشموں میں
ہونگے ۴۵ (اُن کو کہا جاویگا) کہ جاؤ اُس میں سلامتي سے ۴۶ اور نکال لینگے ھم جو کچھہ
اُن کے دلوں میں ھو نا خوشي سے ایک دوسرے کے بطور بھائي کے ھونگے تختوں پر آمنے
سامنے ۴۷ نہ چھوئیگا اُن کو اُس میں کوئي رنج اور نہ وہ ھونگے اُس میں سے نکالے
والے ۴۸ خبر دیدے میرے بندوں کو کہ بے شک میں میں ھي ھوں بخشنے والا رحم کرنے
والا ۴۹ اور بے شک میرا عذاب وھي عذاب ھی دکھہ دینے والا ۵۰ اور خبر دي اُن کو
ابراھیم کے مہمانوں سے ۵۱ جبکہ وہ اُس کے پاس آئے پھر اُنہوں نے کہا سلام ابراھیم نے
کہا بے شک ھم تم سے ڈرتے ہیں ۵۲ اُنہوں نے کہا کہ مت ڈر بے شک ھم تجھکو خوشخبري
دینگے ایک دانا لڑکے کي ۵۳ ابراھیم نے کہا کہ کیا تم مجھکو خوش خبري دوگے اس پر
بھي کہ مجھکو چھولیا ھی بڑھاپے نے پھر کس چیز کي خوش خبري تم دوگے ۵۴ اُنہوں
نے کہا کہ ھم تجھکو خوشخبري دینگے ٹھیک پھر مت ھو نا اُمید والوں میں سے ۵۵

قَالَ وَ مَنْ يَقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهٖ اِلَّا الضَّالُّوْنَ ﴿٥٦﴾ قَالَ فَمَا
خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٧﴾ قَالُوْا اِنَّا اُرْسِلْنَا اِلٰى قَوْمٍ
مُّجْرِمِيْنَ ﴿٥٨﴾ اِلَّا اٰلَ لُوْطٍ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٥٩﴾ اِلَّا
امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَا اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ
الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿٦٢﴾ قَالُوْا بَلْ
جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَ اَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ اِنَّا
لَصٰدِقُوْنَ ﴿٦٤﴾ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ
وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّ امْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿٦٥﴾
وَقَضَيْنَا اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ﴿٦٦﴾
وَ جَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالَ اِنَّ هٰؤُلَآءِ ضَيْفِيْ
فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿٦٨﴾ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ لَا تُخْزُوْنِ ﴿٦٩﴾ قَالُوْا اَوَ لَمْ
نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ هٰؤُلَآءِ بَنٰتِيْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿٧١﴾
لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٢﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ
مُشْرِقِيْنَ ﴿٧٣﴾

ابراهیم نے کہا اور کون هی جو نا اُمید هو رحمت اپنے پروردگار سے بجز گمراهوں کے ۵۶

ابراهیم نے کہا پھر تمھارا بڑا کام کیا هی اے بھیجے هوؤں ۵۷ اُنہوں نے کہا کہ بے شک

هم بھیجے گئے هیں ایک قوم گناہ گار کی طرف ۵۸ بجز لوط کے کنبی کے بے شک هم اُن

کو بچاوینگے سبکو ۵۹ مگر اُس کی عورت کو هم نے مقرر کردیا هی کہ بے شک وہ البتہ

هی پیچھے رهنے والوں میں سے ۶۰ پھر جب آئے لوط کے کنبی کے پاس بھیجے هوئے ۶۱

لوط نے کہا بے شک تم هو لوگ بے جانے پہچانے هوئے ۶۲ اُن لوگوں نے کہا بلکہ هم آئے

هیں تیرے پاس اُس چیز کے ساتھہ کہ اُس میں (تیرے قوم والے) شبہہ کرتے تھے ۶۳

اور هم لائے هیں تیرے پاس ٹھیک بات اور بے شک هم البتہ سچے هیں ۶۴ پھر لے چل

اپنے لوگوں کو تھوڑی رات رهے سے اور تو بھی چل اُن کے پیچھے اور نہ مڑ کر دیکھے اُن

میں سے کوئی اور چلے جاؤ جہاں کہ حکم دیئے جاؤ ۶۵ اور هم نے حکم پہونچادیا اُس کے

پاس اس بات کا کہ بے شک جڑ اُن لوگوں کی کاٹ دی جاویگی صبح هوتے هی ۶۶

اور آئے شہر والے خوشیاں کرتے هوئے ۶۷ لوط نے کہا کہ یہہ لوگ میرے مہمان هیں

پھر تم میری فضیحت مت کرو ۶۸ اور ڈرو الله سے اور مجھکو خوار مت کرو ۶۹

اُن لوگوں نے کہا کہ کیا هم نے تجھکو منع نہیں کیا تھا غیر لوگوں سے ۷۰ لوط نے کہا کہ

یہہ میری بیٹیاں هیں اگر تم هو کرنے والے ۷۱ قسم تیری زندگی کی کہ بے شک وہ البتہ

اپنے نشہ میں سر گردان هیں ۷۲ پھر پکڑلیا اُن کو هولناک آواز نے سورج نکلتے هی ۷۳

فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝۷۴
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ۝۷۵ وَ اِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ
مُّقِيْمٍ ۝۷۶ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۷۷ وَ اِنْ كَانَ اَصْحٰبُ
الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ۝۷۸ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَ اِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝۷۹
وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۸۰ وَ اٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا
فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝۸۱ وَ كَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ
بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ۝۸۲ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ۝۸۳ فَمَا اَغْنٰى
عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۸۴ وَ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَ مَا بَيْنَهُمَا اِلَّا بِالْحَقِّ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ
الْجَمِيْلَ ۝۸۵ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝۸۶ وَ لَقَدْ اٰتَيْنٰكَ
سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ۝۸۷ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ
اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ
جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۸۸ وَ قُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ۝۸۹
كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ۝۹۰

پھر کردیا ہم نے اُس شہر کی اُونچان کو اُس کی نیچان اور برسائے ہم نے اُن پر پتھر ۷۴
بے شک ہیں اس میں نشانیاں پہچاننے والوں کو ۷۵ اور بے شک وہ نشانیاں میں
ہمیشہ آمد رفت قایم رکھنے والے راستہ میں ۷۶ بے شک اس میں نشانی ہی ایمان والوں
کے لیئے ۷۷ اور بے شک تھے ایکہ کے لوگ (یعنی قوم شعیب) البتہ ظالم ۷۸ پھر ہم نے
بدلا لیا اُن سے اور وہ دونوں (یعنی قوم لوط اور قوم شعیب کی بستیاں) کھلے ہوئے
رستہ کے سامنے ہیں ۷۹ اور البتہ بے شک جھٹلایا حجر کے لوگوں نے (یعنی قوم
ثمود نے جنمیں صالح پیغمبر ہوئے تھے) رسولوںکو ۸۰ پھر دی ہمنے اُنکو اپنی نشانیاں پھر
وہ ہوئے اُن سے مونھہ پھیرنے والے ۸۱ اور وہ کھود کر بناتے تھے پہاڑوں سے گھر امن میں
رہنے کو ۸۲ پھر پکڑلیا اُنکو ہولناک آواز نے صبح ہوتے ۸۳ پھر نہ کام آیا اُن کے جو کچھہ
کہ اُنھوں نے کمایا تھا ۸۴ اور ہم نے نہیں پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھہ کہ
اُن دونوں میں ہی مگر بالکل ٹھیک اور بیشک قیامت کی گھڑی آنے والی ہی پھر درگذر کر
درگذر کرنا اچھا ۸۵ بیشک تیرا پروردگار وہ ہی ہی پیدا کرنے والا جاننے والا ۸۶ اوربیشک
ہمنے تجھکو دی ہیں سات دوہرانے جانے والی اور قران بزرگ ۸۷ اور نہ ٹکٹکی باندہ تو اپنی
آنکھوں کی اُس چیز کی طرف کہ ہم نے فایدہ دیا ہی اُس سے ایک گروہ کو اُن میں سے
(یعنی کافروں میں سے) اور نہ رنج کر اُن پر اور جھکادے اپنے بازو مسلمانوں کے لیئے ۸۸
اور کہدے کہ بیشک میں صرف میں ڈرانیوالا ہوں کھلم کھلا ۸۹ جسطرح کہ ہمنے ڈالا (یعنی
عذاب) ٹکڑے ٹکڑے بانٹنے والوں پر ۹۰

الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ﴿۹۱﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ
اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۲﴾ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَ
اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۴﴾ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿۹۵﴾
الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَلَقَدْ
نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿۹۷﴾ فَسَبِّحْ
بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ كُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ وَ اعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى
يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۸﴾

جنهوں نے کیا قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے ۹۱ پھر قسم تیرے پروردگار کي البته هم اُنسے پوچھینگے سب سے ۹۲ اُس سے که جو وه کرتے تھے ۹۳ پھر کھول کر بتادے اُس چیز کو جسکا توحکم دیا جاتا هی اور موڻهه پھیرلے مشرکوں سے ۹۴ بیشک هم حامي هیں تیرے ٹهٹهه کرنے والوں سے ۹۵ جنهوں نے بنایا هی الله کے ساتهه ایک دوسرا معبود پھر جلد جان لیں گے ۹۶ اور البته هم خوب جانتے هیں که بیشک تیرا دل تنگ هوتا هی اُس سے جو وه کهتے هیں ۹۷ پس تسبیح کر ساتهه اپنے پروردگار کي تعریف کے اور هو سجده کرنے والوں میں سے اور عبادت کر اپنے پروردگار کي یهاں تک که آوے تجهکو یقیني امر (یعني موت) ۹۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱﴾ يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ﴿۲﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۳﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴﴾ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۵﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ﴿۶﴾ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷﴾ وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸﴾ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ﴿۱۰﴾ يُنْبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ

خدا کے نام سے جو بڑا رحم والا ہی بڑا مہربان

آ گیا اللہ کا حکم — پھر اُس کو جلدی مت چاہو — وہ پاک ہی اور برتر ہی اُس سے جسکو اُس کا شریک ٹھیراتے ہیں ۱ اُتارتا ہی فرشتوں کو روح کے ساتھہ اپنے حکم سے جسپر چاہتا ہی اپنے بندوں میں سے کہ ڈراو اِس بات سے (کہ خدا کہتا ہی) بے شک میرے سوا کوئی معبود نہیں ہی — پھر مجھہ سے ڈرو ۲ پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو بالکل ٹھیک پر تو ہی اُس سے جس کو اُس کا شریک ٹھیراتے ہیں ۳ پیدا کیا انسان کو نطفہ سے پھر اب وہ جھگڑالو ہی حجتیں کرنے والا ۴ اور مویشی — پیدا کیا اُن کو تمہارے لیئے اُن میں ہی پوشاک اور منفعتیں اور اُن میں سے بعض کو تم کھاتے ہو ۵ اور تمہارے لیئے اُن میں خوشنمائی ہی جبکہ تم شام کو جنگل سے لاتے ہو اور جب چرنے کو چھوڑتے ہو ۶ اور اُٹھا لے جاتے ہیں تمہارے بوجھہ کسی شہر کو کہ تم جان پر مشقت اُٹھائے بغیر وہاں نہ پہونچ سکتے — بے شک تمہارا پروردگار البتہ مہربان ہی رحم والا ۷ اور (پیدا کیا) گھوڑوں کو اور خچروں کو اور گدھوں کو تاکہ تم اُن پر سوار ہو اور خوشنمائی کے لیئے اور پیدا کرتا ہی وہ چیزیں جن کو تم نہیں جانتے ۸ اور اللہ تک ہی (رستوں میں سے) بیچ کا رستہ اور اُنھی میں ہی ٹیڑھا اور اگر خدا چاہتا تو ہدایت کرتا تمکو سب کے سب کو ۹ وہ وہ ہی جس نے برسایا آسمان سے پانی تمہارے لیئے اُس میں سے پیا جاتا ہی اور اُس سے اُگتے ہیں ایک قسم کے درخت جن میں تم چراتے ہو ۱۰ اُگاتا ہی تمہارے لیئے اُس سے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر طرح کے پھل

إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (١١) وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ
وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرٰتٌ بِأَمْرِهِ إِنَّ
فِي ذٰلِكَ لَآيٰتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (١٢) وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ
مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ (١٣) وَهُوَ
الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا
مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا
مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (١٤) وَأَلْقَى فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ
أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهٰرًا وَسُبُلًا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (١٥) وَعَلٰمٰتٍ وَ
بِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ (١٦) أَفَمَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ أَفَلَا
تَذَكَّرُونَ (١٧) وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوهَا إِنَّ اللّٰهَ
لَغَفُورٌ رَحِيمٌ (١٨) وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ (١٩)
وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ
يُخْلَقُونَ (٢٠) أَمْوٰتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ (٢١) أَيَّانَ
يُبْعَثُونَ (٢٢) إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ

بے شک اس میں البتہ نشانیاں ھیں اُن لوگوں کے لئے جو فکر کرتے ھیں ١١ اور تمہارے
لئے کار آمد کیا رات کو اور دن کو اور سورج کو اور چاند کو اور ستارے کار آمد کئے گئے ھیں
اسکے حکم سے - بےشک اسمیں البتہ نشانیاں ھیں اُن لوگوں کے لئے جو سمجھتے ھیں ١٢
اور وہ چیز کہ پھیلائی ھی تمہارے لئے زمین میں طرح طرح کے ھیں اُس کے رنگ -
بے شک اسمیں البتہ نشانی ھی اُن لوگوں کے لئے جو نصیحت پکڑتے ھیں ١٣ اور وہ
وہ ھی جسنے کار آمد کیا سمندر کو تاکہ کھاؤ اُس میں سے تازہ گوشت اور نکالو اُس میں
سے پہنارا جو تم پہنتے ھو اور تو دیکھتا ھی کشتیوں کو اُس میں آتی جاتی اور تاکہ تم تلاش
کرو (اپنی روزی) اُس کے فضل سے اور تاکہ شاید تم شکر کرو ١٤ اور ڈالا ھم نے زمین
میں بوجھیں کہ تم سمیت جھک نجاوے (یعنی تاکہ کشش کرات کی اعتدال پر رھے
اور کسی طرف جھکنے نہ پاوے) اور نہریں اور راھیں تاکہ تم ھدایت پاؤ ١٥ اور اَوْر
نشانیاں — اَوْرستارہ سے وہ راہ پاتے ھیں ١٦ کیا جو پیدا کرتا ھی وہ اُسکی برابر ھی جو
پیدا نہیں کرتا - کیا پھر تم نصیحت نہیں پکڑتے ١٧ اور اگر تم گنو اللہ کی نعمتوں کو تو تم
اُنکو گننی میں نہ لاسکوگے - بے شک اللہ ھی البتہ بخشنے والا مہربان ١٨ اور اللہ جانتا ھی
جو تم چھپاتے ھو اور جو تم ظاھر کرتے ھو ١٩ اور وہ جن کو اللہ کے سوا وہ پکارتے ھیں وہ
کوئی چیز پیدا نہیں کرتے اور خود پیدا کیئے جاتے ھیں ٢٠ مردے ھیں - زندہ نہیں - اور
نہیں جانتے ٢١ کہ کب اُٹھائے جاوینگے ٢٢ تمہارا خدا خداے واحد ھی - پھر جو لوگ

ایمان نہیں لاتے آخرت پر

قلوبهم منكرة و هم مستكبرون ﴿۲۳﴾ لاجرم ان الله يعلم
مايسرون و مايعلنون ﴿۲۴﴾ انه لا يحب المستكبرين ﴿۲۵﴾ واذا
قيل لهم ماذا انزل ربكم قالوا اساطير الاولين ﴿۲٦﴾ ليحملوا
اوزارهم كاملة يوم القيمة ومن اوزار الذين يضلونهم
بغير علم الا ساء ما يزرون ﴿۲۷﴾ قد مكر الذين من قبلهم
فاتى الله بنيانهم من القواعد فخر عليهم السقف من
فوقهم و اتىهم العذاب من حيث لايشعرون ﴿۲۸﴾ ثم يوم
القيمة يخزيهم و يقول اين شركاءى الذين كنتم تشاقون
فيهم قال الذين اوتوا العلم ان الخزى اليوم والسوء على
الكفرين ﴿۲۹﴾ الذين تتوفىهم الملئكة ظالمى انفسهم فالقوا
السلم ما كنا نعمل من سوء بلى ان الله عليم بما كنتم
تعملون ﴿۳۰﴾ فادخلوا ابواب جهنم خلدين فيها فلبئس
مثوى المتكبرين ﴿۳۱﴾ و قيل للذين اتقوا ماذا انزل
ربكم قالوا خيرا للذين احسنوا فى هذه الدنيا حسنة

اُن کے دل انکار کرنے والے ھیں اور وہ تکبر کرنے والے ٢٣ کچھہ شک نہیں کہ اللہ جانتا ھی جو وہ چھپاتے ھیں اور جو وہ ظاھر کرتےھیں ٢٤ وہ ھرگز دوست نہیں رکھتا تکبر کرنے والوں کو ٢٥ اور جب اُن کو کہا جاتا ھی کہ کیا ھی وہ جو تمہارے پروردگار نے اُتارا ھی تو کہتے ھیں کہ اگلوں کے قصے ھیں ٢٦ تاکہ وہ اُٹھاویں بوجھہ اپنے گناھوں کا پورے طور پر قیامت کے دن اور اُن لوگوں کے گناھوں سے بھي جنکو وہ گمراہ کرتے ھیں بغیر علم کے ھاں برا ھی جو وہ اُٹھاتے ھیں ٢٧ بے شک مکر کیا تھا اُن لوگوں نے بھي جو اُن سے پہلے تھے پھر آیا عذاب اللہ کا اُکھاڑ دیا اُن کے محلوں کو بنیادوں سے پھر گر پڑي اُن پر چھت اُن کے اُوپر سے اور آیا اُن کو عذاب ایسي طرح سے کہ وہ نہ سمجھتے تھے ٢٨ پھر قیامت کے دن اُن کو ذلیل کریگا اور کہیگا کہاں ھیں میرے وہ شریک جن میں تم جھگڑتے تھے — کہینگے وہ جنکو علم دیا گیا تھا کہ ذلت اور خرابي ھی آج کے دن کافروں پر ٢٩ جن کي جان نکالتے تھے فرشتے ایسي حالت میں کہ وہ اپنے پر آپ ظلم کرنے والے تھے پھر اُنہوں نے سلامت رھنے کي راہ ڈالي کہ ھم کچھہ برائي نہیں کرتے تھے — کیوں نہیں اللہ جاننے والا ھی جو کچھہ کہ تم کرتے تھے ٣٠ پھر داخل ھو جہنم کے دروازوں میں ھمیشہ اُس میں رھنے والے — پھر بري ھی جگہہ تکبر کرنے والوں کي ٣١ اور کہا گیا اُن لوگوں کو جو پرھیزگاري کرتے ھیں کہ کیا اُتارا ھی تمہارے پروردگار نے — اُنہوں نے کہا بھلائي — جن لوگوں نے نیکي کي اُن کے لیئے اس دنیا میں بھلائي ھی

ولدار الآخرة خير ولنعم دار المتقين (٣٢) جنت عدن يدخلونها تجري من تحتها الانهر لهم فيها ما يشاءون كذلك يجزي الله المتقين (٣٣) الذين تتوفهم الملئكة طيبين يقولون سلم عليكم ادخلوا الجنة بما كنتم تعملون (٣٤) هل ينظرون الا ان تاتيهم الملئكة او ياتي امر ربك كذلك فعل الذين من قبلهم وما ظلمهم الله ولكن كانوا انفسهم يظلمون (٣٥) فاصابهم سيات ما عملوا وحاق بهم ما كانوا به يستهزءون (٣٦) وقال الذين اشركوا لو شاء الله ما عبدنا من دونه من شيء نحن ولا اباؤنا ولا حرمنا من دونه من شيء كذلك فعل الذين من قبلهم فهل على الرسل الا البلغ المبين (٣٧) ولقد بعثنا في كل امة رسولا ان اعبدوا الله واجتنبوا الطاغوت فمنهم من هدى الله ومنهم من حقت عليه الضللة فسيروا في الارض فانظروا كيف كان عاقبة المكذبين (٣٨) ان تحرص على هدىهم

اور بے شک آخرت کا گھر اچھا ھی — اور بے شک اچھا ھی گھر پرھیزگاروں کا ۳۲ بہشت

جو ھمیشہ رھنے کے لیئے ھی اُس میں داخل ھونگے - بہتی ھیں اُس کے نیچے نہریں —

اُس میں ھی اُن کے لیئے جو کچھہ وہ چاھینگے — اسی طرح بدلا دیتا ھی الله پرھیزگاروں

کو ۳۳ جن کی جان نکالتے ھیں فرشتے ایسی حالت میں کہ وہ پاک عقیدے والے تھے کہینگے

فرشتے کہ تم پر سلامتی ھو - داخل ھو بہشت میں بسبب اُس کے جو تم کرتے تھے ۳۴

وہ کسی چیز کے منتظر نہیں ھیں بجز اس کے کہ آویں اُن کے پاس فرشتے یا آوے حکم

تیرے پروردگار کا - اسی طرح اُن لوگوں نے کیا تھا جو اُن سے پہلے تھے - اور اُن پر الله نے ظلم

نہیں کیا لیکن وہ اپنے پر آپ ظلم کرتے تھے ۳۵ پھر پہونچیں اُن کو برائیاں اُس کی جو وہ

کرتے تھے - اور گھیرلیا اُن کو اُس نے جس پر وہ تھٹا کرتے تھے ۳۶ اور کہا اُن لوگوں نے

جو خدا کا شریک ٹھہراتے ھیں کہ اگر الله چاھتا تو ھم اُس کے سوائے کسی چیز کی

عبادت نہ کرتے — نہ ھم اور نہ ھمارے باپ - اور نہ حرام ٹھہراتے بغیر اُس کے (حکم کے)

کوئی شی - اسی طرح اُن لوگوں نے کیا جو اُن سے پہلے تھے - پھر رسولوں پر کچھہ ذمہ

نہیں بجز صاف صاف (حکم) پہونچا دینے کے ۳۷ اور بے شک ھمنے ھر قوم میں ایک

رسول بھیجا کہ الله کی عبادت کرو اور بتوں سے الگ رھو - پھر اُن میں سے بعضے وہ ھیں

جن کو خدا نے ھدایت دی اور اُن میں سے بعضے وہ ھیں جن پر گمراھی مقرر ھوئی —

پھر پھرو زمین میں - پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیونکر ھوا ۳۸ اگر تو حرص کرے

اُنکی ھدایت کی

فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ يُضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ﴿٣٧﴾ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَنْ يَمُوتُ بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٨﴾ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ ﴿٣٩﴾ إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٤٠﴾ وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٤١﴾ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٤٢﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٤٣﴾ بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٤٤﴾ أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٤٥﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿٤٦﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَىٰ

پهر الله نهيں هدايت كرتا أس كو جس كو وه گمراه كرتا هى اور أن كے لئے كوئي مددگار نهيں هى ۳۹ اور أنهوں نے الله كي قسم كهائي اپني سخت قسم كه جو مر جاتا هى الله أس كو نهيں أتهاتا كيوں نهيں وعده هوچكا هى أس پر تهيك وليكن اكثر لوگ نهيں جانتے ۴۰ تاكه أن پر كهولدے أس چيز كو جس ميں وه اختلاف كرتے تهے اور تاكه جان ليں جو لوگ كافر هوئے كه وه جهوٹے تهے ۴۱ بات يهه هى كه همارا كهنا كسي چيز كو جبكه هم أس كا اراده كرتے هيں اس سے زياده كچهه نهيں هى كه هم أس كو كهتے هيں كه هو — پهر وه هو جاتي هى ۴۲ اور جن لوگوں نے گهر چهوڑا الله كے ليئے بعد اس كے كه أن پر ظلم كيا گيا بے شك هم أن كو اچهي جگهه ديںگے دنيا ميں اور بے شك آخرت كا ثواب بهت بڑا هى — اگر وه جانتے هوں ۴۳ جن لوگوں نے صبر كيا اور وه اپنے پروردگار پر توكل كرتے هيں ۴۴ اور همنے نهيں بهيجے تجهه سے پهلے مگر آدمي كه وحي بهيجتے ہے هم أن پر پهر پوچهو اهل كتاب سے اگر تم نهيں جانتے ۴۵ ساتهه دليلوں اور كتابوں كے — اور هم نے تجهه پر كتاب أتاري تاكه تو بيان كردے لوگوں كو جو أن پر أتارا گيا هى اور تاكه وه سوچيں ۴۶ پهر كيا بے خوف هوگئے هيں وه لوگ جو مكر كرتے هيں برائيوں كا كه دهنسا ديوے الله أن سميت زمين كو يا أن پر عذاب لے آوے ايسي جگهه سے كه وه نجانتے هوں ۴۷ يا أن كو پكڑ لے أن كے چلنے پهرنے ميں — پهر وه نهيں هيں عاجز كرنے والے ۴۸

يا أن كو پكڑ لے

تَخَوُّفٍ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۹﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى
مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ
سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۵۱﴾
يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَقَالَ
اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاِيَّايَ
فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۳﴾ وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ
وَاصِبًا اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ
ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْـَٔرُوْنَ ﴿۵۵﴾ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ
عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۶﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ
فَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ
نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۸﴾
وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَاِذَا
بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۶۰﴾

ڈراکر پھر بے شک تمھارا پروردگار بخشنے والا ھی — مہربان (۴۹) کیا اُنھوں نے نہیں دیکھا اُسکو جسکو پیدا کیا اللہ نے ھرایک چیز سے — پھرتا ھی اُنکا سایہ داہنی کو اور بائیں کو سجدہ کرنیکو اللہ کے لیئے — اور وہ ھیں فرماں بردار (۵۰) اور اللہ کے لیئے سجدہ کرتے ھیں جو آسمانوں میں ھیں اور جو زمین میں ھیں چلنے والوں میں سے اور فرشتے اور وہ نہیں تکبر کرتے (۵۱) ڈرتے ھیں اپنے پروردگار سے جو اُن کے اوپر ھی اور کرتے ھیں وہ جسکا اُن کو حکم دیا جاتا ھی (۵۲) اور کہا اللہ نے کہ مت پکڑو دو معبود — اس کے سوا کوئي بات نہیں کہ وہ معبود واحد ھی — پھر مجھي سے ڈرو (۵۳) اور اُسي کے لیئے ھی جو کچھہ آسمانوں میں ھی اور زمین میں — اور اُسي کے لیئے ھی بندگي لازم — پھر کیا اللہ کے سوا تم ڈرتے ھو (۵۴) اور جو کچھہ تمھارے پاس ھی نعمت سے اللہ کي طرف سے ھی — پھر جب تمکو چھوتي ھی برائي پھر اُسي کي طرف فریاد کرتے ھو (۵۵) پھر جب وہ دور کردیتا ھی برائي کو تم سے یکایک ایک گروہ تم میں سے اپنے پروردگار کے ساتھہ شریک کرتا ھی (۵۶) تاکہ ناشکري کرے اُس چیز کي جو ھمنے دي ھی اُن کو — پھر فایدہ اوٹھالو — پھر بہت جلد تم جانوگے (۵۷) اور ٹھہراتے ھیں اُس کے لیئے جسکو نہیں جانتے ایک حصہ اُس میں سے کہ روزي دي ھی ھم نے اُن کو — قسم ھی اللہ کي کہ ضرور پوچھے جاوینگے اُس سے کہ وہ بہتان باندھتے تھے (۵۸) اور ٹھہراتے ھیں اللہ کے لیئے بیٹیاں پاک ھی وہ اور اُن کے لیئے ھی جو کچھہ کہ وہ چاھیں (۵۹) اور جب خوشخبري دي جاتي ھی اُنمیں سے کسیکو بیٹي ھونے کي ھوجاتا ھی اُس کا منھہ کالا اور وہ غم سے بھرا ھوتا ھی (۶۰)

يَتَوٰرٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ
اَمْ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ (٦١) لِلَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ وَ لِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى وَ هُوَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (٦٢) وَ لَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ
عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاِذَا
جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ (٦٣)
وَ يَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَ تَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ
اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَ اَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ (٦٤)
تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ
اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (٦٥) وَ مَآ اَنْزَلْنَا
عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَ هُدًى
وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ (٦٦) وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ
يَّسْمَعُوْنَ (٦٧) وَ اِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُّسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ

چھپا پھرتا ھی قوم سے اُسکی برائی سے جسکی اُسکو خوشخبری دی گئی ھی — کیا اُسکو رکھہ چھوڑے ذلت پر یا اُسکو گاڑ دے مٹی میں جان لو کہ برا ھی جو کچھہ وہ فیصلہ کرتے ھیں ۶۱ اُن لوگوں کے لیئے جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے بری مثل ھی اور الله کے لیئے بہت اعلی مثل ھی اور وہ ھی سب سے غالب حکمت والا ۶۲ اور اگر پکڑے الله لوگوں کو بسبب اُن کے ظلم کے تو نچھوڑے زمین پر کوئی چلنے والوں میں سے و لیکن ڈھیل دیتا ھی اُن کو ایک وقت معین تک پھر جب آ جاتا ھی اُن کا وقت تو نہ دیر کرینگے ایک ساعت اور نہ آگے بڑھینگے ۶۳ اور ٹھہراتے ھیں الله کے لیئے جو پسند نہیں کرتے اور بیان کرتی ھیں اُن کی زبانیں جھوٹ کہ اُن کے لیئے ھو اچھائی اِس میں کچھہ شبہہ نہیں کہ اُن کے لیئے ھی آگ اور بیشک وہ پہلے بھیجے ھوؤں میں ھیں ۶۴ خدا کی قسم بالتحقیق ھمنے بھیجا لوگوں کے پاس جو تجھسے پہلےتھے پھر بنا دکھا دیا اُن کے لیئے شیطان نے اُنکے عملوں کو پھر وہ اُن کا دوست ھی آج تک اور اُن کے لیئے ھی عذاب دکھہ دینے والا ۶۵ اور ھم نے نہیں بھیجی تجھہ پر کتاب مگر اس لیئے کہ تو بتاوے اُن کو وہ چیز کہ وہ اختلاف کرتے ھیں جسمیں — اور ھدایت اور رحمت اُن لوگوں کے لیئے جو ایمان لائے ھیں ۶۶ اور الله نے برسایاآسمان سے پانی پھر زندہ کیا اُس سے زمین کو اُس کے مرجانے کے بعد بیشک اِس میں البتہ نشانیاں ھیں اُس قوم کے لیئے جو سنتی ھیں ۶۷ اور بیشک تمھارے لیئے مویشی میں البتہ ایک نصیحت ھی ھم تمکو پلاتے ھیں اُس چیز سے

بُطُونِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَ دَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِّلشَّرِبِيْنَ ﴿٦٨﴾
وَ مِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّ رِزْقًا
حَسَنًا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَ اَوْحٰى رَبُّكَ
اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّ مِنَ الشَّجَرِ
وَ مِمَّا يَعْرِشُوْنَ ﴿٧٠﴾ ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ
سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهُ
فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٧١﴾
وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ
لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿٧٢﴾ وَاللّٰهُ فَضَّلَ
بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى الرِّزْقِ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ
عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَاءٌ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ
يَجْحَدُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ
لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَ حَفَدَةً وَّ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ
اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٤﴾

جو اُس کے پیٹ میں ھی گوبر اور لہو میں دودہ خالص خوشگوار پینے والوں کو ⑱ اور کھجور کے پھلوں سے اور انگوروں سے بنا لیتے ھو تم اُس سے نشہ کرنے والی چیزیں اور اچھی روزی — بیشک اسمیں ھیں البتہ نشانیاں اُس قوم کے لیئے جو سمجھتی ھیں ⑲ اور وحی بھیجی تیرے پروردگار نے شہد کی مکھی پاس کہ بنا لیوے پہاڑوں میں گھر اور درختوں میں اور اُس میں جو بلند بناتے ھیں ۞ پھر تہا ھرایک پھل سے پھر چل اپنے پروردگار کی راھوں میں فرمانبردار ھوکر نکلتی ھی اُن کے پیٹوں میں سے وہ جو پی جاتی ھی مختلف ھیں اسکے رنگ اُسمیں شفا ھی لوگوں کے لیئے بیشک اسمیں ھیں نشانیاں اُس قوم کے لیئے جو سونچتی ھیں ۞ اور اللہ نے پیدا کیا تمکو پھر مار ڈالیگا تمکو تم میں سے وہ ھی جو ڈھکیلا جاتا ھی ذلیل ترین عمر تک تاکہ وہ نجانے بعد جاننے کے کسی چیز کو بیشک اللہ جاننے والا ھی قدرت والا ۞ اور اللہ نے بزرگی دی ھی تم میں سے بعض کو بعض پر روزی میں — پھر نہیں ھیں وہ جنکو بزرگی دی گئی ھی لوٹا دینے والے اپنے رزق کے اُن پر جنپر اُن کے ھاتھہ مالک ھوئے — پھر وہ اُس میں برابر ھیں — کیا پھر وہ اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ھیں ۞ اور اللہ نے پیدا کیا تمھارے لیئے تمھاری قسم میں سے جوڑے اور پیدا کیا تمھارے لیئے تمھاری جوروئں میں سے بیٹے اور پوتے اور تمکو رزق دیا پاکیزہ چیزوں سے — کیا پھر جھوٹے (معبودوں) پر ایمان لاتے ھیں اور اللہ کی نعمت کی وہ ناشکری کرتے ھیں ۞

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۷۳﴾ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ
اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا
مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ
يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا هَلْ يَسْتَوٗنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَكْثَرُ
هُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا اَبْكَمُ
لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ
بِخَيْرٍ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا اَمْرُ
السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۷۷﴾ وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
شَيْـًٔا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ
مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۷۹﴾

اور عبادت کرتے هیں الله کے سوا اُس کی جو اختیار نهیں رکهتے اُن کے لیئے رزق دینے کا آسمانوں اور زمین سے کچهه بهی — اور نه وه طاقت رکهتے هیں ﴿٧٥﴾ پهر مت بناؤ الله کے لیئے مثلیں — بیشک الله جانتا هی - اور تم نهیں جانتے ﴿٧٦﴾ الله نے مثال بیان کی ایک غلام کی که پرایا هو پرائے هاتهه میں - طاقت نهیں رکهتا کسی چیز پر - اور وه شخص جسکو هم نے اپنے پاس سے اچها رزق دیا هی — پهر وه اُس میں سے خرچ کرتا هی چهپا کر اور ظاهر کر کر — آیا وه برابر هوں - سب تعریف الله کے لیئے هی - لیکن اُن میں سے اکثر نهیں جانتے ﴿٧٧﴾ اور الله نے ایک مثال بیان کی - دو شخصوں کی که ایک اُن میں سے گونگا هی قدرت نهیں رکهتا کسی بات پر اور وه بوجهه هی اپنے دوستوں پر — جدهر وه اُسکو متوجهه کریں وه کوئی بهلائی نهیں لاتا - کیا برابر هی وه اور وه شخص جو انصاف کا حکم کرتا هی اور وه سیدهی راه پر هی ﴿٧٨﴾ اور الله کے لیئے هی علم غیب آسمانوں اور زمین کا - اور نهیں قایم هونا قیامت کا مگر پلک جهپکنے کی مانند یا اُس سے بهی زیاده قریب - بیشک الله هر بات پر قدرت رکهتا هی ﴿٧٩﴾ اور الله نے تمکو پیدا کیا تمهاری ماؤں کے پیٹ سے - تم کچهه نهیں جانتے تهے اور پیدا کیئے تمهارے لیئے کان - اور آنکهیں - اور دل - تاکه تم شکر کرو ﴿٨٠﴾ کیا وه نهیں دیکهتے پرندوں کی طرف که فرمانبردار کیئے گئے هیں آسمان (اور زمین) کے بیچ میں - کوئی نهیں تهام رکهتا اُن کو بجز الله کے - بیشک اس میں البته نشانیاں هیں اُن لوگوں کے لیئے جو ایمان لاتے هیں ﴿٨١﴾

والله جعل لكم من بيوتكم سكنا و جعل لكم من جلود
الانعام بيوتا تستخفونها يوم ظعنكم و يوم اقامتكم و من
اصوافها و اوبارها و اشعارها اثاثا و متاعا الى حين ﴿٨٢﴾
والله جعل لكم مما خلق ظللا و جعل لكم من الجبال
اكنانا و جعل لكم سرابيل تقيكم الحر و سرابيل تقيكم
باسكم كذلك يتم نعمته عليكم لعلكم تسلمون ﴿٨٣﴾ فان
تولوا فانما عليك البلغ المبين ﴿٨٤﴾ يعرفون نعمت الله
ثم ينكرونها و اكثرهم الكفرون ﴿٨٥﴾ و يوم نبعث من
كل امة شهيدا ثم لا يؤذن للذين كفروا ولا هم يستعتبون ﴿٨٦﴾
و اذا راالذين ظلموا العذاب فلا يخفف عنهم و لا هم
ينظرون ﴿٨٧﴾ و اذا راالذين اشركوا شركاءهم قالوا ربنا
هؤلاء شركاؤنا الذين كنا ندعوا من دونك فالقوا اليهم
القول انكم لكذبون ﴿٨٨﴾ والقوا الى الله يومئذ السلم وضل
عنهم ما كانوا يفترون ﴿٨٩﴾ الذين كفروا وصدوا عن سبيل الله

اور الله نے بنایا تمھارے لیئے تمھارے گھروں کو آرام کي جگہہ - اور بنایا تمھارے لیئے چارپایوں

کي کھالوں سے گھر کو - ھلکا پاتے ھو تم اُن کو اپنے سفر کے دن اور اپنے مقام کے دن - اور اُنکي

اُون اور اُن کے بالوں اور اُن کے پشمینہ سے گھر کا اسباب اور فایدہ اُتھانا ایک مدت تک ۸۰

اور الله نے پیدا کیا تمھارے لیئے اُن چیزوں سے جو پیدا کي ھیں چھاؤں کو اور بنایا تمھارے

لیئے پہاڑوں میں سے کھوؤں کو اور بنائي تمھارے لیئے پوشاک جو تمکو گرمي سے بچاتي ھی اور

پوشاک جو تمکو بچاتي ھی تمھاري لڑائي میں - اِسي طرح پوري کرتا ھی اپني نعمت تمپر

تاکہ تم تابعدار ھو ۸۱ پھر اگر وہ پیتھہ پھیر لیں تو اِس کے سوا کچھہ نہیں کہ تجھپر ھی

پہنچا دینا (حکم کا) صاف صاف ۸۲ پہچانتے ھیں الله کي نعمت کو پھر اُس کا انکار

کرتے ھیں اور بہت سے اُن میں سے ناشکرگذار ھیں ۸۳ اور جسدن ھم اُتھاوینگے ھر اُمت سے

ایک گواہ — پھر اجازت نہ دي جائیگي اُن لوگوں کو جو کفر میں پڑے اور نہ اُن کے عذر

قبول کیئے جاوینگے ۸۴ اور جب دیکھینگے وہ لوگ جو ظلم کرتے تھے عذاب کو - پھر نہ اُن پر

ھلکا کیا جائیگا اور نہ اُن کو مہلت دي جائیگي ۸۵ اور جب دیکھینگے وہ لوگ جو شریک

تھیراتے تھے اپنے شریکوں کو تو کہینگے اے ھمارے پروردگار یہہ ھیں ھمارے (مقرر کیئے ھوئے)

شریک یعني معبود جن کو ھم پکارتے تھے تیرے سواء - پھر وہ (معبود) اُن کي بات میں بات

ڈالینگے (یعني اُن کي بات کاٹ کر کہینگے) کہ تم بیشک جھوٹے ھو ۸۶ اور وہ

(یعني معبود مقرر کرنے والے اور اُن کے معبود) راہ ڈالینگے الله کي طرف اُس دن

سلامت رھنے کي اور کھوئي جائیگي اُن سے وہ جو افترا پردازي کرتے تھے ۸۷

جو لوگ کافر ھوئے اور اوروں کو الله کي راہ سے روکا

زدنهم عذابا فوق العذاب بما كانوا يفسدون ﴿٩٠﴾ و يوم
نبعث في كل امة شهيدا عليهم من انفسهم و جئنا بك
شهيدا على هؤلاء ونزلنا عليك الكتب تبيانا لكل شيء و
هدى و رحمة و بشرى للمسلمين ﴿٩١﴾ ان الله يامر بالعدل
والاحسان و ايتاى ذى القربى و ينهى عن الفحشاء والمنكر
والبغي يعظكم لعلكم تذكرون ﴿٩٢﴾ و اوفوا بعهد الله اذا
عاهدتم و لا تنقضوا الايمان بعد توكيدها و قد جعلتم الله
عليكم كفيلا ان الله يعلم ما تفعلون ﴿٩٣﴾ ولا تكونوا كالتى
نقضت غزلها من بعد قوة انكاثا تتخذون ايمانكم دخلا
بينكم ان تكون امة هى اربى من امة انما يبلوكم الله به
وليبينن لكم يوم القيمة ما كنتم فيه تختلفون ﴿٩٤﴾ ولو شاء الله
لجعلكم امة واحدة و لكن يضل من يشاء و يهدى
من يشاء ولتسئلن عما كنتم تعملون ﴿٩٥﴾ ولا تتخذوا
ايمانكم دخلا بينكم فتزل قدم بعد ثبوتها و تذوقوا السوء

هم زیادہ کریںگے اُن کو عذاب پر عذاب اِس بات پر کہ وہ فساد کرتے تھے (۹۰) اور اُس دن هم اُٹھاوینگے هر اُمت میں ایک گواہ اُنپر اُنہیں میں سے - اور هم لاوینگے تجھکو گواہ اُنپر اور اُوتاري هی همنے تجھپر کتاب بیان کرنے والي هر چیز کي اور هدایت اور رحمت اور خوشخبري مسلمانوں کے لیئے (۹۱) بیشک الله حکم کرتا هی ساتھہ عدل اور نیکي کے اور قرابت مندوں کے ساتھہ سلوک کے اور منع کرتا هی بے حیائي اور برائي اور سرکشي سے — نصیحت کرتا هی تاکہ تم نصیحت پکڑو (۹۲) اور پورا کرو الله کا عہد جب تم نے عہد کیا اور مت توڑو قسموں کو اُن کو پکا کرنے کے بعد اور بیشک تم نے کیا هی الله کو اپنے پر ضامن - بیشک الله جانتا هی جو تم کرتے هو (۹۳) اور مت هو تم ایسي عورت کي مانند جسنے توڑ ڈالا اپنا کاتا مضبوطي کرنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے — (مت هو تم) کہ بناتے هو تم اپني قسموں کو ایک دھوکا درمیان اپنے کہ هوجائے ایک گروہ بڑھي ہوئي دوسرے گروہ سے - اِسکے سوا کچھہ نہیں کہ مصیبت میں ڈالیگا تمکو خدا اُس کے سبب سے اور ضرور بتا دیگا تمکو قیامت کے دن وہ جس میں تم تھے اختلاف کرتے (۹۴) اور اگر چاھتا الله تو ضرور تمکو کردیتا ایک گروہ و لیکن گمراہ کرتا هی جسکو چاھتا هی اور هدایت کرتا هی جسکو چاھتا هی اور ضرور پوچھے جاؤگے اُس سے جو تم کرتے تھے (۹۵) اور مت بناؤ اپني قسموں کو دھوکا درمیان اپنے پھر ڈگمگا جاویگا قدم بعد اُس کے قایم ہونے کے اور چکھوگے برائي کو

بما صددتم عن سبيل الله ولكم عذاب عظيم ﴿٩٦﴾ ولا تشتروا
بعهد الله ثمنا قليلا انما عند الله هو خير لكم ان كنتم
تعلمون ﴿٩٧﴾ ما عندكم ينفد وما عند الله باق ولنجزين
الذين صبروا اجرهم باحسن ما كانوا يعملون ﴿٩٨﴾ من عمل
صالحا من ذكر او انثى وهو مؤمن فلنحيينه حيوة طيبة
ولنجزينهم اجرهم باحسن ما كانوا يعملون ﴿٩٩﴾ فاذا قرات
القران فاستعذ بالله من الشيطن الرجيم ﴿١٠٠﴾ انه ليس له
سلطن على الذين امنوا وعلى ربهم يتوكلون ﴿١٠١﴾ انما سلطنه
على الذين يتولونه والذين هم به مشركون ﴿١٠٢﴾ واذا بدلنا
اية مكان اية والله اعلم بما ينزل قالوا انما انت مفتر بل
اكثرهم لا يعلمون ﴿١٠٣﴾ قل نزله روح القدس من ربك بالحق
ليثبت الذين امنوا وهدى وبشرى للمسلمين ﴿١٠٤﴾ ولقد
نعلم انهم يقولون انما يعلمه بشر لسان الذي يلحدون اليه
اعجمي وهذا لسان عربي مبين ﴿١٠٥﴾ ان الذين لا يؤمنون

بسبب اُس کے کہ رکے تم اللہ کے رستے سے اور تمھارے لئے عذاب ہی بہت بڑا ۹۶ اور مت لو
اللہ کے عہد کے بدلے مول تھوڑا - اِس میں کچھہ شک نہیں کہ جو کچھہ اللہ کے پاس ہی
وہ بہت اچھا ہی تمھارے لئے اگرتم جانتے ہو ۹۷ جو کچھہ تمھارے پاس ہی وہ ہوچکیگا اور
جو کچھہ اللہ کے پاس ہی وہ ہمیشہ رہنے والا ہی اور ہم بدلا دینگے اُن کو جنھوں نے صبر
کیا اُن کا بدلا اُس سے اچھا جو وہ کرتے تھے ۹۸ جسنے اچھے کام کیئے مردوں میں سے یا عورتوں
میں سے اور وہ ایمان والا ہو پھر البتہ ہم اُسکو زندگي دینگے زندگي پاکیزہ اور البتہ ہم اُن کو
بدلا دینگے اُن کا بدلا اُس سے اچھا جو وہ کرتے تھے ۹۹ پھر جب تو قران پڑھے تو پناہ مانگ
اللہ کي شیطان پھٹکارےہوئے سے ۱۰۰ بیشک اُس کو نہیں ہی حکومت اُن پر جو ایمان لائے
ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسا کرتےہیں ۱۰۱ اِس کے سوا کچھہ نہیں کہ اُسکي حکومت اُن
لوگوں پر ہی جو اُس سے یارانہ کرتے ہیں اور وہ بھي ہیں جو اُس کے یعني خدا کے ساتھہ
شریک کرتے ہیں ۱۰۲ اور جب کہ ہم بدل ڈالتے ہیں کوئي آیت (یعني کوئي حکم اگلے
نبیوں کا) بجاے کسي آیت (یعني کسي حکم کے) اور اللہ جانتا ہی اُسکو جو اوتارتا ہی
تو کہتے ہیں کہ اِسکے سوا کچھہ نہیں کہ تو بہتان باندھنے والا ہی بلکہ اُنمیں کے بہت سے
نہیں جانتے ۱۰۳ کہدے اے پیغمبر کہ اوتارا ہی اُسکو روح القدس نے تیرے پروردگار کیطرف
سے بالکل ٹھیک تاکہ ثابت قدم رکھے اُن کو جو اِیمان لائے ہیں اور ہدایت اور خوشخبري
مسلمانوں کے لیئے ۱۰۴ اور ہاں بیشک ہم جانتے ہیں کہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ اسکے سوا
کچھہ نہیں کہ سکھاتا ہی اُسکو (یعني آنحضرت کو) کوئي شخص - زبان اُسکي
جسکي طرف غلط نسبت کرتے ہیں گونگي ہی یعني غیر فصیح ہی اور یہہ تو عربي زبان
ہی نہایت واضح یعني فصیح ۱۰۵ بیشک جو لوگ اِیمان نہیں لاتے

بايت الله لايهديهم الله ولهم عذاب اليم (١٠٦) انما يفتري
الكذب الذين لايؤمنون بايت الله واولئك هم الكذبون (١٠٧)
من كفر بالله من بعد ايمانه الا من اكره وقلبه مطمئن
بالايمان ولكن من شرح بالكفر صدرا فعليهم غضب من
الله ولهم عذاب عظيم (١٠٨) ذلك بانهم استحبوا الحيوة
الدنيا على الاخرة وان الله لايهدي القوم الكفرين (١٠٩)
اولئك الذين طبع الله على قلوبهم وسمعهم وابصارهم
واولئك هم الغفلون لاجرم انهم في الاخرة هم الخسرون (١١٠)
ثم ان ربك للذين هاجروا من بعد ما فتنوا ثم جاهدوا
وصبروا ان ربك من بعدها لغفور رحيم (١١١) يوم تاتي
كل نفس تجادل عن نفسها وتوفى كل نفس ما عملت
وهم لايظلمون (١١٢) وضرب الله مثلا قرية كانت امنة مطمئنة
ياتيها رزقها رغدا من كل مكان فكفرت بانعم الله فاذاقها
الله لباس الجوع والخوف بما كانوا يصنعون (١١٣)

اللہ کی نشانیوں یعنی احکام پر ہدایت نہیں کرنے کا اُنکو اللہ اور اُن کے لیئے ہی عذاب

دکھ دینے والا ۱۰۶ اِس کے سوا کچھہ نہیں کہ جھوٹ بہتان باندھتے ہیں وہ لوگ جو

اِیمان نہیں لاتے اللہ کی آیتوں یعنی حکموں پر اور وہی لوگ ہیں جھوٹے ۱۰۷ جس

نے کفر کیا اللہ کے ساتھہ اپنے اِیمان لانے کے بعد بجز اُس شخص کے جس پر جبر کیا گیا

اور اُس کے دلکو اِیمان سے تسلی ہی و لیکن جس کا دل کھل گیا ہی کفر کرنے پر تو اُن

پر ہی غضب اللہ کا اور اُن کے لیئے ہی عذاب بہت بڑا ۱۰۸ یہہ اسلیئے کہ اُنہوں نے

پیارا سمجھا دنیا کی زندگی کو آخرت پر اور بیشک اللہ نہیں ہدایت کرتا کافر

لوگوں کو ۱۰۹ یہہ لوگ وہ ہیں کہ مہر کردی ہی اللہ نے اُنکے دلوں پر اور اُن کے کانوں پر

اور اُنکی آنکھوں پر اور یہہ لوگ وہی ہیں بیخبر لاچار وہ ہیں آخرت میں وہی نقصان

اٹھانے والے ۱۱۰ پھر بیشک تیرا پروردگار اُن لوگوں کے لیئے جنھوں نے وطن چھوڑا بعد اِس

کے کہ اِیذا دیئے گئے — پھر جہاد کیا اور صبر کیا — بیشک تیرا پروردگار بعد اُسکے البتہ بخشنے

والا ہی مہربان ۱۱۱ اُس دن آویگا ہر کوئی جھگڑتا ہوا اپنے لیئے اور بدلہ دیا جاویگا ہر شخص

کو اُس چیز کا جو اُس نے کیا تھا اور اُن پر ظلم نہ کیا جاویگا ۱۱۲ اور بیان کی اللہ نے مثال

ایک گانو کی کہ تھا امن چین سے — آتا تھا وہاں اُس کا رزق با فراغت ہر جگہہ سے —

پھر اُس نے نا شکری کی اللہ کی نعمتوں کی — پھر اللہ نے مزا چکھایا اُس کو بھوک اور

خوف کو اوڑھنا بچھونا کردینے کا بہ سبب اُس کے جو وہ کرتے تھے ۱۱۳

ولقد جاءهم رسول منهم فكذبوه فأخذهم العذاب و
هم ظلمون ﴿١١٣﴾ فكلوا مما رزقكم الله حللا طيبا واشكروا
نعمت الله ان كنتم اياه تعبدون ﴿١١٤﴾ انما حرم عليكم الميتة
والدم و لحم الخنزير و ما اهل لغير الله به فمن اضطر
غير باغ ولا عاد فان الله غفور رحيم ﴿١١٥﴾ ولا تقولوا لما
تصف السنتكم الكذب هذا حلل و هذا حرام لتفتروا على
الله الكذب ان الذين يفترون على الله الكذب لا يفلحون ﴿١١٦﴾
متاع قليل و لهم عذاب اليم ﴿١١٧﴾ و على الذين هادوا حرمنا
ما قصصنا عليك من قبل و ما ظلمنهم و لكن كانوا
انفسهم يظلمون ﴿١١٨﴾ ثم ان ربك للذين عملوا السوء بجهالة
ثم تابوا من بعد ذلك و اصلحوا ان ربك من بعدها
لغفور رحيم ﴿١١٩﴾ ان ابرهيم كان امة قانتا لله حنيفا ولم
يك من المشركين ﴿١٢٠﴾ شاكرا لانعمه اجتبه و هده الى
صراط مستقيم ﴿١٢١﴾ و اتينه في الدنيا حسنة و انه في الاخرة

اور البتہ آیا اُن پاس ایک رسول اُن میں کا — پھر اونہوں نے اُس کو جھٹلایا — پھر اُن کو پکڑا عذاب نے ایسے حال میں کہ وہ ظلم کرنے والے تھے ۱۱۳ پھر کھاؤ اُس میں سے جو رزق دیا تم کو اللہ نے حلال پاکیزہ اور شکر کرو اللہ کی نعمت کا اگر تم اُسیکي عبادت کرتے ہو ۱۱۴ اسکے سوا کچھہ نہیں کہ حرام کیا تمپر مردار — اور خون اور سوئر کا گوشت اور وہ جس پر پکارا جاوے اللہ کے سوا اور کسي کا نام اُس کے ذبح کرنے کے وقت پھر جو کوئی تڑپتا ہو مارے بھوک کے — نہ نافرماني کرنے والا اور نہ حد سے گذرنے والا (اور بقدر سد رمق کھائے) تو اللہ بخشنے والا ہی مہربان ۱۱۵ اور مت کہو اُس چیز کو جس کو ٹھیراتي ہیں تمہاري زبانیں جھوٹ کہ یہہ حلال ہی اور یہہ حرام کہ بہتان باندھو اللہ پر جھوٹ — بیشک جو لوگ بہتان باندھتے ہیں اللہ پر جھوٹ مراد کو نہیں پہونچنے کے ۱۱۶ فایدہ ہی تھوڑا سا اور اُنکے لیئے عذاب ہی دکھہ دینے والا ۱۱۷ اور اُن لوگوں پر جو یہودي ہوئے ہم نے حرام کیا اُن چیزوں کو جنکا ذکر کیا تجھہ پر اس سے پہلے — اور نہیں ظلم کیا ہم نے اُن پر و لیکن وہ اپنے اوپر آپ ظلم کرتے تھے ۱۱۸ پھر بیشک تیرا پروردگار اُن لوگوں کے لیئے جنہوں نے کي برائي بے جانے پھر توبہ کي اُس کے بعد اور نیکي کي بیشک تیرا پروردگار اُس کے بعد البتہ بخشنے والا ہی مہربان ۱۱۹ بیشک ابراھیم پیشوا تہا اللہ کي فرماں برداري کرنے والا حنیف مذھب کا (یعني خالص خدا کي عبادت کرنے والا) اور وہ نہ تہا شرک کرنے والوں میں سے ۱۲۰ شکر کرنے والا اُسکي نعمتوں کا — اُس کو برگزیدہ کیا اور اُس کو ہدایت کي سیدھي راہ کي طرف ۱۲۱ اور دي ہم نے اُس کو دنیا میں نیکي اور بیشک وہ آخرت میں

لمن الصّٰلحين ﴿١٢٢﴾ ثم اوحينا اليك ان اتبع ملة ابرٰهيم
حنيفا وما كان من المشركين ﴿١٢٣﴾ انما جعل السبت على
الذين اختلفوا فيه وان ربك ليحكم بينهم يوم القيٰمة فيما
كانوا فيه يختلفون ﴿١٢٥﴾ ادع الى سبيل ربك بالحكمة
والموعظة الحسنة وجادلهم بالتي هي احسن ان ربك
هو اعلم بمن ضل عن سبيله وهو اعلم بالمهتدين ﴿١٢٦﴾ و
ان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به ولئن صبرتم لهو
خير للصّٰبرين ﴿١٢٧﴾ واصبر وما صبرك الا بالله ولا تحزن
عليهم ولا تك في ضيق مما يمكرون ان الله مع الذين
اتقوا والذين هم محسنون ﴿١٢٨﴾

البتہ نیکو کاروں میں سے ہی ﴿۱۲۳﴾ پھر ہم نے وحی بھیجی تجھہ پر کہ پیروی کر ابراہیم کے دین کی جسکا دین حنیف ہی (یعني جس میں خالص خداے واحد کی عبادت ہی) اور وہ یعني ابراہیم مشرکوں میں سے نہ تھا ﴿۱۲۴﴾ اسکے سوا کچھہ نہیں کہ مقرر کیا گیا تھا سبت کا دن اُن لوگوں کے لیئے جنھوں نے اختلاف کیا اُس میں (یعني شریعت ابراہیم میں) اور بیشک تیرا پروردگار البتہ فیصلہ کریگا اُن میں قیامت کے دن اُس میں جس میں وہ اختلاف کرتے تھے ﴿۱۲۵﴾ بلا اپنے پروردگار کی راہ کی طرف حکمت اور نیک نصیحت کے ساتھہ اور بحث کر اُن سے اُس بات میں کہ وہي سب سے اچھي ہی — بیشک تیرا پروردگار وہ خوب جاننے والا ہی اُس کو جو گمراہ ہوا اُس کی راہ سے اور وہ خوب جاننے والا ہی راہ پانے والوں کو ﴿۱۲۶﴾ اور اگر تم بدلا لو تو بدلا لو برابر اُس کے جو تم کو ایذا دی گئی ہو اور البتہ اگر صبر کیا تم نے تو بیشک وہ بہتر ہی صبر کرنے والوں کے لیئے ﴿۱۲۷﴾ اور صبر کر اور نہیں تیرا صبر مگر اللہ کی مدد سے — اور مت غم کرا اُن پر — اور مت ہو تنگ دل اُس سے جو وہ مکر کرتے ہیں — بیشک اللہ اُن لوگوں کے ساتھہ ہی جو پرہیز گار ہیں اور اُن لوگوں کے ساتھہ جو نیکي کرنے والے ہیں ﴿۱۲۸﴾